DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0
www.allpdfstuff.blogspot.com

www.allpdfstuff.blogspot.com
URDUFANZ.com

گھپ اندھیرے میں دور آسمان پر ایک جگنو سا چمکا اور دس منزلہ عمارت کی چھت پر بیٹھا ہوا نوجوان اس چمک کو دیکھتے ہی چونک پڑا۔ اس کی نیند سے خمار آلود آنکھیں یکلخت ہوشیار ہو گئیں۔ وہ اب پوری طرح چوکنا ہو چکا تھا۔ اس نے عین اسی جگہ نظریں گاڑ دیں جہاں ایک لمحہ پہلے اس نے جگنو کو چمکتے دیکھا تھا لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ ہر طرف گہرا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ آسمان پر چھائے ہوئے سیاہ بادلوں نے اندھیرے کو گہرا کرنے میں بہت زیادہ مدد کی تھی۔

نوجوان نے پاس پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ لیا۔ اب بھی اس کی نظریں اسی جگہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔

چند لمحوں بعد ایک بار پھر جگنو سا چمکا اور نوجوان بے اختیار اچھل پڑا اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو ـــــ صفدر سپیکنگ ـــــ ہیلو ۔ اوور ـــــ نوجوان نے

Scan & PDF by WAQAR

www.allpdfstuff.blogspot.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

www.allpdfstuff.blogspot.com

تیز لہجے میں کہا۔

"یس ایکسٹو۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سر۔ پوائنٹ نمبر تھری سے بول رہا ہوں ۔۔۔ مجھے سامنے پوائنٹ نمبر فور پر جگنو سا چمکتا ہوا کوئی دکھائی دیا ہے ۔۔۔ دوبار چمکا ہے۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کرو ۔۔۔ کونسی عمارت ہے ۔۔۔؟ جلدی ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"نائٹ ٹیلی سکوپ اتنے گہرے اندھیرے میں بخوبی کام نہیں کر رہا جناب! بس ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے پوائنٹ نمبر فور پر چمکا ہو۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ اس بار چمکے تو اس طرف کی فلڈ لائٹس آن کر دینا ۔۔۔ پوائنٹ فور پر تنویر موجود ہے ۔۔۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ اوور" ۔۔۔ ایکسٹو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اسے ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ یہ ریموٹ کنٹرول کا کنٹرولر تھا۔ اس دس منزلہ عمارت کے چاروں طرف بڑی بڑی لائٹس شام کو ہی نصب کر دی گئی تھیں۔ ان لائٹس میں خصوصی طاقت کے کاربن لگائے تھے۔ اور ان کا تعلق براہ راست ایک ٹرانسفارمر سے کر دیا گیا تھا۔ تاکہ بجلی عین وقت پر دھوکہ نہ دے جائے اور ان تمام لائٹس کو ریموٹ کنٹرول کر دیا گیا تھا۔ جن کا کنٹرولر صفدر کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اس کی نظریں اسی جگہ پر جمی ہوئی تھیں جس جگہ دوبار جگنو سا چمکا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لہرا رہے تھے۔

صفدر سوچ رہا تھا کہ اگر یہ وہی روشنی ہے جس کے چمکنے کے بعد کوئی نہ کوئی عمارت ایک زبردست دھماکے سے راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہے تو ایک بار پھر سینکڑوں مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی زندگی شدید خطرے میں تھی۔

گذشتہ ایک ہفتے سے دارالحکومت ہولناک دھماکوں کی زد میں آیا ہوا تھا۔ روزانہ رات کو کوئی نہ کوئی عمارت ایک خوفناک دھماکے سے راکھ کا ڈھیر بن جاتی تھی۔ اور ہزاروں افراد موت کے سمندر میں غرق ہو جاتے تھے۔ پورے شہر میں زبردست خوف و ہراس پھیل چکا تھا۔ پہلے دھماکے کے بعد تو یہی سمجھا گیا کہ یہ عمارت ہی ناقص تعمیر کی وجہ سے بیٹھ گئی ہے۔ لیکن دوسری رات ایک دوسری عمارت کا بھی یہی حشر ہوا تو حکومت چونک پڑی اور کسی بھیانک جرم کی بو سونگھی جانے لگی۔ پولیس اور انٹیلی جنس کو حرکت میں لایا گیا۔

لیکن تیسری رات ایک اور عمارت کا یہی حشر ہوا تو پورے دارالحکومت میں قیامت برپا ہو گئی۔ اخبارات چیخ اٹھے۔ لوگوں نے خوف و ہراس کی شدت پر دارالحکومت سے بھاگنا شروع کر دیا۔ لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی آبادی تو شہر سے فرار نہ ہو سکتی تھی۔ چنانچہ کیس سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیا گیا۔ اور سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم پورے شہر میں مجرموں کی

URDUFANS.com
Scan & PDF by UAOAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0
www.allpdfstuff.blogspot.com

شکاری کتوں کی طرح بو سونگھتی پھر رہی تھی۔ مگر عمارتیں مسلسل اسی طرح راکھ کا ڈھیر بنتی رہیں اور خوف و ہراس نے پورے دارالحکومت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہر شخص کو اپنی موت نظر آنے لگ گئی چنانچہ رات کو لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا بند کر دیا گیا۔ وہ بازار، کلب، ہوٹل اور جوئے خانے جو رات کو آباد ہوتے تھے۔ قبرستانوں کی طرح ویران ہو گئے۔

تمام سڑکوں پر پولیس کی گاڑیاں گشت کرتی رہتیں۔ وہ کسی بھی مشکوک آدمی کو جو رات کو باہر بغیر سپیشل پاس کے گھومتا نظر آتا، اٹھا کر جیل میں بند کر دیا جاتا اور پھر پوچھ گچھ کا زبردست سلسلہ شروع ہو جاتا۔ مگر مجرم کی ہوا تک نہ سونگھی جا سکی تھی۔

اور پھر اس بات کا انکشاف ہوا کہ رات کو آسمان پر جگنو سا چمکتا ہے یہ جگنو کبھی پانچ چھ بار چمکتا ہے اور کبھی آٹھ دس بار ـــــ اور پھر عین اس جگہ جہاں یہ جگنو چمکتا ہے، عمارت راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہے۔ راکھ کا ڈھیر بننے والی عمارتوں میں ہر قسم کی عمارتیں شامل تھیں۔ کبھی کوئی بڑی عمارت اڑ جاتی ـــــ تو کبھی کسی چھوٹی سی رہائشی کوٹھی کا نمبر آ جاتا تھا۔ لیکن ہر رات کوئی نہ کوئی عمارت بہرحال شکار ہو جاتی تھی۔

ایکسٹو نے اس سلسلے میں ایک نئی تجویز سوچی تھی اور شہر کے چاروں کونوں میں سب سے بلند عمارتوں کے اوپر ایک ایک ممبر کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ ساری رات چھت پر بیٹھ کر اردگرد کی چیکنگ کرتا رہے ہر عمارت کے گرد فلڈ لائٹ کا خصوصی بندوبست کیا گیا تھا۔ پوائنٹ نمبر ۱ پر کیپٹن شکیل ـــــ پوائنٹ نمبر ۲ پر نعمانی ـــــ پوائنٹ نمبر ۳ پر

صفدر ـــــ اور پوائنٹ نمبر ۴ پر تنویر کی ڈیوٹی تھی۔ اس طرح پورے شہر کو کور کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

عمران ـــ جولیا ـــــ صدیقی ـــــ چوہان ـــــ جوزف اور جوانا کی ڈیوٹی سڑکوں پر تھی۔ وہ تیز رفتار گاڑیوں پر سوار مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ تاکہ جس جگہ بھی خطرے کی اطلاع ملے۔ وہ فوراً وہاں تک پہنچ سکے۔ اور ایکسٹو ان سب کو کنٹرول کر رہا تھا۔ اور ممبرز کو یقین تھا کہ ایکسٹو کی یہ تجویز کامیاب رہے گی اور مجرموں نے اس بار اگر واردات کی تو وہ یقیناً پکڑے جائیں گے۔

اور پھر صفدر کو ساری رات آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتے گزر گئی لیکن کہیں بھی کوئی جگنو نہ چمکا تھا۔ ہر طرف گھپ اندھیرا ہی چھایا ہوا تھا۔

لیکن رات کے پچھلے پہر اچانک صفدر کو گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا نظر آ گیا تھا۔ آج رات گہرے کالے بادلوں نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو بھی بیکار کر دیا تھا اور ہلکی سی دھند کے علاوہ اور کوئی چیز واضح نظر نہ آتی تھی۔ صفدر کے اندازے کے مطابق جس جگہ وہ روشنی کی کرن چمکی تھی وہیں پوائنٹ نمبر فور تھا۔ جہاں تنویر موجود تھا۔ اب نجانے تنویر کو یہ روشنی کیوں نظر نہ آئی تھی۔ کیونکہ ایکسٹو کے مطابق اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ آ رہی تھی۔

بہرحال صفدر اب پوری طرح چوکنا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد عین اسی جگہ جگنو سا ایک بار پھر چمکا اور صفدر نے فلڈ لائٹ کے کنٹرول پر موجود چار بٹنوں میں سے پہلا بٹن دبا دیا۔ یہ چاروں بٹن عمارت کی

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

علیحدہ علیحدہ سائیڈوں پر لگی ہوئی پوزیشنوں کا کنٹرول کرتے تھے۔ بٹن دبتے ہی صفدر کے سامنے کے رُخ تیز روشنی کا سیلاب سا دور تک پھیلتا چلا گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے روشنی کا دریا دُور تک بہتا چلا گیا ہو۔

اب اس طرف کی تمام عمارتیں روشنی میں جگمگا رہی تھیں اور پھر روشنی پھیلتے ہی اس طرف ایک شور سا مچ گیا۔ تیز سیٹیوں کی آوازیں گونجنے لگیں اور سڑکوں پر پولیس گاڑیاں تیزی سے بھاگنا شروع ہو گئیں کیونکہ اچانک روشنی ہونے سے سب یہی سمجھے تھے کہ اس طرف کسی عمارت کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔

روشنی آسمان تک پھیلتی چلی گئی تھی۔ اس لئے اب اس تیز روشنی میں روشنی کی کرن چمکتی تو نظر نہ آسکتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود صفدر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ کیونکہ چار بار جگنو چمک چکا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ پانچویں بار چمکنے کے بعد کوئی بھی عمارت راکھ کا ڈھیر بن سکتی ہے۔

اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر اتنا زبردست کان پھاڑ دھماکہ ہوا کہ صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں اور دوسرے لمحے اس نے تیز روشنی میں دُور ایک اونچی منزلہ عمارت یکلخت ہوا میں بکھرتے دیکھی۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے تیز ہوا کے جھکڑ نے اُسے چھت سے کسی پتنگ کی طرح اٹھا کر دور پھینک دیا ہے لیکن اس کا جسم صرف جھکولا کھا کر رہ گیا وہ اپنی جگہ پر جما بیٹھا تھا۔

خوفناک دھماکوں کی بازگشت ابھی فضا میں موجود تھی کہ پولیس گاڑیوں

Scan & PDF by WAQAR

فائر بریگیڈ اور ایمبولینس گاڑیوں کے سائرنوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ پورے شہر میں بکھری ہوئی یہ گاڑیاں اب پوری تیزی سے اس تباہ ہونے والی عمارت کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھیں اور صفدر کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ اس نے تصور میں سینکڑوں افراد کو ملبے میں دفن ہوتے اور تڑپتے اور مرتے دیکھ لیا تھا۔ اُسے بے اختیار جھرجھری سی آگئی۔ کوئی شخص اتنا بے رحم ہو سکتا ہے کہ ہزاروں بے گناہ اور معصوم افراد کو بیک وقت موت کے گھاٹ اتار دے۔ اس کا اُسے اب تک یقین نہ آرہا تھا لیکن حقیقت روز روشن کی طرح اس کے سامنے تھی۔ اور وہ صرف بے بسی سے ہونٹ کاٹنے کے اور کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔

URDUFANS.com

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور صفدر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ——

"صفدر۔ —— تم فوراً عمارت سے اتر کر گاڑی لیکر ساحل سمندر پر چلے جاؤ ... وہاں عمران موجود ہے ——— وہ تمہارے ذمہ کوئی کام لگانا چاہتا ہے۔ اوور" —— ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہت اچھا جناب۔ اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے "اوور اینڈ آل" کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر بند کیا اور پھر وہ اٹھ کر ٹرانسمیٹر سمیت نیچے جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ظاہر ہے نیچے جانے کے بعد ہی اسے لفٹ مل سکتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے مین گیٹ سے باہر نکل کر عمارت کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی مخصوص گاڑی میں سوار ہو گیا۔ گاڑی پر مخصوص

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نشان لگا ہوا تھا جس کا مطلب تھا کہ یہ سپیشل پاس بردار گاڑی ہے اسے نہ روکا جائے اور کار میں بیٹھتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اسے سٹارٹ کیا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے بھگاتا ہوا وہ ساحل سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

صفدر حتی الوسع ایسی سڑکوں کا انتخاب کر رہا تھا جہاں زیادہ ٹریفک نہ ہو۔ اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ ساحل سمندر پر پہنچ گیا۔ یہاں ہر طرف ویرانی ہی ویرانی چھائی ہوئی تھی۔

صفدر جیسے ہی وہاں پہنچا، اچانک اس کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی نے کلائی پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ اس نے پھرتی سے ونڈ بٹن دبا دیا

"ہیلو صفدر! — عمران بول رہا ہوں۔ اوور" — گھڑی میں سے عمران کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب! — آپ کہاں ہیں۔ اوور" — ؟ صفدر نے پوچھا

"دائیں طرف بڑھتے چلے آؤ — میں پرانے لائٹ ہاؤس کے ٹاور پر موجود ہوں — جلدی آؤ۔ اوور" — عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — میں آرہا ہوں۔ اوور" — صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی "اوور اینڈ آل" کہہ کر دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا۔ اور صفدر نے ونڈ بٹن دبایا اور پھر کار لائٹ ہاؤس کی طرف موڑ دی۔

تھوڑی دیر بعد اسے لائٹ ہاؤس کا ٹاور نظر آنے لگ گیا۔ اور پھر صفدر نے اس لائٹ ہاؤس کے نیچے جا کر کار روک دی۔ وہاں عمران کی

www.allpdfstuff.blogspot.com

URDUFANS.com

کار پہلے سے موجود تھی۔

صفدر کار سے اتر کر تیزی سے لائٹ ہاؤس کی پرانی عمارت میں داخل ہوا اور پھر ٹاور کی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ ٹاور کافی بلند تھا۔ اس لئے صفدر کا سانس پھولنے لگا لیکن وہ مسلسل سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹاور کے اس حصے میں پہنچ گیا جہاں برآمدہ سا بنا ہوا تھا اور چاروں طرف بڑے بڑے رخنے بنے ہوئے تھے۔ جن میں سے پرانے زمانے میں جہازوں کو سمندری چٹانوں سے بچانے کے لئے روشنی دکھانے کا انتظام کیا جاتا تھا۔

وہاں ایک رخنے میں عمران آنکھوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ لگائے کھڑا ہوا تھا۔

"صفدر! — تم نے کتنی بار جگنو چمکتے دیکھا تھا" — عمران نے مڑے بغیر صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"چار بار دیکھا تھا۔ اس کے بعد لائٹ آن کر دی تھی — اور ٹ آن ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ عمارت تباہ ہو گئی" — صفدر نے جواب دیا۔

"کیا روشنی کی لکیر نظر آئی تھی" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں — بس یوں چمک پیدا ہوئی تھی جیسے جگنو چمکتا ہے" — ڈر نے جواب دیا۔

"کوئی آواز" — ؟ عمران نے پوچھا۔ عمران کا لہجہ بے حد یدہ تھا۔

"نہیں — کوئی آواز سنائی نہ دی تھی — ویسے بھی وہ جگہ یہ

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

پوائنٹ سے بہت دُور تھی جہاں روشنی چمکی تھی" ـــــ صفدر نے یوں جواب دیا جیسے نوکری کا انٹرویو دینے والا امیدوار باس کے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔

"صفدر! ـــــ مجرم کوئی سائنسی حربہ استعمال کر رہے ہیں ـــــ میں تمام رات اس ٹاور پر کھڑا چیکنگ کرتا رہا ہوں ـــــ مجھے بھی جگنو چمکتا دکھائی دیا تھا ـــــ وہ پانچ بار چمکا تھا اور پھر عمارت تباہ ہو گئی۔ لیکن میں نے یہاں سے ایک بات محسوس کی ہے کہ کوئی سیاہ سی لکیر زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے اور پھر چند لمحوں بعد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس سیاہ لکیر کا اوپر والا حصہ چمک اٹھا ہو۔

"اوہ! ـــــ پھر تو آپ نے وہ پوائنٹ چیک کر لیا ہوگا جہاں لکیر کا دوسرا ہوگا" ـــــ صفدر نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں! دو بار لکیر مختلف جگہوں سے ابھرتی نظر آئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے آسمان اور زمین کے درمیان آڑھی ترچھی لکیریں پھیل رہی ہوں۔ بہرحال میں نے ایک سپاٹ منتخب کیا ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ میں یہاں ٹھہر کر تمہیں ہدایات دوں اور تم اس سپاٹ تک پہنچو۔ اگر میں نیچے اترا تو پھر سپاٹ کا صحیح اندازہ نہیں رہے گا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آپ مجھے ٹرانسمیٹر پر ہدایات دیتے جائیں۔ میں کار میں اس جگہ پر پہنچ جاؤں گا" ـــــ صفدر نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"او کے! ـــــ چلو کوشش کر دیکھتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

URDUFANS.com

www.allpdfstuff.blogspot.com

دیوار پر نصب بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس کے نیچے ایک چوکور ساخت کی چھوٹی سی مشین موجود تھی۔ اس مشین پر بے شمار ڈائل اور بلب جل بجھ رہے تھے۔ مشین کی سائیڈ میں ایک شیشے کی نلکی مشین کے پہلو سے نکل کر چھت میں جا کر غائب ہو گئی تھی۔

مشین کے سامنے ایک اونچی نشست والی کرسی پر ایک لمبا تڑنگا دیو ہیکل غیر ملکی بڑے آمرانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر موجود لمبے لمبے بال اس کے کندھے تک پھیلے ہوتے تھے۔ اس نے سرخ رنگ کی کھلے بازوؤں والی شرٹ اور سفید رنگ کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ چہرہ کسی بلڈاگ کی طرح سوجا سوجا سا تھا۔ آنکھوں میں ایسی وحشیانہ چمک تھی جیسے وہ ذہنی طور پر پاگل ہو۔ اس کے چہرے کی دائیں طرف زخم کا ایک بھیانک سا نشان تھا۔ اس کی قمیص پر ایک بڑا سا بیج موجود تھا۔ ایک ایسا بیج جس میں ایک کبوتر کو سانپ نے گھیرا ہوا تھا۔ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ کبوتر

Scan & PDF By WAQAR

www.allpdfstuff.blogspot.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کی آنکھیں بند تھیں اور سانپ کی خوفناک زبان کبوتمہ کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ سانپ کی آنکھوں میں وحشت ناک چمک تھی۔

دیوہیکل غیر ملکی اس طرح سکرین کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دلچسپ تماشہ دیکھ رہا ہو۔ سکرین پر اس وقت ایک بڑی سی عمارت نظر آ رہی تھی۔ یہ آٹھ منزلہ عمارت تھی جس میں رہائشی فلیٹ تھے اور ہزاروں افراد اس عمارت میں رہ رہے تھے۔

"چوتھا کاشن دو"۔۔۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے دیوہیکل نے بڑے کڑکدار لہجے میں مشین کے پاس کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور نوجوان نے جلدی سے ایک بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی مشین میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور پھر شیشے کی نلکی میں سے ایک سیاہ رنگ کی لکیر سی نکل کر اوپر چھت کی طرف اٹھتی چلی گئی جیسے جیسے وہ اوپر کو اٹھی شیشے کی نلکی خالی ہوتی گئی۔ چند لمحوں میں لکیر چھت میں غائب ہو گئی تو آپریٹر نے تیزی سے ایک سٹیئرنگ نما چکر کو گھمانا شروع کر دیا۔ سیاہ رنگ کی لکیر اب سکرین پر نظر آنے لگ گئی تھی۔ وہ تیزی سے اس عمارت کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ آپریٹر نے سٹیئرنگ نما چکر کو گھمایا تو لکیر نے اپنا رخ بدل لیا۔ وہ چکر گھماتا چلا گیا۔ اور لکیر رخ بدلتی چلی گئی۔ اب وہ عمارت سے کافی دور کسی اور طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن جب وہ عمارت کی بلندی پر پہنچی تو آپریٹر نے بڑی تیزی سے چکر کو الٹا گھما دیا۔ اور لکیر گھوم کر ایک بار پھر عمارت کی طرف بڑھنے لگی۔ جب لکیر عین عمارت کے اوپر پہنچی تو آپریٹر نے تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔ اور لکیر کا سرا ایک لمحے کے لئے چمکا۔ پھر لکیر کسی بادل کی طرح عمارت کے اوپر پھیلتی چلی گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چادر سی پھیل گئی ہو۔ آپریٹر نے تیزی سے ایک اور بٹن دبا دیا اور چادر عین عمارت کے اوپر آ کر رک گئی۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔ اس بار ٹارگٹ صحیح رہا ہے۔۔۔ ویری گڈ۔ اب اس عمارت میں رہنے والے لوگوں کی جانیں میری مٹھی میں ہیں۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہزاروں افراد۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ اب ہزاروں افراد کی جانیں میرے ایک اشارے میں ختم ہو جائیں گی۔۔۔ میرا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔۔۔ کون کر سکتا ہے۔۔۔ کوئی کر سکتا ہے۔۔۔" اس دیوہیکل آدمی نے مسرت سے قہقہے لگاتے ہوئے بڑے پرغرور لہجے میں کہا۔

"آپ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا باس۔۔۔ آپ ناقابل تسخیر ہیں آپ بے پناہ طاقت کے مالک ہیں"۔۔۔ کمرے میں موجود آپریٹر سمیت چاروں افراد نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ میں ناقابل تسخیر ہوں۔۔۔ میں وقت کا بادشاہ ہوں۔۔۔ سب میرے غلام ہیں۔۔۔ رابن ہڈ کے غلام۔۔۔ حقیر غلام۔۔۔ ان کی زندگیاں اور ان کی جانیں ہر وقت میری مٹھی میں رہتی ہیں"۔۔۔ رابن ہڈ نے ایک بار پھر وحشیانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود تمام افراد اسی طرح رکوع کے بل جھکے رہے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے کسی جابر بادشاہ کے سامنے ملازم کھڑے ہوں۔ ان کے جسم ہولے ہولے کانپ رہے تھے۔ رابن ہڈ کی دہشت ان کی نس نس میں سمائی ہوئی تھی۔

"مائیکل"۔۔۔ اچانک رابن ہڈ نے کڑکدار لہجے میں کہا اور ایک طرف

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رکوع کے بل کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے سیدھا ہو گیا۔

"یس ماسٹر" ـــــ مائیکل کا لہجہ بے حد خوفزدہ تھا۔

"اس عمارت کے کتنے افراد ہوں گے" ـــــ ؟ راین ہڈ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"کم از کم دو ہزار تو ضرور ہوں گے" ـــــ مائیکل نے لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اونہہ دو ہزار ـــــ ایک تو یہ ملک ہی کم بخت انتہائی پسماندہ ہے ـــــ یہاں بڑی بڑی عمارتیں ہی نہیں ہیں ـــ جہاں ہزاروں لوگ رہتے ہوں ـــ اب بھلا دو ہزار افراد کا قتل ـــ کیا خاک لطف دے گا ـــ ہونہہ" ـــــ راین ہڈ نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک عمارت ہے ماسٹر! ـــ جس میں دس ہزار افراد رہتے ہیں مگر ماسٹر ـــــ" مائیکل نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیں ـــ ایسی عمارت موجود ہے ـــ اور تم نے ہمیں رپورٹ ہی نہیں دی ـــ کیوں نہیں دی۔ بولو" ـــــ راین ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ـــ میں معافی چاہتا ہوں ـــ اس عمارت کے اوپر آسمانی بجلی سے بچاؤ کا بڑا آلہ لگا ہوا ہے ـــ اس آلے کی وجہ سے سائلک ریز کام نہ کر سکیں گی" ـــــ مائیکل نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا ـــ تم راین ہڈ کو بے بس سمجھتے ہو ـــ ؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ آلہ پہلے توڑا جا سکتا ہے ـــ یا اس کی تار کاٹی جا سکتی ہے؟

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

کیا تم بھول گئے کہ تم راین ہڈ کے غلام ہو ـــ بولو جواب دو ـــ تم نے مجھے آٹھ ہزار افراد کی موت کی خوشی سے محروم رکھنے کی گستاخی کیوں کی" ـــــ راین ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

"م ـــ م ـــ میں معافی چاہتا ہوں" ـــــ مائیکل کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں سجھ گئیں اور جسم بری طرح لرزنے لگا۔

"یہ جرم ہے ـــ اور اس کی سزا موت ہے ـــ اپنے آپ کو گولی مار لو ـــ ورنہ میرا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا اور پھر تم مر بھی نہ سکو گے ـــ تڑپو گے ـــ چیخو گے ـــ چلاؤ گے ـــ موت کی دعائیں مانگو گے ـــ مگر مر نہ سکو گے ـــ خود مر جاؤ ـــ میں کہتا ہوں فوراً مر جاؤ" ـــــ راین ہڈ نے دھاڑتے ہوئے کہا اور مائیکل کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف گیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس میں ریوالور موجود تھا۔ اس نے ریوالور کی نال اپنی کنپٹی پر رکھی اسکی نظریں ایک لمحے کے لئے اٹھ کر راین ہڈ کے چہرے پر جم گئیں۔ خالی خالی آنکھیں زندگی کی ہر چمک سے محروم ـــــ دوسرے لمحے مائیکل نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ اور اس کی کھوپڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ اور اس کی لاش کٹے ہوئے درخت کی طرح فرش پر گرتی چلی گئی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ مائیکل بچ گیا ـــــ میرے قہر سے بچ گیا ـــــ ورنہ ـــ ورنہ ـــــ" راین ہڈ نے پاگلوں کے سے انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ـــ آپ بے حد رحم دل ہیں ـــ آپ کا رحم ہر چیز پر حاوی ہے"

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

www.allpdfstuff.blogspot.com

کمرے میں موجود باقی افراد نے رکوع کے بل جھکے جھکے یک آواز ہو کر کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں رحمدل ہوں ۔۔۔ بے حد رحمدل ۔۔۔ دیکھو! میں نے مائیکل پر کتنا رحم کھایا ہے ۔۔۔ اتنا رحم کہ اس کی روح ہمیشہ یاد رکھے گی" ۔۔۔ رابن ہڈ نے سر ہلاتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا ارشاد بجا ہے ماسٹر" ۔۔۔ باقی تینوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب سیدھے ہو جاؤ" ۔۔۔ رابن ہڈ نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا اور وہ تینوں تیزی سے سیدھے ہو گئے۔

"رچرڈ" ۔۔۔ رابن ہڈ نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ آپریٹر نے تیزی سے اٹن شن ہو کر کہا۔

"فائر کر دو ۔۔۔ اتار دو ان دو ہزار افراد کو موت کے گھاٹ ۔۔۔ بس ان کی زندگیاں ختم ۔۔۔ اب میں انہیں زندہ رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا" ۔۔۔ رابن ہڈ نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ۔۔۔ آپریٹر نے کہا اور اس نے تیزی سے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی عمارت کے اوپر ایک کرن سی چمکی، دوسرے لمحے عمارت کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔ عمارت ایک لمحے میں ملبے کا ڈھیر بن گئی۔ ہر طرف گرد ہی گرد پھیل گئی۔

"بند کر دو یہ مشین" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور آپریٹر نے سر ہلاتے ہوئے ایک اور بٹن دبا دیا۔ اور مشین میں زندگی ساکت ہو گئی۔ اور سکرین بھی تاریک ہوتی چلی گئی۔

Scan & PDF by WAQAR

"آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ رابن ہڈ نے بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور وہ تینوں سر جھکائے غلاموں کی طرح اس کے پیچھے چلتے رہے۔

دروازہ کراس کر کے وہ ایک اور بڑے کمرے میں آ گئے۔ یہاں ایک بڑی سی میز کے پیچھے آرام کرسی پڑی تھی۔ بھاری بھرکم آرام کرسی۔ رابن ہڈ اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ وہ تینوں میز کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

"سنو! ۔۔۔ میری بات غور سے سنو" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہم سن رہے ہیں ماسٹر" ۔۔۔ تینوں نے یک زبان ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ کل پورے شہر میں پوسٹر تقسیم کر دو ۔۔۔ رابن ہڈ کا پیغام تقسیم کر دو ۔۔۔ پوسٹر نمبر ایک ۔۔۔ اب یہاں کے لوگوں کو علم ہو جانا چاہیے کہ رابن ہڈ ۔۔۔ وقت کا آقا رابن ہڈ ان کے ملک میں آ چکا ہے ۔ وہ اس کی غلامی کا اعلان کر دیں ۔۔۔ ورنہ پورے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا" ۔۔۔ ایک بار پھر تینوں نے مشینی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور پوسٹر تقسیم کرنے کے انتظامات کرو" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کہا اور وہ تینوں سر جھکائے الٹے قدموں پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ جب وہ ایک دروازے میں جا کر غائب ہو گئے تو رابن ہڈ نے میز کے کنارے

URDUBEAKS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

www.allpdfstuff.blogspot.com

پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی ایک اور کونے میں دروازہ نمودار ہوا اور پھر اس میں سے چار نیم عریاں لڑکیاں مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوئیں۔ ان کے جسموں پر برائے نام لباس تھا۔ وہ چاروں غیر ملکی تھیں اور انتہائی خوبصورت ــــ مگر ان کی آنکھیں زندگی کی چمک سے محروم نظر آرہی تھیں۔ خالی خالی نظریں۔

"ناچو ــــ رابن ہڈ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرو۔" رابن ہڈ نے کہا اور پھر اس نے میز کی بڑی سی دراز کھولی اور اس میں سے دس کے قریب بڑی بڑی بوتلیں نکال کر میز پر رکھ دیں۔

یہ دس بوتلیں دنیا کی تیز ترین شراب سے بھری ہوئی تھیں اور پھر رابن ہڈ نے ایک بوتل کا کاک ہٹایا اور اسے منہ سے لگالیا۔ اور پھر وہ یوں غٹاغٹ یہ شراب اپنے حلق میں اتارتا چلا گیا جیسے صدیوں کا پیاسا پانی پی رہا ہو۔

جیسے ہی بوتل خالی ہوئی۔ اس نے اسے زور سے زمین پر دے مارا اور شیشے کے ٹکڑے فرش پر پھیلتے چلے گئے۔

"ناچو ــــ" رابن ہڈ نے دوسری بوتل کا کاک کھولتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ کھا جانے والا تھا۔ اور پھر کمرے میں ایک وحشیانہ ناچ شروع ہوگیا۔

رابن ہڈ بوتلیں خالی کر کے فرش پر توڑتا گیا اور ان کی کرچیاں فرش پر پھیلتی چلی گئیں۔ مگر ناچنے والی لڑکیوں کے ناچ میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہ شیشے کی کرچیوں سے بے نیاز ناچ رہی تھیں اور ان کے پیروں سے

خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ مگر وہ ناچ رہی تھیں۔ یوں ناچ رہی تھیں جیسے وہ شیشے کی کرچیوں کی بجائے گلاب کے پھولوں پر ناچ رہی ہوں۔

رابن ہڈ قہقہے لگاتا رہا۔ شراب پی پی کر بوتلیں توڑتا رہا اور زخمی لڑکیاں وحشیانہ انداز میں ناچتی رہیں۔ اپنے زخموں سے بے نیاز۔

جب دسویں بوتل بھی خالی ہو کر ٹوٹ گئی تو رابن ہڈ اٹھا اور پھر اپنی خواب گاہ کی طرف لڑکھڑاتا چلا گیا۔ قہقہے لگاتا ہوا ــــ جھومتا ہوا ــــ مست ہاتھی کی طرح۔

www.allpdfstuff.blogspot.com
URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

www.allpdfstuff.blogspot.com

صفدر نے کار میں بیٹھ کر واچ ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

"ہیلو عمران صاحب! ___ ہدایات دیجیے۔ اوور" ___ صفدر نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی کہا۔

"شمال کی طرف بڑھتے چلو ___ سیدھے۔ اوور" ___ عمران کی آواز سنائی دی۔

صفدر نے کار کا رخ شمال کی طرف کیا اور پھر کار کو تیزی سے آگے بڑھانے لگا۔ اس طرف کوئی راستہ نہ تھا۔ صرف ریت ہی ریت تھی۔ مگر صفدر کار بڑھائے چلا گیا۔

جب صفدر نے تقریباً ایک میل کا فاصلہ طے کر لیا تو عمران نے اُسے مشرق کی طرف مڑ جانے کے لئے کہا اور صفدر اس کی ہدایت کے مطابق مشرق کی طرف مڑتا چلا گیا۔ وہاں سے دوبارہ شمال کی طرف اور پھر مغرب کی طرف۔ اسی طرح عمران واچ ٹرانسمیٹر پر ہدایات دیتا رہا

Scan & PDF by WAQAR

اور صفدر اس کی ہدایات کے مطابق کار کو بڑھائے لئے گیا۔

ریت ختم ہو چکی تھی اور اب صفدر ساحل سمندر پر بنی ہوئی ایک نئی کالونی میں جسے "گرین کالونی" کہا جاتا تھا۔ داخل ہو چکا تھا۔ اور پھر وہ اس کالونی سے نکل کر ایک سڑک پر آ گیا۔ عمران نے اُسے جس طرح ہدایات دیں اس کے مطابق صفدر مین روڈ سے ہٹ کر ایک کچی سڑک پر آ گیا اور یہ کچی سڑک آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جو انتہائی سرسبز تھا اور لوگ یہاں پکنک منانے کے لئے آتے تھے۔

صفدر ان پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ کر رُک گیا۔ کیونکہ عمران نے اُسے رُکنے کے لئے کہا تھا۔

"یہ کونسی جگہ ہے صفدر۔ اوور" ___ ؟ عمران کی آواز سنائی دی۔

"یہ پکنک سپاٹ ہے عمران صاحب ___ پہاڑیوں کے دامن میں۔ اوور" ___ صفدر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ___ مجھے کچھ واضح معلوم نہ ہو رہا تھا ___ تم وہیں ٹھہرو ___ میں آ رہا ہوں ___ اوور اینڈ آل" ___ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ وہ چند لمحے کار میں ہی بیٹھا رہا اور ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔ یہاں ہر طرف ہُو کا عالم تھا۔ رنگین لائٹس جل رہی تھیں۔ لیکن دور نزدیک کسی جاندار کے وجود کا احساس تک نہ ہو رہا تھا۔

صفدر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اور پھر ٹہلتا ہوا ادھر اُدھر گھومنے لگا۔ وہ غور سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ لیکن ہر طرف خاموشی

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

طاری تھی۔

پہاڑیوں پر چڑھنے کے لیے بے شمار پگڈنڈیاں بنی ہوئی تھیں چھ صفدر ایک پگڈنڈی پر چڑھتا چلا گیا۔

ابھی صفدر نے آدھا راستہ ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک دھماکے کے بعد شائیں کی تیز آواز سنائی دی اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پہلو میں دہکتی ہوئی سلاخ اترتی چلی گئی ہو۔ وہ دھڑام سے گرا اور پھر تیزی سے لڑھکتا ہوا نیچے اپنی کار کی طرف گرتا چلا آیا۔ اُسے جو آخری احساس ہوا تھا وہ بس لڑھکنے کا تھا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی سی چھاتی چلی گئی۔ اور وہ کار کے اگلے پہیوں سے ٹکرا کر رک گیا۔ اس کا پورا جسم لڑھکنے کی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا اور پہلو سے خون تیزی سے نکلنے لگا تھا وہ کار کے پہیوں کے پاس بیہوش پڑا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دو قوی ہیکل جوان شمالی سمت سے دوڑتے ہوئے کار کے قریب پہنچ گئے انہوں نے جھک کر اُلٹے پڑے ہوئے صفدر کو ایک جھٹکے سے سیدھا کیا اور پھر انتہائی پھرتی سے اس کی جیبوں کی تلاشی لینے لگے۔ اس کی جیب میں سے بٹوہ اور ریوالور انہوں نے نکال لیا۔

”اسے اٹھا کر لے چلو ــــــ صبح باس کے سامنے پیش کریں گے“ ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تاکہ وہ اس کے ساتھ ہمیں بھی گولی مار دے ــــــ اسے یہیں ٹھنڈا کر دو ــــ اپنے آپ اس کے ساتھی اسے اٹھاتے پھریں گے“ ــــ دوسرے نے سفاک لہجے میں کہا۔ اور پہلے نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے ریوالور کا رُخ صفدر کی کھوپڑی کی طرف کیا۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا کسی کار کی ہیڈلائٹ کی روشنی لہراتی ہوئی ان پر پڑی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے جس طرف سے آئے تھے ادھر ہی دوڑتے چلے گئے۔

آنے والی کار ابھی دُور تھی اس لئے جب تک وہ کار پکنک سپاٹ میں داخل ہوتی۔ وہ دونوں غائب ہو چکے تھے۔ آنے والی کار تیزی سے بھاگتی ہوئی پکنک سپاٹ میں داخل ہوئی اور پھر اس کی بریکوں کی چیخیں سنائی دیں۔

کار صفدر کے قریب آکر رُکی اور پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران اچھل کر نیچے اترا۔ اس نے صفدر کو پکنک سپاٹ میں داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا صفدر کے قریب آیا اور پھر وہاں خون کا ایک چھوٹا سا تالاب اور صفدر کے جسم پر زخموں اور اس کے پھٹے ہوئے کپڑوں کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔ دوسرے لمحے وہ صفدر کی طرف جھپٹا اور اس نے اس کی کلائی پکڑ کر اس کی نبض چیک کی اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے صفدر کو اٹھا کر اپنی کار کی پچھلی نشست پر لٹایا اور دوسرے لمحے اس نے سٹیرنگ پر بیٹھ کر کار کو موڑا اور پھر اس کی کار جیسے اڑتی ہوئی پکنک سپاٹ سے نکلتی چلی گئی۔

صفدر کی حالت انتہائی تشویشناک تھی اور اگر اُسے فوراً ہی طبی امداد نہ ملتی تو اس کے ہلاک ہونے کا سو فیصد خطرہ تھا۔ اس لئے عمران صفدر کے علاوہ باقی سب کچھ بھول گیا۔

www.allpdfstuff.blogspot.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران تیزی سے کار دوڑاتا ہوا مین روڈ پر پہنچ گیا اور پھر اس نے صفدر کو وہاں ایک گشتی پولیس جیپ کے حوالے کیا تاکہ اُسے جلد از جلد ہسپتال پہنچایا جا سکے۔ پولیس کو اس نے ایکسٹو کا حوالہ دے دیا تھا اس لئے پولیس والے فوراً ہی ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے۔

ان کے جانے کے بعد عمران نے واچ ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کو صفدر کے بارے میں ہدایات دیں تاکہ بلیک زیرو ہسپتال میں اس کے لئے خصوصی انتظام کرا سکے اور پھر اس نے کار واپس موڑ دی۔

صفدر کو اس طرح گولی مار دینے کا مطلب یہی تھا کہ وہ صحیح جگہ پر پہنچ گیا تھا۔ وہ تیزی سے کار دوڑاتا ہوا پکنک پوائنٹ پر پہنچ گیا اور پھر اس نے کار ایک طرف روک دی اور خود نیچے اتر کر بڑے چوکنے انداز میں پکنک پوائنٹ کی حدود میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک درخت کی آڑ میں رُک کر غور سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ ایک طرف پہاڑیاں تھیں جب کہ ان کی مخالف سمت پر ایک ریسٹ ہاؤس کی عمارت تھی۔ باقی دونوں اطراف میں گھنے درختوں کا ذخیرہ تھا۔

صفدر کے کپڑوں اور زخموں کی حالت سے اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ صفدر بلندی سے لڑھکتا ہوا نیچے گرا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ صفدر پہاڑی کے اوپر چڑھ رہا تھا جب اُسے گولی ماری گئی تھی۔ اور پھر جس پہلو میں صفدر کو گولی لگی تھی اس پہلو اور گولی لگنے کے زاویے سے ظاہر تھا کہ گولی جنگل اور ریسٹ ہاؤس کے شمال مشرقی کونے کے درمیان کسی جگہ سے ماری گئی ہے۔ عمران نے اس جگہ پر نظریں گاڑ دیں۔ مگر وہاں ہر چیز ساکن تھی درخت بھی ساکت کھڑے تھے۔ اور نیچے بڑی بڑی گھاس پر بھی کوئی خاص نشان

Scan & PDF By WAQAR

نظر نہ آ رہا تھا۔

عمران کافی دیر تک وہاں کھڑا غور سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ درختوں کی آڑ لیتا ہوا واپس چلا گیا۔ اب وہ ریسٹ ہاؤس کے سامنے کے رُخ سے ہوتا ہوا اس کی دوسری سمت پہنچ گیا۔ اس طرف بھی درختوں کا گھنا ذخیرہ تھا۔ اور عمران اس گھنے ذخیرے میں داخل ہو گیا۔ وہ بے حد چوکنا ہو کر آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں پڑے ہوئے ریوالور پر تھا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دُور آگے بڑھا تھا کہ اچانک دو آدمی درختوں سے چھلانگ لگا کر اس پر آ گرے۔ عمران بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹا تھا۔ مگر وہ ایک آدمی کی زد سے تو بچ گیا مگر دوسرا اس کے اوپر آ گرا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے جا گرے۔

اسی لمحے عمران کے دونوں پیر تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے اوپر گرا ہوا آدمی اچھل کر دوسرے آدمی پر جا گرا۔ جو ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رُخ عمران کی طرف کر ہی رہا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے۔ عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے گولیاں اگل دیں اور ان دونوں کے ہاتھوں سے ریوالور اور بندوق نکل کر دُور جا گرے۔ اور وہ دونوں چیختے ہوئے ایک بار پھر زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

چونکہ ان دونوں کے علاوہ اور کوئی شخص سامنے نہ آیا تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ فی الحال یہاں یہی دونوں موجود ہیں۔ ان کے ہاتھوں سے ریوالور اور بندوق نکلتے ہی عمران اچھل کر ان کی طرف بڑھا اور پھر اس نے پوری قوت سے ایک کے پہلو میں بوٹ کی ٹھوکر ماری، اور

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0
www.allpdfstuff.blogspot.com

دوسرے کی گردن پر اپنا بوٹ رکھ دیا۔

"خبردار!۔۔۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

مگر ان میں سے ایک نے تیزی سے حرکت کی اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے عمران کی پشت پر پڑیں اور عمران اچھل کر دو قدم آگے کی طرف بڑھا۔ لات مارنے والے نے قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے عمران نے پلٹ کر فائر کر دیا اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ گولی اس کے سینے میں گھس گئی تھی۔

دوسرے نے اپنے ساتھی کو مرتے دیکھ کر اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی مگر عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور گولی اس کے کولہے کے جوڑ میں گھستی چلی گئی اور وہ بھی اوندھے منہ زمین پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ عمران تیزی سے اس کی طرف جھپٹا اور ایک ہاتھ سے اس نے اسے سیدھا کیا۔

"بولو کون ہو تم۔۔۔ ورنہ کھوپڑی اڑا دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے اس کی کنپٹی کے ساتھ ریوالور کی نال رکھتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے عمران غرا کر پیچھے ہٹا۔ نوجوان نے اچانک اس کے ریوالور والے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا مگر عمران کے بروقت پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے وہ عمران کا ریوالور نہ چھین سکا۔ اور پیچھے ہٹتے ہی عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نوجوان کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ عمران کے بوٹ کی زبردست ٹھوکر نے اس کی کئی پسلیوں کو توڑ دیا تھا۔ نوجوان بری طرح سر پٹخنے لگا۔ اس کا چہرہ درد کی شدت

Scan & PDF By WAQAR

URDUFANS.com

سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"بولو کون ہو تم۔۔۔؟" عمران نے ایک اور بھرپور لات جماتے ہوئے کہا۔

"بب۔۔۔ باس تم سے انتقام لے گا۔۔۔ زبردست انتقام"۔۔۔ اس نوجوان نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک لمحے کے لئے زور سے اپنے سر کو زمین پر پٹخا اور پھر اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے نیلے رنگ کے جھاگ نکلنے لگے تھے۔ اور عمران ایک طویل سانس لیکر سیدھا ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے دانت میں زہریلا کیپسول موجود تھا اور اس نے خودکشی کر لی ہے۔

عمران نے جیب سے ایک چھوٹی ٹارچ نکالی اور پہلے مرنے والے کا منہ کھول کر اندر جھانکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ایک دانت کے خلا سے چھوٹا سا کیپسول برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے کیپسول کو ٹارچ کی مدد سے غور سے دیکھا اور پھر اسے احتیاط سے اپنی کوٹ کی چھوٹی جیب میں ڈال لیا۔

چونکہ ریسٹ ہاؤس کے کونے میں لگی ہوئی بڑی سی لائٹ جل رہی تھی اس لئے اس کی ہلکی سی روشنی یہاں تک پہنچ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے غور سے دیکھنے کے لئے اسے ٹارچ استعمال کرنا پڑا تھا۔

اب عمران نے ٹارچ کی مدد سے ان دونوں کے کپڑوں اور جیبوں کی تلاشی لی تو اسے ایک نوجوان کی جیب سے صفدر کا بٹوہ مل گیا اور ریوالور بھی دوسرے کی جیب میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ ان کے اپنے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی۔ مگر عمران مطمئن نہ ہوا۔ اس نے اور زیادہ

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

باریک بینی سے تلاشی لی تو اُسے ایک آدمی کے بازو کے ساتھ کالے دھاگے سے بندھا ہوا ایک بیج مل گیا۔ اس نے بیج کو جھٹکا دیکر علیحدہ کیا اور پھر ٹارچ کی روشنی میں اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

بیج پر ایک سفید رنگ کے کبوتر کی تصویر تھی جس کی آنکھیں بند تھیں اور اُسے ایک سیاہ رنگ کے سانپ نے جکڑا ہوا تھا۔ اور اس سانپ کی خوفناک زبان کبوتر کی آنکھوں سے ٹکرا رہی تھی۔ بیج کے نیچے آر۔ ایچ کے ہندسے کُندے ہوئے تھے۔

عمران چند لمحے غور سے اس بیج کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بیج کو جیب میں ڈالا اور ٹارچ کی مدد سے اس نے اِدھر اُدھر درختوں کی چھان بین شروع کر دی۔ مگر پورا جنگل اُسی طرح سنسان پڑا ہوا تھا۔

عمران کافی دیر تک گھومتا پھرتا رہا۔ اس نے گھاس پر لیٹ کر اپنے کان زمین سے لگا دیئے۔ اس کا خیال تھا کہ شائد نیچے کوئی تہہ خانے وغیرہ موجود ہوں تو کسی نہ کسی کی آواز ضرور سنائی دے جائے گی۔ مگر کہیں بھی اُسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ چنانچہ وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اس کا ذہن الجھنوں کا شکار تھا۔ کیونکہ ان دونوں آدمیوں کی یہاں موجودگی کا کوئی جواز نظر نہ آرہا تھا۔ اور پھر مرنے والے نے آخر میں کسی باس کا نام لیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کا تعلق کسی تنظیم سے ہے۔ اور پھر عجیب وغریب تصویر والا بیج بھی یہ ظاہر کر رہا تھا کہ کوئی مجرم تنظیم ان افراد کی پشت پر موجود ہے۔ لیکن ان دونوں کی اس جنگل میں موجودگی کی بات سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ ویسے ٹاور پر اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے ان کالی لکیروں کو جس سپاٹ سے اٹھتے

Scan & PDF by WAQAR

www.allpdfstuff.blogspot.com

URDUFANS.com

ہوئے محسوس کیا تھا۔ وہ بھی اس کے اندازے کے مطابق اسی جگہ پر تھا۔ اس لئے ان دونوں افراد کی یہاں موجودگی سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ لوگ اسی گینگ سے تعلق رکھتے ہیں جو دارالحکومت میں قتل وغارت کر رہا ہے۔ مگر کوئی ایسا کلیو نہ مل رہا تھا جس سے ان کی یہاں موجودگی کے کلیو کو اور آگے بڑھایا جا سکے۔

عمران چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر تیزی سے واپس مڑا اور جنگل سے نکل کر ریسٹ ہاؤس کے سامنے سے ہوتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دوبارہ یہاں آکر مزید تحقیقات کرے گا۔ فی الحال وہ اس بیج کا مسئلہ حل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ کار دوڑاتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.allpdfstuff.blogspot.com

www.allpdfstuff.blogspot.com

صبح کو جب سہمے ہوئے لوگ اپنے گھروں سے نکلے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ ہر طرف ایک بڑے سے پوسٹر گلیوں اور سڑکوں پر پھیلے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ان پوسٹروں کی آسمان سے بارش ہوتی رہی ہو۔ لوگ ان پوسٹروں پر جھپٹ پڑے اور پھر پورے دارالحکومت میں دہشت اور خوف کی ایک تیز لہر دوڑتی چلی گئی۔ ہر طرف اس پوسٹر میں لکھی ہوئی عبارت پر گفتگو ہو رہی تھی اور حکومت اور انتظامیہ کی ناقص کارکردگی پر لوگ برس رہے تھے۔

عمران دانش منزل کے خاص کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے ابھی ابھی وہ پوسٹر لا کر دیا تھا۔ کیونکہ دانش منزل کے اندر بھی پوسٹر بکھرے ہوئے تھے۔ عمران رات سے ہی دانش منزل میں موجود تھا۔ پوسٹر کی عبارت کچھ یوں تھی۔

Scan & PDF By WAQAR

URDUFANS.com

" دارالحکومت کے لوگو! ـــــ خبردار ہو جاؤ۔

رابن ہڈ تمہارے ملک میں آگیا ہے

رابن ہڈ ـــــ جو دہشت اور موت کا دوسرا نام ہے۔

اب تک جو عمارتیں راکھ کا ڈھیر ہوئی ہیں ـــــ وہ رابن ہڈ کے ادنیٰ اشارے پر ہوئی ہیں۔

یہ سلسلہ جاری رہے گا ـــــ پورے دارالحکومت اور پھر پورے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی ـــــ ہر عمارت کو تباہ کر دیا جائے گا ـــــ ہر فرد کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا ـــــ تمہاری حکومت ـــــ انتظامیہ ـــــ پولیس ـــــ انٹیلی جنس سیکرٹ سروس ـــــ اور فوج رابن ہڈ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ رابن ہڈ وقت کا بادشاہ ہے ـــــ رابن ہڈ عظیم ہے ـــــ رابن ہڈ ناقابلِ تسخیر ہے ـــــ رابن ہڈ تمہیں خبردار کرتا ہے کہ رابن ہڈ کی غلامی میں آجاؤ۔ تم ہر طرح سے محفوظ ہو جاؤ گے اس ملک میں صرف رابن ہڈ کے غلاموں کو ہی زندہ رہنے کی اجازت دی جائے گی ـــــ تمہیں دو دن کا وقفہ دیا جاتا ہے ان دو دنوں میں کوئی عمارت تباہ نہیں ہو گی ـــــ اگر تم نے دو دن کے اندر رابن ہڈ کی غلامی کا اعلان نہ کیا تو رابن ہڈ تم سے انتقام لے گا ـــــ رابن ہڈ کے انتقام سے ڈرو۔ رابن ہڈ کے قہر سے ڈرو۔ جس کی مٹھی میں تمہاری جانیں ہیں۔ اپنی حکومت کے خلاف بغاوت کر دو ـــــ حکومت کے ایک ایک آدمی کو چُن چُن کر ہلاک کر دو اور کھلے عام رابن ہڈ کی غلامی

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کا اعلان کر دو۔

دو روز بعد جس گھر پر رابن ہڈ کا نشان موجود ہوگا اُسے امان دے دی جائے گی ۔۔۔ جس آدمی کے سینے پر رابن ہڈ کا نشان ہوگا اُسے زندہ رہنے دیا جائے گا ۔۔۔ رابن ہڈ کی غلامی میں آنے کے بعد تمہیں رابن ہڈ کے حکم کی تعمیل کرنی ہوگی ۔۔۔ ورنہ موت ۔۔۔ خوفناک موت تمہارا مقدر بن جائے گی"

۔۔۔۔۔ **رابن ہڈ کا مقدس نشان**

اور اس کے نیچے وہ تصویر بنی ہوئی تھی جس میں کبوتر اور سانپ موجود تھے۔

پوسٹر باقاعدہ چھپا ہوا تھا اور بلیک زیرو نے بتایا تھا کہ یہ پوسٹر پورے شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔

"لوگوں کا ردعمل کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پورے شہر پر زبردست دہشت طاری ہے ۔۔۔ ہر شخص حکومت کے خلاف ہو رہا ہے ۔۔۔ پورے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ۔۔۔ فوج کو بلا لیا گیا ہے تاکہ عوام حکومت کے خلاف نہ اٹھ کھڑے ہوں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ رابن ہڈ آخر ہے کیا بلا ۔۔۔ ہماری فائلوں میں بھی اس کا کہیں ذکر موجود نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے معلومات کیوں نہ حاصل کی جائیں"۔ بلیک زیرو نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔۔۔ انہیں یقیناً اس کے بارے میں علم ہوگا ۔۔۔ ذرا کال ملاؤ ان سے ۔۔۔ ایمرجنسی ڈائری میں ان کا نمبر موجود ہے" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو نے ٹیلیفون اپنی طرف گھسیٹا اور پھر دراز سے ڈائری نکال کر اس نے نمبر تلاش کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فارن ڈائریکٹ کال ملانی شروع کر دی۔

چند ہی لمحوں بعد رابطہ قائم ہوگیا۔

"کراس ورلڈ آرگنائزیشن" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ کون صاحب بول رہے ہیں ۔۔۔ رولڈ سامن کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"رولڈ سامن ۔۔۔ آپ نے ان سے ملنا ہے ۔۔۔ آپ کا نام"۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں جواب دیا گیا۔

"علی عمران فرام پاکیشیا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ ایک لمحہ توقف کیجئے ۔۔۔ وہ لائن پر آرہے ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش رہا۔

"ہیلو ۔۔۔ سامن بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک بوڑھی آواز سنائی دی۔ یہ سامن تھا۔ اپنے زمانے کا زبردست اور گھاگ ترین مجرم ۔۔۔ اور جب اس نے جرم سے توبہ کی تو اس نے یہ کراس ورلڈ آرگنائزیشن کھول لیا۔ جس میں اس نے پوری دنیا کے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

مجرموں ـــــ مجرم تنظیموں ـــــ سیکرٹ سروسز کے ارکان ـــــ ملٹری سیکرٹ سروسز کے ارکان کا کچا چٹھہ جمع کیا اور پھر معلومات فروخت کرنے کا دھندہ اختیار کر لیا۔

عمران نے آکسفورڈ میں پڑھتے ہوئے ایک بار سائمن پر ایک چھوٹا سا احسان کر دیا تھا۔ تب سے اس کے تعلقات عمران سے بہت اچھے ہو گئے تھے اور وہ عمران کی دل سے قدر کرتا تھا۔

"ابھی تک بول رہے ہو بوڑھے سائمن! ـــــ یار کمال ہے۔ تمہاری زبان میرے خیال میں سٹین لیس سٹیل کی بنی ہوئی ہے کہ اتنے عرصے تک بولنے کے باوجود اس میں زنگ نہیں لگا" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم ـــــ تم ابھی تک زندہ ہو ـــــ کسی مجرم نے تمہاری گردن نہیں دبائی ـــــ میں نے تو سنا تھا کہ ماسٹرز کلرز تمہارے پیچھے لگ گئے تھے" ـــــ دوسری طرف سے بوڑھے سائمن نے قلقاری مارتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ ماسٹرز نہیں تھے ـــــ ابھی طالب علم ہی تھے ـــــ اس لئے بیچارے اللہ میاں کے پاس پڑھنے چلے گئے ـــــ البتہ ان میں سے ایک قدرے سمجھدار تھا جوانا ـــــ وہ اب میری کھال اتار رہا ہے۔ کم بخت شراب کا مٹکا ہے مٹکا ـــــ پیتے پیتے تھکتا ہی نہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ارے کمال ہے ـــــ مجھے تو اطلاع ہی نہیں ہے کہ تم نے ماسٹر کلرز کو اڑا دیا ـــــ اور جوانا اب تمہارے پاس ہے" ـــــ سائمن نے

حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اب تو پتہ چل گیا ـــــ نوٹ کر لو ـــــ اچھے پیسے کماؤ گے اس اطلاع سے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ! ـــــ میرا تو دھندہ ہی یہی ہے ـــــ مگر تم نے اتنے عرصے بعد کیسے یاد کیا" ـــــ؟ سائمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس یہی پوچھنا تھا کہ تم زندہ ہو ـــــ یا مر گئے ـــــ یہ اچھا ہوا کہ تم زندہ ہو ـــــ ورنہ بڑی لمبی کال ملانی پڑتی تم سے ملاقات کے لئے۔" عمران نے جواب دیا۔

"تم شیطان! ـــــ کھل کر بات کرو ـــــ میں مر کر بھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ تم نے صرف اسی مقصد کے لئے اتنی دور کال کی ہے" ـــــ سائمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ناراض کیوں ہوتے ہو ـــــ ایک اطلاع میں نے تمہیں دی ہے ـــــ اس کے بدلے ایک اطلاع تم مفت دے دو۔ حساب برابر ہو جائے گا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم پوچھو تو سہی ـــــ کراس ورلڈ آرگنائزیشن تو میں نے بنائی ہی تمہارے لئے ہے" ـــــ سائمن نے کہا

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہ رابن ہڈ کیا بلا ہے" ـــــ؟ عمران نے یوں پوچھا جیسے سائمن کا امتحان لے رہا ہو۔

"کیا کہا رابن ہڈ ـــــ کیا واقعی تم رابن ہڈ کے متعلق پوچھ رہے ہو؟" سائمن نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ مگر وہ رابن ہڈ نہیں جو برطانوی سیاح تھا ـــــ بلکہ مجرم

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رابن ہڈ کے متعلق پوچھ رہا ہوں ـــــ کہیں تم اصلی رابن ہڈ کی کہانی سنانی شروع کر دو" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مگر تم رابن ہڈ کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو ـــــ کیا تمہارا اس سے ٹکراؤ تو نہیں ہو گیا" ـــــ ؟ سائمن نے پوچھا۔ اس کے بوڑھے لہجے میں خوف کی لرزش نمایاں تھی۔

"ابھی ہوا تو نہیں ـــــ مگر خیال ہے کہ شاید ہو جائے" ـــــ عمران نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اگر رابن ہڈ تمہارے ملک میں پہنچ گیا ہے تو پھر میری طرف سے اپنے ملک کے لوگوں کے لئے تعزیت قبول کر لو ـــــ عزرائیل کا دوسرا نام رابن ہڈ ہے ـــــ دہشت اور موت اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں ـــــ وہ دنیا کا خوفناک ترین مجرم ہے ـــــ پاگل مجرم جو بے دریغ قتل و غارت کرتا چلا جاتا ہے ـــــ بے مقصد قتل و غارت۔ وہ جس ملک میں بھی جاتا ہے وہاں زندگی غائب ہونا شروع ہو جاتی ہے" سائمن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یار سائمن! ـــــ تم واقعی بوڑھے ہو گئے ہو جو اس طرح وہیں بیٹھے بیٹھے خوف سے لرز رہے ہو ـــــ اس کا کچھ حدود اربعہ بتاؤ ـــــ کال لمبی ہوتی جا رہی ہے اور میں آجکل مفلسی اور قلاشی کے دور سے گزر رہا ہوں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"میری فائلوں میں رابن ہڈ کے متعلق صرف چند اشارات موجود ہیں ـــــ وہ زبردست ہپناٹسٹ ہے۔ جسے چاہتا ہے ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا لیتا ہے ـــــ بے پناہ طاقتور ہے۔ بہت بڑا سائنسدان

ہے ـــــ عجیب و غریب قسم کی تخریبی ایجادات کرتا رہتا ہے ـــــ حد سے زیادہ ذہین ہے ـــــ پوری دنیا میں سب سے زیادہ ظالم اور بے رحم ہے اور بس" ـــــ سائمن نے جواب دیا۔

"اس کی کارکردگی کا دائرہ کار کیا ہے ـــــ یعنی یہ کسی بھی ملک میں جا کر کیا چاہتا ہے ـــــ اس کا عام طور پر مشن کیا ہوتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"اس کا آج تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا کہ دراصل وہ کیا چاہتا ہے یہ جس ملک میں جاتا ہے بے پناہ قتل و غارت پھیلا دیتا ہے لوگوں کو حکومت کے خلاف بغاوت پر مجبور کر دیتا ہے ـــــ جب لوگ اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو پھر اچانک غائب ہو جاتا ہے اور پھر کئی سالوں تک اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ملتی ـــــ آج تک یہ کبھی بھی اپنے کسی مشن میں ناکام نہیں ہوا ـــــ ہمیشہ اس ملک کو تباہ و برباد کر کے غائب ہو جاتا ہے جہاں بھی یہ جاتا ہے" ـــــ سائمن نے جواب دیا۔

"اس کی پوری تنظیم ہے ـــــ یا اکیلا کام کرتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا

"اس کے ساتھ بیشمار لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سے جو بھی گرفتار ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی طرح مر جاتا ہے یا مار دیا جاتا ہے۔ اس لئے تفصیل سے آج تک اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا" ـــــ سائمن نے جواب دیا۔

"اچھا سائمن شکریہ! ـــــ اور سنو! ـــــ رابن ہڈ کی فائل اٹھا کر اس الماری میں ڈال دو جہاں مردہ مجرموں کی فائلیں رکھی ہوئی ہیں" ـــــ عمران

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہو ۔۔۔ ایسا مجرم تو پوری انسانیت کا مجرم ہے جو بے گناہ لوگوں کو مارتا ہے ۔۔۔ مگر عمران بیٹے! ۔۔۔ خدا کے لیے ہاتھ پیر بچا کر کام کرنا ۔۔۔ یہ بہت ظالم آدمی ہے" ۔۔۔ سائمن نے بڑے خلوص سے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ۔۔۔ میں اپنے ہاتھ پیر کام کے وقت بینک کے لاکر میں محفوظ کر دیا کرتا ہوں اس لیے وہ بچے ہی رہتے ہیں ۔۔۔ خدا حافظ" ۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سائمن کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے ۔۔۔ اس کے خلاف کوئی پلاننگ کرنی پڑے گی ۔۔۔ ایسی پلاننگ کہ یہ جلد از جلد قابو آ جائے اور مزید قتل و غارت نہ کر سکے" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر گہری سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

www.allpdfstuff.blogspot.com
Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com
www.allpdfstuff.blogspot.com

خصوصی میٹنگ ہال کے دروازے بند تھے اور ہر دروازے کے سامنے دو مسلح فوجی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان کی نظریں ہال کی ایک ایک اینٹ کا بغور جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ہال میں موجود افراد کے چہروں کا بھی جائزہ لے رہی تھیں۔

ہال میں اس وقت ہر محکمے کا سیکرٹری، اسسٹنٹ سیکرٹری اور وزیر موجود تھا۔ یہ اعلیٰ سطح کی ہنگامی میٹنگ تھی جو صدر مملکت کے حکم پر بلائی گئی تھی۔ ایک طرف اونچے چبوترے پر بڑی کرسی پر عمران ایکسٹو کے روپ میں نقاب پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ سفید شرٹ کے اوپر سیاہ رنگ کی ہی بو بندھی ہوئی تھی ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے دستانے تھے۔ چہرے اور سر پر سیاہ کپڑے کا نقاب چڑھایا ہوا تھا۔ آنکھوں کی جگہ خالی تھی مگر ایکسٹو نے اندر

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تاریک شیشوں کی عینک چڑھائی ہوئی تھی۔
ایکسٹو کے پیچھے نعمانی اور چوہان ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے
چہروں پر سیاہ نقاب چڑھائے باڈی گارڈز کے فرائض بڑے چوکنے
انداز میں سرانجام دے رہے تھے۔

ہال میں موجود سب افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے ان کے چہروں
پر گہری پریشانی اور تفکرات کے آثار نمایاں تھے۔ صدر مملکت کی کرسی خالی
پڑی تھی اور ان کا ہی انتظار کیا جا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہال کے شمالی کونے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور
سب لوگوں کے اعصاب تن گئے۔ صدر مملکت بڑے باوقار انداز میں
اندر داخل ہوئے اور سوائے ایکسٹو کے باقی سب افراد تعظیماً کھڑے
ہو گئے۔ ایکسٹو کا عہدہ ایسا تھا کہ اس پر صدر مملکت کی تعظیم کے لئے
اٹھنا لازمی نہ تھا۔ جب کہ ایسی صورت میں کہ صدر مملکت پہلے سے بیٹھے
ہوں اور ایکسٹو اندر داخل ہو تو صدر مملکت کے لئے قانوناً یہ لازمی تھا کہ
وہ ایکسٹو کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

"تشریف رکھئے" — صدر مملکت نے ہاتھ کے اشارے سے
سب کو بیٹھنے کے لئے کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے
ہی سب افراد واپس کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"رپورٹ پیش کی جائے" — صدر مملکت نے گمبھیر لہجے میں
قریب بیٹھے ہوئے سرسلطان سے مخاطب ہو کر کہا اور سرسلطان اٹھ کر
کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ہاتھ میں ایک کاغذ پکڑا ہوا تھا۔ اور پھر
انہوں نے تفصیل سے عمارتوں کے تباہ ہونے اور لوگوں کے مرنے

Scan & PDF by WAQAR

ذکر کیا اور پورے اعداد و شمار بتائے کہ کتنی عمارتیں تباہ ہوئیں — مالی
نقصان کتنا ہوا — کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کتنے زخمی ہوئے۔ اس
کے بعد انہوں نے پولیس۔ انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کی کوششوں
کا ذکر کیا اور آخر میں رابن ہڈ کی طرف سے پھینکے ہوئے پوسٹر کا ذکر
کرنے کے بعد انہوں نے پوسٹر کی پوری عبارت پڑھی اور پھر واپس
اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"ایسی صورت حال میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے" — صدر
مملکت نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک مجرم معلوم ہوتا ہے — ایسا مجرم جو سائنسی
حربوں سے لیس ہے — اس کے مقابلے کے لئے سائنسدانوں کو ہی لانا
چاہئے" — ایک سیکرٹری نے اٹھ کر بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر ہال میں گرما گرم بحث شروع ہو گئی۔ ہر شخص اپنا ہی راگ
الاپ رہا تھا۔ صدر مملکت — سرسلطان — سر رحمان — اور ایکسٹو
خاموش بیٹھے سب کی باتیں سن رہے تھے۔ جو بھی تجویز پیش کی جاتی اس
کا کوئی نہ کوئی رد بھی سوچ لیا جاتا۔ اس لئے کوئی بھی کسی نتیجے پر نہ پہنچ
رہا تھا۔ آخر بول بول کر سب خاموش ہو گئے۔

"مسٹر ایکسٹو! — آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے" — صدر
مملکت نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے سب کی تجاویز سن لی ہیں — یہ سب لوگ اس طرح
گھبرائے ہوئے ہیں جیسے کوئی ناممکن مسئلہ ان کے سامنے رکھ دیا گیا ہو۔
یا پوری دنیا کی افواج نے مل کر ہم پر حملہ کر دیا ہو — رابن ہڈ ایک

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

مجرم ہے اور ایسے ہزاروں مجرموں اور تنظیموں کی گردنیں سیکرٹ سروس نے مروڑ دی ہیں ۔۔۔ تو اس میں آخر کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں ۔۔۔ یہ بات درست ہے کہ یہ مجرم عوام کو دہشت زدہ کرنے کے لئے بے دریغ قتل و غارت کر رہا ہے ۔۔۔ لیکن ایسے مجرم کی زندگی طویل نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔ دبدبہ تھا۔

"لیکن جب تک یہ مجرم پکڑا نہ جائے ۔۔۔ اس وقت تک چاہے پورا دارالحکومت ہی راکھ کا ڈھیر بن جائے" ۔۔۔ سر رحمان نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔ دراصل وہ ایکسٹو سے ہمیشہ چڑتے تھے۔ ان کے خیال کے مطابق ایکسٹو کی وجہ سے ان کے محکمے کی کارکردگی دبی رہتی تھی۔ اور پھر ان کے خیال کے مطابق ایکسٹو نے ہی عمران کو سر چڑھا رکھا تھا۔ اب انہیں کیا معلوم تھا کہ جس کی تعظیم صدر مملکت پر بھی لازمی تھی وہ ان کا ذہنی ناخلف بیٹا عمران ہی ہے۔

"مجھے اپنے ملک کے ایک ایک فرد سے اپنی ذات سے زیادہ محبت ہے ۔۔۔ اس لئے میں یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہوں کہ مجرم کسی کی طرف بھی انگلی کا اشارہ بھی کرے ۔۔۔ لیکن میرے پاس علم غیب نہیں ہے کہ میں ایک لمحے میں مجرم کو گرفتار کر لوں۔ اس کے باوجود میں پوری ذمہ داری سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ رابن ہڈ دو روز کے اندر اندر زندہ یا مردہ گرفتار کر لیا جائے گا ۔۔۔ اس نے خود دو روز کا وقفہ دیا ہے ظاہر ہے ان دو روز میں وہ کوئی قتل و غارت نہیں کرے گا" ۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

"دو روز میں ۔۔۔ کمال ہے" ۔۔۔ پورے ہال میں موجود ہر شخص نے ایکسٹو کے اس دعوے پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ان سب کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان میں کسی کو بھی ایکسٹو کے اس دعویٰ پر یقین نہ آیا ہو۔ بھلا اتنا خوفناک مجرم دو دن میں کیسے پکڑا جا سکتا ہے۔

"مسٹر ایکسٹو! ۔۔۔ کیا آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں ۔۔۔ پوری ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں" ۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"جناب صدر! ۔۔۔ ایکسٹو وہ بات ہی منہ سے نہیں نکالتا جو وہ کر نہ سکتا ہو ۔۔۔ اور نہ ہی ایکسٹو کو کسی دعویٰ کی ضرورت ہے لیکن لوگوں کے اعصاب پر مجرم کی دہشت سوار ہے اس لئے مجھے یہ بات کرنی پڑی" ۔۔۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے ایکسٹو کی بات پر مکمل یقین ہے ۔۔۔ اس لئے میٹنگ برخواست کی جاتی ہے ۔۔۔ میں ابھی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خطاب کر کے لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیتا ہوں کہ وہ مطمئن رہیں ۔۔۔ مجرم کو دو روز کے اندر اندر گرفتار کر لیا جائے گا" ۔۔۔ صدر مملکت نے کہا اور پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی سوائے ایکسٹو کے باقی سب افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایکسٹو خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھا رہا۔

صدر مملکت کے جانے کے بعد ہال کا ایک دروازہ کھول دیا گیا اور باری باری سب لوگ اس دروازے سے باہر نکلتے چلے گئے وہ سب ایکسٹو کے اس دعویٰ پر حیرت سے بڑبڑا رہے تھے۔

جب پورا ہال خالی ہو گیا تو ایکسٹو بھی کرسی سے اٹھا اور اپنی پشت

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

پر موجود دروازے کی طرف بڑھا۔ نعمانی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور خود مشین گن سنبھالے آگے بڑھ گیا جب کہ چوہان ایکسٹو کی پشت پر تھا۔ ایک بند راہداری کراس کرنے کے بعد وہ دروازے کے باہر موجود سیاہ رنگ کی بڑی کار میں سوار ہو گئے۔ نعمانی نے سٹیرنگ سنبھال لیا جب کہ چوہان اس کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا۔

انہوں نے کار کے شیشے چڑھا کر ایئر کنڈیشنر چلا دیا۔ اب باہر سے انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا جب کہ وہ اندر سے باہر بخوبی دیکھ سکتے تھے کار کی ونڈ سکرین بھی اسی طرز کی بنی ہوئی تھی۔ اس لئے انہیں نقاب اتارنے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی اور کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ کار تیزی سے مختلف سڑکوں پہ دوڑتی ہوئی تھوڑی ہی دیر بعد دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ نعمانی نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور نعمانی کار اندر لیتا چلا گیا۔

اس نے کار ایک مخصوص پورچ میں روکی اور پھر نعمانی اور چوہان دونوں اتر کر میٹنگ ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران نیچے اترا اور باوقار انداز میں قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک زیرو اس کے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ اور عمران نے اندر داخل ہوتے ہی چہرے پر سے نقاب اتارا۔ دستانے اور عینک اتاری۔ اور پھر ملحقہ غسل خانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد جب عمران واپس آیا تو اس نے اپنا لباس پہن

رکھا تھا۔

"توبہ! ــــ بڑی خوفناک یونیفارم بنا رکھی ہے تم نے ــــ یوں لگتا تھا جیسے رابن ہڈ ہی میں ہوں" ــــ عمران نے اطمینان کا طویل سانس لے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر ایکسٹو کو پُراسرار رکھنا آسان تو نہیں ہے" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پُراسرار بن گیا ہے ــــ بہرحال اب تمہاری جگہ بیٹھ کر میں چیلنج کر آیا ہوں کہ دو روز میں رابن ہڈ کا ہڈ اٹھا کر اس کی کھوپڑی پر چپتیں ماروں گا ــــ اور اب تم بھگتو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو روز میں! ــــ اوہ عمران صاحب! ــــ آپ نے اتنا بڑا چیلنج کیوں کر دیا ــــ میرے خیال میں تو یہ مسئلہ ناممکن ہے" ــــ بلیک زیرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا بلیک زیرو! ــــ ملک کا اور خاص طور پر دارالحکومت کے عوام کا جو حال ہے وہ تم اچھی طرح جانتے ہو ــــ ادھر حکومت کا ہر آدمی بری طرح دہشت زدہ نظر آتا تھا حتیٰ کہ صدر مملکت کے اعصاب بھی تنے ہوئے تھے ــــ اس لئے فوری طور پر ان سب کو مطمئن کرنے کی ضرورت تھی ــــ اب صدر مملکت ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اعلان کر دیں گے اور اس طرح لوگ مطمئن ہو جائیں گے" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر دو روز میں مجرم نہ پکڑا گیا تو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

" تو کیا ایکسٹو استعفیٰ دے دیگا ـــــ جس کو مرضی آئے بنالیں ایکسٹو" ـ عمران نے بڑی بے نیازی سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو دانت بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ ظاہر ہے اب وہ کیا کہہ سکتا تھا ۔

" اب آپ کا آخر پروگرام کیا ہے" ـــــ ؟ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا ۔

" پروگرام کیا ـــــ میں ابھی مراقبہ شروع کر دیتا ہوں ـــــ کوئی نہ کوئی بزرگ آکر مجرم کا پتہ اور ٹھکانہ بتا دیں گے ـــــ اور پھر ہم مجرم کو گردن سے پکڑ کر صدر مملکت کے سامنے پیش کر دیں گے" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" آپ کے دو روز کے چیلنج سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے ذہن میں کوئی پروگرام بنا لیا ہے ـــــ اب آپ نہ بتانا چاہیں تو اور بات ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ایسے انداز میں کہا جیسے بچہ روٹھ کر کہتا ہے اور اس کے اس انداز پر عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

" سنو بلیک زیرو ! ـــــ میں نے یہ چیلنج اس لئے کیا ہے کہ میں مجرم کی نفسیات کو سمجھ گیا ہوں ـــــ وہ اپنے سے زیادہ طاقتور اور ذہین کسی کو نہیں سمجھتا ـــــ اب جب صدر مملکت یہ چیلنج کریں گے اور ظاہر ہے میٹنگ کی رپورٹ بھی اس تک پہنچ جائے گی ـــــ کیونکہ ایسے مجرم ایسی میٹنگوں سے بے خبر نہیں رہتے ـــــ تو وہ اپنی نفسیات کے مطابق غصہ کھا جائے گا ـــــ اور غصہ کھانے کے بعد انسان کی عقل کا فیوز فوراً ہی اڑ جاتا ہے اور پھر وہ اپنا مشن بھول کر سب سے پہلے سیکرٹ سروس پر چڑھ دوڑے گا ـــــ اس طرح وہ سامنے آجائے گا اور

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

جیسے ہی وہ سامنے آیا ـــــ ہم اس کے پیچھے لگ جائیں گے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو عمران کی خداداد اور حیرت انگیز صلاحیتوں پر آنکھیں پھاڑے رہ گیا ۔ یہ نفسیاتی پوائنٹ تو اس کے ذہن میں نہ آیا تھا ۔

" آپ کی بات درست ہے ـــــ لیکن جس طرح مجرم اندھیرے میں ہے اس طرح سیکرٹ سروس بھی تو سامنے نہیں ہے ـــــ اگر وہ دو روز میں ہمیں تلاش نہ کر سکا تو پھر چیلنج کا کیا ہوگا" ـــــ بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا ۔

" سیکرٹ سروس کیوں اندھیرے میں ہے ـــــ سب کو معلوم ہے کہ علی عمران بیچارہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے اور ایک فلیٹ میں رہتا ہے ـــــ بس علی عمران کو پکڑ لیا جائے گا اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے سیکرٹ سروس کے ممبران کا پتہ لگا لیا جائے گا ـــــ زیادہ خوفناک تشدد ہوا تو بے چارہ عمران دانش منزل کا پتہ بتانے پر بھی مجبور ہو جائے گا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہونہہ تو یہ ارادے ہیں ـــــ یہ ہوا ناں پلان" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی حد تک اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی ہمیں پتہ لگ چکا ہے ـــــ گو بظاہر تو پکنک پوائنٹ کے ارد گرد موجود اس کا ٹھکانہ تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں ـــــ لیکن ایک معمولی سا کلیو بھی اس کے ہیڈ کوارٹر کو سامنے لا سکتا ہے" ـــــ عمران نے ایک اور پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے کہا ۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اب اپنے فلیٹ میں رہیں گے ۔

میرا خیال ہے کہ میں چند ممبروں کو آپ کی نگرانی پر لگا دوں تاکہ جیسے ہی آپ پر حملہ ہو ۔۔۔ یا آپ کو اغوا کیا جائے ۔۔۔ وہ آپ کا تعاقب کر سکیں " ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" اطلاع کی بات چھوڑو ۔۔۔ وہ میں خود دے دوں گا ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا کوئی اور ممبر مثلاً تنویر ان کے ہتھے چڑھ جائے اور پھر مجرم کا چیلنج پورا ہو جائے ۔۔۔ اور ایکسٹو جو پہلے ہی منہ چھپائے پھر رہا ہے کو کسی گٹر میں ڈوب مرنا پڑے " ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" او کے ! ۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی ۔۔۔ بہرحال میں تمام ممبروں کو ہر وقت تیار اور ہوشیار رہنے کا حکم دے دیتا ہوں " ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" ہاں ! ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے ۔۔۔ اچھا اب اجازت ! ۔۔۔ اب تو میں مجرم کو گرفتار کر کے ہی یہاں لاؤں گا ۔۔۔ یا پھر مجرم مجھے گرفتار کر کے لے آئے گا ۔۔۔ کچھ نہ کچھ بہرحال ہو گا ضرور " ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ بلیک زیرو اس عظیم انسان کو جاتا دیکھتا رہا ۔ جس کی صلاحیتیں واقعی لامحدود تھیں ۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

www.allpdfstuff.blogspot.com

رابن ہڈ ایک بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ میز پر شراب کی بوتلیں ایک قطار کی صورت میں سجی ہوئی تھیں اور رابن ہڈ باری باری ایک بوتل اٹھاتا اور اسے منہ سے لگا کر اس وقت ہٹاتا جب اس میں موجود آخری قطرہ تک اس کے حلق کے اندر اتر جاتا ۔

بوتل خالی ہوتے ہی وہ اسے لاپرواہی سے فرش پر پھینک دیتا اور پھر دوسری بوتل اٹھا لیتا ۔ وہ مسلسل اور لگاتار شراب پینے کا عادی تھا اور اس معاملے میں بھی اس کا چیلنج تھا کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا ۔

ابھی میز پر پانچ کے قریب بوتلیں بھری ہوئی موجود تھیں کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا قوی ہیکل نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا اور قد و قامت اور چہرے پر موجود سرد مہری سے وہ بھی رابن ہڈ کا بھائی ہی لگ رہا تھا ۔ یہ رابن ہڈ کا چیف اسسٹنٹ

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

یعنی منہ بولا تھا۔ اس کا اصل نام تو میکسن تھا لیکن اُسے منگولی نام پسند تھا۔ اس نے اپنی مونچھیں بھی منگولی طرز کی بنائی ہوئی تھیں اور اس نے اپنا نام بھی منگولی انداز کا رکھا ہوا تھا یعنی قباچا خان۔ اُسے منگول ہیرو بلاکو خان اور چنگیز خان بے حد پسند تھے اور اس کا بھی جی چاہتا تھا کہ وہ بھی بلاکو اور چنگیز خان کی طرح پوری دنیا میں ظالم اور بے رحم مشہور ہو جائے۔ ظلم اور بربریت میں وہ رابن ہڈ سے بھی دو ہاتھ آگے تھا۔ رابن ہڈ بھی پوری تنظیم میں اسی سے دبتا تھا اور ویسے بھی رابن ہڈ کا تو صرف نام ہی چلتا تھا۔ تمام تر عملی کام قباچا خان ہی کرتا تھا۔

"میلو کہان! ــــ کیسے آئے" ــــ رابن ہڈ نے خان کے تلفظ کو بگاڑتے ہوئے کہا۔ وہ خان کو ہمیشہ کہان ہی کہتا تھا۔

"ماسٹر! ــــ ایک اہم اطلاع ہے" ــــ قباچا خان نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بڑے لاپرواہانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"اہم اطلاع! ــــ کیسی اہم اطلاع ــــ اس ملک میں بھی کوئی اطلاع اہم ہو سکتی ہے" ــــ رابن ہڈ نے منہ سے بوتل کو ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"ماسٹر! ــــ میں نے حکومت کی اعلیٰ سطح پر ایک آدمی خریدا ہوا ہے تاکہ ہمیں حکومت کے ردعمل کا پتہ چلتا رہے ــــ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ صدر مملکت کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطح کی ہنگامی میٹنگ ہو رہی ہے ــــ جس میں ہمارا مسئلہ اور پوسٹ پر کھلی بحث ہو رہی ہے" ــــ قباچا خان نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اس

Icon & PDF by WAQAR

کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے رابن ہڈ کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"وہ تو ہونی ہی ہے ــــ انہیں تو نیند نہیں آتی ــــ ان کی موت جو آگئی ہے" ــــ رابن ہڈ نے دوسری بوتل منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اس میٹنگ میں یہاں کی سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو بھی شامل ہوا ہے ــــ اس نے کھلے اجلاس میں یہ چیلنج کیا ہے کہ وہ رابن ہڈ کو دو روز میں مُردہ یا زندہ گرفتار کر لے گا" ــــ قباچا خان نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ جیسے کسی بچے کی بات پر اُسے ہنسی آ رہی ہو۔

"اچھا! ــــ بڑا مسخرہ ہے وہ سیکرٹ سروس کا چیف ــــ کیا نام بتایا ہے تم نے اس کا ــــ" رابن ہڈ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"اُسے ایکسٹو کہا جاتا ہے ــــ وہ ہر وقت نقاب میں رہتا ہے۔ اور شاید صدر مملکت کو بھی علم نہیں ہے کہ ایکسٹو کون ہے ــــ اس کے ممبران بھی اُسے نہیں جانتے ــــ وہ پُراسرار بنا ہوا ہے" ــــ قباچا خان نے جواب دیا۔

"ہونہہ پُراسرار ــــ یہ مشرق کے لوگوں کو پُراسرار بننے کا بے حد شوق ہے ــــ پھر اس کی لاش لے آتے ہو ــــ میں بھی اس جی دار کی شکل دیکھوں جس نے رابن ہڈ کی گرفتاری کا دعویٰ کیا ہے" ــــ رابن ہڈ نے خالی بوتل زور سے فرش پر مارتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کا انتظار تھا ــــ اگر آپ حکم دیں تو ایکسٹو کے خلاف

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کام شروع کر دیا جائے "۔۔۔۔ قباچا خان نے پوچھا۔

" قباچا خان! ۔۔۔ تم اب سست اور کاہل ہوتے جا رہے ہو۔ کیا تم پر بھی مشرق کی آب و ہوا کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے ۔۔۔؟ اس چوہے کی گردن مروڑنے کے لئے تمہیں میری اجازت کی ضرورت تھی میرا تو خیال تھا کہ تم اس کی لاش لے کر میرے پاس آؤ گے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ بات کرتے ہوئے بار بار میز پر مکے مار رہا تھا۔

" ماسٹر! ۔۔۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایکسٹو کو اس ملک میں کوئی نہیں جانتا ۔۔۔ اس لئے اُسے تلاش کرنا پڑے گا ۔۔۔ جس وقت بھی وہ ٹریس ہو گیا اس کی لاش آپ کے سامنے پیش کر دی جائے گی" ۔۔۔ قباچا خان نے بھی قدرے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا یہ پرابلم ہے ۔۔۔ مگر یہ پرابلم کیسے حل ہو گا ۔۔۔؟ تم اُسے کیسے تلاش کرو گے ۔۔۔؟ سنو! میں اس معاملے میں زیادہ نہیں پڑنا چاہتا ۔۔۔ ورنہ ہم اپنے اصل مشن سے ہٹ جائیں گے۔ لیکن اس کو لاش کی صورت میں تبدیل ہونا بھی ضروری ہے ۔۔۔ رابن ہڈ کو چیلنج کرنے والا دوسرا سانس لینے کا بھی مجرم ہے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے قباچا خان کا سخت لہجہ محسوس کرتے ہی اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے مشن کا احساس ہے ماسٹر! ۔۔۔ مگر میرے خیال میں مشن سے پہلے ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کا خاتمہ ضروری ہے ۔۔۔ میں نے یہ چیلنج سننے کے بعد ٹرانس ورلڈ آرگنائزیشن سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔۔۔ اور وہاں سے

انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل ہوئی ہیں" ۔۔۔ قباچا خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ۔۔۔ تو یہ اتنے بڑے سیکرٹ ایجنٹ ہیں کہ ٹرانس ورلڈ آرگنائزیشن کے پاس بھی ان کا ریکارڈ ہے ۔۔۔ اس پسماندہ ملک میں ایسے سیکرٹ ایجنٹ ناممکن" ۔۔۔ رابن ہڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" ٹرانس ورلڈ آرگنائزیشن کے پاس یہاں کی سیکرٹ سروس کے بارے میں حیرت انگیز ریکارڈ موجود ہے ۔۔۔ ان کے ریکارڈ کے مطابق یہاں کی سیکرٹ سروس ناقابل تسخیر سمجھی جاتی ہے ۔۔۔ بڑی بڑی مجرم تنظیمیں ۔۔۔ انتہائی ترقی یافتہ ملکوں کی سیکرٹ سروسز ۔۔۔ بڑے بڑے جغادری مجرم اور ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ ۔۔۔ جو بھی یہاں آیا ہے اس کا خاتمہ ہی ہوا ہے ۔۔۔ آج تک یہاں سے کوئی بھی کامیاب واپس نہیں لوٹا ۔۔۔ ان میں بڑے بڑے نام موجود ہیں" ۔۔۔ قباچا خان نے جواب دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ وہ لوگ غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اس قابل کہاں کہ کسی بین الاقوامی مجرم کا مقابلہ بھی کر سکیں۔ اور اگر آئے بھی ہوں گے تو کوئی چھٹ بھیئے اور ٹٹ پونجیے قسم کے مجرم آئے ہوں گے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کہا۔

" باس! ۔۔۔ انہوں نے جو نام بتائے ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دنیا کی سب سے خطرناک ترین سیکرٹ سروس ہے ۔۔۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ٹرانس ورلڈ آرگنائزیشن کے پاس صرف ان کی کامیابیوں کا ہی ریکارڈ ہے ۔۔۔ نہ ہی ایکسٹو کے بارے میں کوئی اشارہ

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہے ۔۔۔ اور نہ ہی سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کے بارے میں وہ کوئی تفصیل جانتے ہیں ۔۔۔ البتہ صرف ایک شخص کا نام انہوں نے بتایا ہے کہ وہ کبھی کبھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور بس" ۔۔۔ قباچا خان نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز باتیں کر رہے ہو ۔۔۔ کہیں آؤٹ تو نہیں ہو گئے ہو" راب ہڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ قباچا خان کبھی غلط بات نہیں کرتا۔ اور نہ ہی دنیا میں ایسی شراب تیار ہوئی ہے جو مجھے آؤٹ کر دے۔ پھر آپ ایسی بات کیوں کر رہے ہیں" ۔۔۔ قباچا خان نے بھی برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں ۔۔۔ مگر تم جو کہانی مجھے سنا رہے ہو ۔۔۔ اس پر کم ازکم میں تو یقین نہیں کر سکتا ۔۔۔ اور اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر بہت سے ۔۔۔ پہلے ان کا خاتمہ ضروری ہے ۔۔۔ ورنہ ہمارے لئے کسی بھی وقت پرابلم بن سکتے ہیں" ۔۔۔ راب ہڈ نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"اب ایک ہی مہرہ ہے ہمارے پاس ۔۔۔ اور وہ ہے علی عمران۔ اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے ۔۔۔ اس کے متعلق رپورٹ ہے کہ وہ بظاہر انتہائی احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے ۔۔۔ مگر درحقیقت وہ انتہائی ذہین ہے ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ اسے لازماً ایکسٹو کے بارے میں ضرور علم ہوگا یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو جانتا ہو۔ اس طرح ہم آسانی سے سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکتے ہیں ۔۔۔ قباچا

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

خان نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے ۔۔۔ جاؤ اور اس سے پوچھ گچھ کر لو۔ مگر سنو قباچا خان! میں اس سلسلے میں زیادہ دیر نہیں چاہتا ۔۔۔ تم ابھی دو دن میں اس کام کو ختم کر لو" ۔۔۔ راب ہڈ نے جواب دیا۔

"ایسا ہی ہوگا ۔۔۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔ مجھے صرف چند منٹ چاہئیں پھر یہ علی عمران طوطے کی طرح بولنا شروع کر دے گا۔ اور جیسے ہی اس نے پتہ بتایا۔ دوسرے لمحے سیکرٹ سروس صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائے گی" ۔۔۔ قباچا خان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ تنظیم کے اصولوں کا خیال رکھنا ۔۔۔ اس شخص کو ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چلے۔ تمام کارروائی انتہائی تیزی سے اور باہر ہی باہر مکمل ہونی چاہیے" ۔۔۔ راب ہڈ نے آخری بوتل کو گردن سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا ماسٹر! ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں" ۔۔۔ قباچا خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جبکہ راب ہڈ نے آخری بوتل کا کاک کھول کر اسے منہ سے لگا لیا۔

www.allpdfstuff.blogspot.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران کے فلیٹ میں اس وقت جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔ عمران نے ٹیلیفون کر کے ان دونوں کو رانا ہاؤس اور زیرو ہاؤس سے بلوا لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو بھی کال کر کے اپنے فلیٹ کی نگرانی کا حکم دے دیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ مجرم لازماً اس کے فلیٹ پر حملہ کریں گے۔ کیونکہ اس نے میٹنگ میں ایک آدمی کا مشکوک رویہ چیک کر لیا تھا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر اس پر ہاتھ نہ ڈالا تھا تاکہ وہ ایکسٹو کے بارے میں مجرموں کو اطلاع کر دے اور پھر ظاہر ہے مجرموں نے کسی نہ کسی طرح ایکسٹو اور سیکرٹ ممبروں کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہیں اور سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کے بارے میں تو انہیں کچھ پتہ نہیں چلنا۔ البتہ انہیں عمران کے بارے میں اطلاع مل جانی ہے اور اس کا منطقی نتیجہ یہی ہونا ہے کہ انہوں نے عمران پر چڑھ دوڑنا ہے تاکہ اس سے ایکسٹو کے بارے میں معلوم کیا جا سکے۔ میٹنگ میں مشکوک آدمی

کی اس نے نگرانی تک کرانے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس قسم کے مجرم بھاری رقم دے کر لوگوں کو خرید لیتے ہیں اور وہ خود ایسے آدمیوں کے سامنے کبھی نہیں آتے اور نہ ہی انہیں کسی تفصیل کا علم ہونے دیتے ہیں۔

"باس! ——— اس جوانا کو تو آپ نے خواہ مخواہ اپنے ساتھ لگا لیا ہے۔ نہ کام کا اور نہ کاج کا ——— بس سارا دن پڑا رہتا ہے مگرمچھ کی طرح"۔ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو جوزف! ——— میرے متعلق بات ہوش میں رہ کر کیا کرو ——— ورنہ جبڑے توڑ دوں گا ——— میرا نام جوانا ہے جوانا ——— میرے نام سے آج بھی پورا یورپ کانپتا ہے" ——— جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ——— یورپ کانپتا ہے ——— جیسے تم آدمی نہ ہوئے لرزے کا بخار ہو گئے ——— بس باتیں کرنا آتی ہیں" ——— جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ——— خبردار اگر اب ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو تمام دانت توڑ دوں گا ——— تم کیا سمجھتے ہو جوانا کو" ——— جوانا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے سے سُرخ ہو گیا تھا۔

"اور تم نے جوزف کو بکری سمجھ رکھا ہے ——— تم جیسوں کو تو میں ٹانگ کے نیچے سے گزار دیا کرتا ہوں" ——— جوزف بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو بھائی بیٹھو ——— دونوں بیٹھ جاؤ ——— اور میری بات غور سے سنو" ——— عمران نے جو درمیان میں دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

بیٹھا تھا آخر بول ہی پڑا۔

"اسے سمجھا لو باس! ۔۔۔ میں نے تم سے شکست ضرور کھائی ہے مگر اس چوہے کو میں یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ یہ جوانا پر طنز کرتا پھرے" ۔۔۔ جوانا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اور اسے بھی سمجھا لو باس! ۔۔۔ یہ جوزف دی گریٹ کے منہ نہ لگے ۔۔۔ جوزف کے نام سے پورا افریقہ کانپتا ہے ۔۔۔ یہ کس باغ کی مولی ہے" ۔۔۔ جوزف نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں میرے باغ کی مولیاں ہو ۔۔۔ لیکن ہو سخت کڑوی ۔۔۔ بہرحال میری قسمت میں تمہیں بھگتنا لکھا تھا بھگتوں گا" ۔۔۔ عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں میں سے کوئی جواب دیتا، اچانک میز پر پڑے ہوئے آلے میں سے آواز نکلی۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ چار قوی ہیکل غیر ملکی بڑے جارحانہ موڈ میں آپ کی دھجیاں بکھیرنے والے ہیں ۔۔۔ وہ ایک کار میں یہاں تک آئے ہیں" ۔۔۔ بولنے والا ٹائیگر تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔۔۔ جب یہ باہر نکلیں تو ان کا تعاقب کرنا ۔۔۔ انتہائی ہوشیاری سے تعاقب ہونا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر آلے کو اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

"سنو! ۔۔۔ چار مجرم آ رہے ہیں ۔۔۔ میں عقبی دروازے سے جا رہا ہوں ۔۔۔ تم ان کی اتنی مرمت کر دینا کہ یہ اپنے پیروں پر واپس

Scan & PDF by WAQAR

چلے جائیں" ۔۔۔ عمران نے [illegible] لہجے میں جوانا اور جوزف سے کہا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا پچھلے کمرے کی طرف جانے والے دروازے میں غائب ہو گیا۔

مجرموں اور مرمت کے الفاظ سن کر جوزف اور جوانا اپنی لڑائی بھول گئے اور ان دونوں کے اعصاب چوکنے ہو گئے۔ اور چہروں اور آنکھوں میں سرخی آ گئی۔

"جوزف! ۔۔۔ تم خاموش رہنا ۔۔۔ کافی عرصے سے میرے بازوؤں میں کھجلی ہو رہی تھی۔ آج ذرا ہاتھ پیر ہلانے کا موقع ملے گا ۔۔۔ تم مداخلت نہ کرنا" ۔۔۔ جوانا نے بڑے منت بھرے لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا

"اچھا ٹھیک ہے ۔۔۔ جب تم تھک جاؤ تو مجھے اشارہ کر دینا میں انہیں سنبھال لوں گا" ۔۔۔ جوزف نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اسے علم ہو کہ آخر کار اسے ہی مجرموں کی سرکوبی کرنی پڑے گی۔

اسی لمحے دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ انداز بے حد جارحانہ تھا۔ اور جوانا اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے ایک طرف ہٹتا چلا گیا۔

دروازہ کھلتے ہی چار قوی ہیکل غیر ملکی ہاتھوں میں ریوالور پکڑے اچھل کر اندر آ گئے۔ انہوں نے بڑی پھرتی سے جوزف اور جوانا کو ریوالوروں کی زد میں لے لیا۔

"علی عمران کہاں ہے ۔۔۔؟" ان میں سے ایک نے انتہائی تلخ لہجے میں جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"علی عمران! ۔۔۔ وہ کون ہے" ؟ جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور پوچھنے والے نے جوانا کے سینے پر گولی مار دی۔ لیکن جوانا ٹریگر پر انگلی کی حرکت دیکھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرا اور گولی اس کے اوپر سے گزر کر پچھلی دیوار میں گھستی چلی گئی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ قوی ہیکل آدمی دوسرا فائر کرتا، جوانا نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلا اور پھر وہ کسی لاٹھی کی طرح چوڑائی کے بل ان چاروں سے ایک زوردار دھماکے سے جا ٹکرایا اور وہ چاروں اچھل کر دیوار سے جا ٹکرائے۔

جوانا ان سے ٹکرا کر نیچے گرا، مگر اسی لمحے اس پر دوسرا فائر ہوا اور جوانا مچھلی کی طرح تڑپ کر قلابازی کھا گیا۔ دوسرا فائر بھی خالی چلا گیا اور پھر ایک آدمی کی خوفناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

جوانا نے قلابازی کھاتے ہی انتہائی طاقت سے دونوں پیر جوڑ کر اپنے نزدیک ترین آدمی کے پیٹ میں مار دیئے تھے اور چیخ اُسی کے حلق سے نکلی تھی۔ وہ دوہرا ہو کر نیچے فرش پر گرتا چلا گیا۔

جوزف بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی بھی تکلیف گوارہ نہ کی تھی۔

اس آدمی کے نیچے گرتے ہی جوانا کا جسم کمان کی طرح مڑا اور پھر اس کے سر کی خوفناک ٹکر دوسرے کے پیٹ میں پڑی اور ایک بار پھر کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ تیسرے آدمی نے انتہائی تیزی سے جوانا

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

کی گردن کی پشت پر دوہتڑ مارنے کی کوشش کی لیکن جوانا تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ فرش پر ٹکائے اور پھر اس کا جسم تیزی سے بلند ہوا۔ اس نے الٹی قلابازی کھائی تھی اور اس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھیں اور پھر پوری قوت سے تیسرے آدمی کی گردن اور ٹھوڑی کے درمیان پڑیں۔ یہ ضرب اتنی خوفناک اور زوردار تھی کہ تیسرے آدمی کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور وہ ریت کے محل کی طرح ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

اب جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

چوتھا آدمی وہی تھا جس نے جوانا سے سوال کیا تھا اور اس نے پہلا فائر کیا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جوانا کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اُسے جوانا کی حیرت انگیز پھرتی ۔۔۔ داؤ لگانے کے انداز ۔۔۔ اور طاقت پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس نے اتنی تنگ جگہ میں نہ صرف اپنے آپ کو دونوں فائروں سے بچایا تھا ۔۔۔ بلکہ پلک جھپکنے میں اس کے تین زبردست لڑاکوں کو بھی بیکار کر دیا تھا۔ ریوالور تو پہلی ضرب سے ہی اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا تھا اور اسے اتنا موقع ہی نہ ملا تھا کہ وہ ریوالور ہی اٹھا سکتا۔

اب وہ دیوار کے ساتھ پشت لگائے کھڑا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے جوانا دونوں کولہوں پر ہاتھ رکھے ٹانگیں کھولے کسی دیو کی طرح کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"حیرت انگیز! ۔۔۔ تم حیرت انگیز لڑاکے ہو ۔۔۔ میں یقین نہیں کر سکتا" ۔۔۔ اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے تینوں آدمی

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

فرش پر بیکار پڑے ہوئے تھے۔ ایک کی گردن ٹوٹ چکی تھی جب کہ باقی دونوں کے منہ سے خون کے بلبلے نکل رہے تھے۔ جوانا کی طاقتور ضربات نے ان کے جسموں کے اندرونی حصوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا وہ دونوں بھی ہلاک ہو چکے تھے۔

ویل ڈن جوانا ۔۔۔ ویل ڈن! ۔۔۔ تم واقعی اس قابل ہو کہ جوزف دی گریٹ تمہیں شاباش دے سکے" ۔۔۔ جوزف نے یوں تالیاں بجاتے ہوئے کہا جیسے بچے کوئی دلچسپ تماشا دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں۔

"تم نے آتے ہی جوانا پر ہاتھ اٹھا دیا ۔۔۔ اس کا نتیجہ تو یہی نکلنا تھا ۔۔۔ اب پوچھو کیا پوچھتے ہو" ۔۔۔ جوانا نے بڑے مطمئن انداز میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا نام جوانا ہے ۔۔۔ کیا تم علی عمران کے ساتھی ہو" ۔۔۔ غیر ملکی نے سوال کیا۔ اب وہ اپنی حیرت پر قابو پا چکا تھا۔

"میں علی عمران کا غلام ہوں ۔۔۔ اور بولو" ۔۔۔ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران کہاں ہے ۔۔۔ ؟ ہم نے اس سے ملنا تھا" ۔۔۔ غیر ملکی نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر تم جیسے ملاقاتیوں سے ملنے کے لئے وقت نہیں نکال سکتا۔ جو بات ہو ہم سے کرو" ۔۔۔ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو! ۔۔۔ تم لوگوں سے ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ ۔۔۔ ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارا

یہ خوبصورت جسم شدید توڑ پھوڑ کا شکار ہو جائے ۔۔۔ ان تینوں کو مار کر تم خواہ مخواہ اکڑ رہے ہو ۔۔۔ انہیں تو لڑنا آتا ہی نہیں" ۔۔۔ غیر ملکی نے اس بار بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

"سنو احمق آدمی! ۔۔۔ میں صرف اس لئے خاموش کھڑا ہوں کہ اگر تمہیں باس سے کوئی ضروری کام ہے تو بتا دو ۔۔۔ ورنہ یاد رکھو کہ چند لمحوں بعد تم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں مردہ پڑے ہو گے۔ تم جیسی چھپکلیاں جوانا سے لڑنے کا خواب ہی دیکھ سکتی ہیں ۔۔۔ لڑ نہیں سکتیں" ۔۔۔ جوانا نے اس سے بھی زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو حقیر حبشی ۔۔۔ مجھے، یعنی قباچا خان کو ۔۔۔ جس کا نام سنتے ہی لوگوں کا دہشت کے مارے دم نکل جاتا ہے" ۔۔۔ غیر ملکی نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر جوانا کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں بجلی چمکی ہو۔

قباچا خان نے انتہائی تیز رفتاری سے چھلانگ لگائی تھی۔ اور وہ کسی زخمی درندے کی طرح جوانا پر آ پڑا۔ دوسرے لمحے جوانا جیسا قوی ہیکل بھی اڑتا ہوا پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا غیر ملکی نے تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے جوانا کی گردن کے گرد قینچی کی طرح پڑیں اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی نے فرش پر کروٹیں بدلنا شروع کر دیں۔ جوانا کا بھاری جسم بھی اس کے ساتھ ہی فرش پر گھومتا چلا گیا۔

اور پھر غیر ملکی ایک لمحے میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جوانا ابھی تک گھومتا

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

چلا جا رہا تھا اور پھر وہ صوفے سے جا ٹکرایا۔

غیر ملکی نے ایک بار پھر جوانا پر چھلانگ لگانے کے لیے اپنی جگہ سے جمپ لیا مگر دوسرے لمحے صوفے کی کرسی ایک خوفناک دھماکے سے اس کے چہرے سے ٹکرائی اور وہ چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی کرسی کو ایک طرف اچھالا اور پھر یوں اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کا جسم سپرنگوں کا بنا ہوا ہو۔

مگر اب جوانا سنبھل چکا تھا اس لیے اس کے اٹھتے ہی جوانا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ غیر ملکی نے تیزی سے ایک طرف ہٹنے کی کوشش کی مگر جوانا نے فضا میں ہی اپنا رخ بدل لیا۔ اور دوسرے لمحے غیر ملکی کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ کیونکہ جوانا کے سر کی بھرپور ٹکر غیر ملکی کے سینے پر پڑی تھی اور وہ لڑکھڑا کر پشت کے بل عین دروازے میں جا گرا۔ ادھر جوانا بھی اس سے ٹکرا کر منہ کے بل فرش پر گرا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا اٹھتا، غیر ملکی نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی لگائی اور دوسرے لمحے وہ دروازے سے باہر جا گرا۔ اور پھر اٹھ کر یوں چھلانگیں لگا کر سیڑھیاں اترتا چلا گیا جیسے اس کے پیچھے موت بھاگی آ رہی ہو۔

"بس اتنی جلدی دل چھوڑ گیا" ـــــ جوانا نے اٹھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اس غیر ملکی کے پیچھے جانے کی بجائے بڑے مطمئن انداز میں دروازہ بند کر دیا۔

"ابھی اس نے دروازہ بند کیا ہی تھا کہ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جوانا دروازے سمیت اچھل کر پیچھے جا گرا۔ دروازہ اکھڑ کر اس کے ساتھ

ہی اندر جا گرا تھا۔

"اوہ یہ مارا گیا ہے" ـــــ جوزف نے اٹھ کر چیختے ہوئے نیچے پڑے ہوئے جوانا کے اوپر سے دروازے کے کواڑ ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کواڑ لگنے کی وجہ سے اس کی ناک پر زخم آ گیا تھا مگر اس نے زخم کی پرواہ نہ کی اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا باہر کی طرف لپکا۔

"میں اب اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا" ـــــ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر سیڑھیوں سے اتر کر وہ رک گیا کیونکہ سڑک سنسان پڑی تھی۔ اور وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

اور پھر جب جوانا ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا اوپر آیا تو جوزف ان تینوں لاشوں پر جھکا ہوا تھا۔ وہ ان کی جیبوں کی تلاشی لے رہا تھا۔

مگر ان تینوں کی جیبوں میں کام کی کوئی چیز موجود نہ تھی اور پھر جوزف ایک طویل سانس لیتا ہوا سیدھا ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں اٹھا کر عقبی باغ میں پھینک دیا جائے اپنے آپ پولیس اٹھا کر لے جائے گی" ـــــ جوزف نے سیٹ ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ ایسا ہی کرو" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

اور پھر ان دونوں نے جھک کر ان میں سے دو کو اٹھا لیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر عقبی باغ میں کھلنے والی کھڑکی کھولی اور لاش کو باہر اچھال دیا۔ ایک زوردار دھماکے سے لاش باغ میں جا گری۔

URDUFANS.com
Scan & PDF By WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

جوانا نے بھی دوسری لاش کو باہر اچھال دیا۔ اتنی دیر میں جوزف تیسری لاش اٹھا لایا اور اُسے بھی باغ میں دھکیل کر اس نے کھڑ بند کر دی۔

"میرا خیال ہے کہ تم اپنی ناک کی مرہم پٹی کر لو ۔۔۔ میں فرش دھو ڈالوں ۔۔۔ سلیمان ہوتا تو یہ کام وہی کرتا۔ مگر اب ظاہر ہے کہ ہمیں ہی کرنا ہوگا" ۔۔۔ جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ ملحقہ غسل خانے میں گھس گیا تاکہ وہاں سے برش اور پانی کی بالٹی اٹھا لائے۔ جب کہ جوانا فسٹ ایڈ باکس کی تلاش میں دوسرے کمرے میں گھستا چلا گیا۔

URDUFANS.com

عمران نے ٹائیگر کی طرف سے اطلاع ملتے ہی عقبی دروازے سے نکل کر عقبی باغ میں سے ہوتا ہوا باغ کی چھوٹی دیوار پھاند کر فلیٹ کے سامنے والی سڑک پر آگیا۔

سیڑھیوں کے قریب ہی ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی کار موجود تھی کار خالی تھی۔ عمران دبے پاؤں آگے بڑھا اور پھر اس نے جیب سے ایک تار نکال کر کار کی ڈگی کے تالے میں ڈالی اور جیسے اس نے تار کو دائیں بائیں گھمایا، کٹک کی آواز سے ڈگی کھلتی چلی گئی۔

عمران نے ڈگی کھولتے ہی اِدھر اُدھر دیکھا۔ سڑک پر کاریں آجا رہی تھیں۔ پیدل چلنے والے کم ہی تھے۔ عمران کار کے ساتھ دبکا ہوا موقع کا انتظار کرتا رہا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے ایک وقفہ دیکھا۔ وہ اچھل کر ڈگی کے اندر چلا گیا۔ اس نے اتنی تیزی سے چھلانگ لگائی تھی کہ جب تک کوئی خاص طور پر اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا اُسے نہ دیکھ سکتا۔ وہ

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ڈگی خاصی لمبی چوڑی تھی۔ اس لئے عمران کو اندر سمٹ کر لیٹنے میں کوئی تکلیف نہ ہوئی اور اس نے ڈگی کا ڈھکن نیچے کر کے اپنے بوٹ کا تسمہ نکال کر ڈگی کے تالے کے ساتھ اس کے دونوں سرے باندھ دیئے اس طرح ایک چھوٹی سی درز باقی رہ گئی اور ڈگی بند ہونے یا پوری طرح کھل جانے کا خدشہ ختم ہو گیا۔ اور پھر اس نے اطمینان سے درز میں سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

کافی دیر بعد اسے کسی کے بھاگ کر سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی اور عمران کے اعصاب تن گئے۔ چند لمحوں بعد اس نے اوپر فلیٹ پر ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی اور اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ دھماکے سے صاف ظاہر تھا کہ اوپر بم مارا گیا ہے۔

ابھی عمران اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک کار کے اندر کسی کے بیٹھنے کا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ کار چلانے والا شاید بے حد جلدی میں تھا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تینوں آدمیوں کا صفایا ہو گیا ۔۔۔ مگر یہ بم ۔۔۔“ عمران نے سوچا اسے بم کی وجہ سے بے حد فکر ہو رہی تھی کہ کہیں جوانا یا جوزف زخمی نہ ہو گئے ہوں۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر جیب سے وہی آلہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

”یس ٹائیگر سپیکنگ“ ۔۔۔ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ یہ آلہ دراصل فکسڈ انٹرکام ٹرانسمیٹر تھا جو محدود حیطہ عمل میں انٹرکام کی طرح کام کرتا تھا۔ عمران نے ٹائیگر کو اس کا دوسرا سیٹ دے دیا تھا تاکہ تیزی سے رابطہ بحال رہ سکے۔

Scan & PDF By WAQAR

”ٹائیگر! ۔۔۔ تم فوراً فلیٹ پر پہنچو ۔۔۔ مجرم نے بم مارا ہے کہیں کوئی زخمی نہ ہو گیا ہو ۔۔۔ میں مجرم کی کار کی ڈگی میں موجود ہوں۔ اس لئے تعاقب کی ضرورت نہیں ہے“ ۔۔۔ عمران نے بڑے دھیمے لہجے میں ٹائیگر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر جناب ۔۔۔ ویسے میرے پاس بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے آپ مجھے اس پر بھی کال کر سکتے ہیں“ ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوکے ۔۔۔ تم مجھے خود کال کر لینا“ ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر انٹرکام فکسڈ ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

کار اب بھی تیزی سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے درز سے جھانک کر ماحول کا اندازہ لگانا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے کار کی رفتار یکدم آہستہ ہونی شروع ہو گئی اور پھر وہ ایک وسیع احاطے میں گھستی چلی گئی عمران وہ جگہ دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ وہاں پہلے ہی بے شمار کاریں موجود تھیں یہ دارالحکومت کا مین پارکنگ شیڈ تھا اور پھر کار ایک قطار میں جا کر رکی اور دوسرے لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

عمران نے کار کے رکتے ہی پھرتی سے تسمہ کھولا اور چند لمحے وہ آہٹ لیتا رہا کہ اترنے والا ڈگی کی طرف مڑ کر نہ آ جائے۔ لیکن جب قدموں کی چاپ سنائی نہ دی تو اس نے ڈگی کو اٹھایا اور تیزی سے اچھل کر باہر آ گیا۔ وہ تیزی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا مگر کار خالی تھی اور ارد گرد بھی کوئی موجود نہ تھا۔ کار چلانے والا اتر کر کہیں چلا گیا تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور قطار میں سے گزر کر مین گیٹ کی

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

طرف بڑھتا چلا گیا۔

گیٹ سے بے شمار کاریں باہر نکل رہی تھیں۔ اندر آنے اور باہر جانے کے لئے دو علیحدہ علیحدہ گیٹ تھے۔ باہر جانے والے گیٹ سے جو بھی کار نکلتی وہ ٹوکن دے کر ہی باہر جا سکتی تھی۔ پیدل لوگ بھی اسی راستے سے باہر نکل رہے تھے۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ اس غیر ملکی کو ڈھونڈ نکالے گا جو کار چھوڑ کر بھاگ رہا ہوگا۔

جب عمران گیٹ پر پہنچا تو وہاں سارے ہی مقامی لوگ باہر جا رہے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی غیر ملکی نہ تھا۔

چند لمحوں بعد عمران نے مایوس ہو کر ادھر ادھر دیکھا مگر احاطے میں بھی اتفاق سے اس وقت کوئی غیر ملکی موجود نہ تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ مجرم اسے ڈاج دے گیا ہے۔ وہ یہ کار چھوڑ کر کسی اور کار میں نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

عمران واپس مڑا اور پھر دونوں گیٹوں کے درمیان ایک کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ کیبن سپروائزر کا تھا۔

"انٹیلی جنس" ——— عمران نے کیبن میں داخل ہوتے ہی وہاں پر موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر فرمایئے" ——— ادھیڑ عمر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"جو گاڑیاں یہاں ٹھہرتی ہیں ——— کیا ان کے بارے میں آپ کے پاس کوئی تفصیل ہوتی ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"تفصیل ——— کس قسم کی تفصیل" ——— سپروائزر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

"دیکھیئے! ——— ایک مجرم ایک کار میں اندر داخل ہوا ہے ——— وہ کار یہاں روک کر کسی اور کار میں نکل گیا ہے ——— جو کار وہ چھوڑ گیا ہے میں چاہتا ہوں اس کے متعلق معلوم کیا جائے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! ——— سوائے ٹوکن کے ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا جناب! لیکن بعض کاریں مستقل طور پر یہاں روزانہ ٹھہرتی ہیں ——— ان کے لئے ہم نے ٹوکن کی بجائے پاس رکھے ہوئے ہیں تاکہ ہر بار ٹوکن کے عذاب سے بچا جا سکے ——— آپ مجھے بتائیں کہ کونسی کار ہے ——— شاید وہ مستقل ٹائپ کی کار ہو" ——— سپروائزر نے جواب دیا۔

"اوکے ——— میرے ساتھ آیئے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سپروائزر کو اپنے ساتھ لئے ہوئے کیبن سے نکل کر اس کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جسے مجرم یہاں چھوڑ گیا تھا۔

"یہ کار ہے وہ" ——— عمران نے ایک کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— یہ تو مستقل کار ہے جناب! ——— دیکھیئے اس کے شیشے پہ ہمارا پاس چپکا ہوا ہے ——— مگر آپ تو مجرم کی بات کر رہے ہیں اور یہ کار تو لٹرٹی پلازہ کے مالک قاسم علی صاحب کی ہے" ——— سپروائزر نے کار کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اسے ایک غیر ملکی چھوڑ گیا ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ وہ غیر ملکی ان کا کوئی دوست ہو ——— یہ کار چابیاں حاصل کرنے کے بعد کوئی بھی لے جا سکتا ہے" ——— سپروائزر

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نے جواب دیا۔

"کار تو بغیر چابی کے بھی چل سکتی ہے ـــــ اس طرح تو یہاں سے کار آسانی سے چوری کی جا سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ـــ ہو تو سکتا ہے۔ لیکن آج تک ایسا ہوا نہیں ـــــ مستقل کاروں کو چلانے والوں کو گارڈ اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس غیر ملکی نے کوئی رقعہ گارڈ کو دیا ہو ـــ آئیے میرے ساتھ" ـــ سپروائزر نے کہا اور پھر وہ واپس چلتے ہوئے گیٹ پر موجود گارڈ کے پاس پہنچ گئے۔ سپروائزر نے انکوائری شروع کر دی۔

"وہ کار جناب قاسم علی صاحب کے ٹیلیفون پر دی گئی تھی ـــــ ویسے وہ ایک لمبا تڑنگا سا غیر ملکی تھا جس کی مونچھیں منگولین طرز کی تھیں" ـــ ایک گارڈ نے بتایا۔

"کیسے ٹیلیفون ہوا تھا" ـــــ سپروائزر نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"مجھے جناب! ـــ میں نے خود اٹنڈ کیا تھا" ـــــ گارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ـــ کیا گاڑی لے جاتے وقت وہ اکیلا تھا" ـــــ ؟ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں اکیلا تھا ـــــ اس نے کار کا نمبر بتایا اور ٹیلیفون کا حوالہ دیا تو میں نے اسے کار کی طرف اشارہ کر دیا تھا ـــ وہ لے گیا" ـــــ گارڈ نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنی طرف سے غیر ملکی کا حلیہ بتایا لیکن اسی منگولین طرز کی مونچھوں کے علاوہ وہ کوئی اور خاص بات

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

نہ بتا سکا۔

"کیا ٹیلیفون پر قاسم علی صاحب خود بول رہے تھے ـــــ کیا تم اس کی آواز پہچانتے ہو" ـــــ ؟ عمران نے گارڈ پر جرح کرتے ہوئے پوچھا۔

"ان کے سیکرٹری نے کیا تھا جناب! ـــــ وہ خود کسی میٹنگ میں گئے ہوئے تھے" ـــــ گارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا سیکرٹری مقامی تھا" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ـــ وہ غیر ملکی لہجے میں بات کر رہا تھا ـــــ مگر جناب! ـــ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــ گارڈ نے پہلی بار جواب دینے کے ساتھ ساتھ سوال بھی کر دیا۔

"یہ انٹیلی جنس کے آدمی ہیں ـــ ٹھیک ٹھیک جواب دو" ـــ سپروائزر نے گارڈ کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب! ـــ میں صحیح جواب دے رہا ہوں" ـــــ گارڈ انٹیلی جنس کا نام سنتے ہی بری طرح گھبرا گیا تھا۔

عمران سمجھ گیا تھا کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت یہاں کارروائی کی گئی ہے ـــ اور پھر واردات کر کے اسے واپس کھڑا کر دیا گیا ہے اسے یقین تھا کہ قاسم علی کو اس ساری واردات کا علم ہی نہ ہو گا۔ قاسم علی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ اس قسم کے آدمی نہیں تھے کہ مجرموں کے آلہ کار بن سکتے۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ وہ غیر ملکی کسی اور کار میں یہاں سے گیا ہے" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"نہیں جناب! ـــــ وہ کسی کار میں نہیں گیا ـــــ شاید وہ پیدل چلا گیا ہو" ـــــ گارڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے!" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ سپروائزر کا شکریہ ادا کر کے باہر جانے والے گیٹ کی طرف چل پڑا۔ کیونکہ بہرحال اسکی ترکیب ناکام ہو چکی تھی اور مجرم اُسے ڈاج دے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب اسے نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا اور وہ اب اس کی باقاعدہ پلاننگ کرنا چاہتا تھا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

رابن ہڈ کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے وہ چند لمحوں بعد اپنے سامنے موجود قباچا خان کو گردن دبا کر ہلاک کر دے گا۔

قباچا خان کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور اس پر موجود پہلے جیسی بے نیازی اور لاپرواہی کا دُور دُور تک پتہ تھا۔ اس کے چہرے پر شکست کا لفظ صاف پڑھا جا سکتا تھا۔

"تم کہاں! ـــــ تم کہہ رہے ہو کہ تمہارے گروپ کے تین آدمی ہلاک ہو گئے ـــــ اور تمہیں بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا ـــــ صرف ایک آدمی کے مقابلے میں ـــــ صرف ایک حبشی کے مقابلے میں ـــــ جب کہ تم مسلح بھی تھے اور وہ نہتا تھا ـــــ اور تم علی عمران کو بھی تلاش نہیں کر سکے" ـــــ رابن ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ماسٹر! ـــــ یہ میری زندگی کا بھی حیرت انگیز

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

واقعہ یہ ہے کہ میں نے اس حبشی جیسا خطرناک آدمی پہلے کبھی نہیں دیکھا ۔۔۔ اس نے پلک جھپکنے میں میرے تین بہترین آدمی ختم کر دیئے اور پھر میں نے اس پر اپنے داؤ آزمائے ۔۔۔ مگر وہ جگہ بے حد تنگ اور مختصر تھی اس لئے میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا اور چونکہ میرا مطلوبہ آدمی وہاں موجود نہ تھا اس لئے میں نے وہاں بے مقصد لڑائی میں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا" ۔۔۔ قباچا خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم راین ہڈ کے غلام ہو ۔۔۔ اور راین ہڈ کا غلام کبھی فرار نہیں ہوتا۔ مگر تم فرار ہو گئے ۔۔۔ تم اس حبشی کا خاتمہ کئے بغیر چلے آئے ۔ بتاؤ تنظیم کے اصولوں کے مطابق تمہاری سزا کیا ہونی چاہیئے" راین ہڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب ۔۔۔ لیکن یہ فرار ڈر کا نہیں تھا ۔۔۔ بلکہ مصلحت کے تحت تھا ۔۔۔ اب رہی سزا کی بات تو آپ جو بھی چاہیں سزا دیجئے ۔۔۔ وہ مجھے قبول ہو گی" ۔۔۔ قباچا خان نے سر جھکا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ میرے سامنے سچ بولا ہے ۔۔۔ اور یہ غلطی تم سے پہلی بار سرزد ہوئی ہے اس لئے میں تمہیں معاف کرتا ہوں ۔۔۔ لیکن ایک بات اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ آخری معافی ہے" ۔۔۔ راین ہڈ نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"شکریہ ماسٹر ۔۔۔ مجھے آپ سے یہی امید تھی ۔۔۔ لیکن ماسٹر! ایک بات میں کہوں گا کہ اب ہمیں پوری توجہ اس سیکرٹ سروس کی طرف

کرنی ہو گی۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں ہم اپنے مشن میں کبھی آگے نہیں بڑھ سکتے" ۔۔۔ قباچا خان نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری رائے درست ہے ۔۔۔ میرا ذہن بھی اب اسی طرف مڑ گیا ہے ۔۔۔ اور اب مجھے خود اس سلسلے میں کارروائی کرنی پڑے گی۔ اب اس سیکرٹ سروس کا صفایا کرنا ہو گا ۔۔۔ بیٹھو" ۔۔۔ راین ہڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے پہلی بار سامنے کھڑے ہوئے قباچا خان کو کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا اور قباچا خان سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو ۔۔۔ میں نے دو دن کا وقت دے رکھا ہے اور ان دو دن میں مجھے سیکرٹ سروس کا خاتمہ چاہیئے ہر قیمت پر ۔۔۔ اس لئے ہماری کارروائی انتہائی تیز رفتار ہونی چاہیئے ۔۔۔ لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ہمیں سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے ۔۔۔ اب ہمیں اس سلسلے میں لائن آف ایکشن ڈھونڈنی چاہیئے۔ ایسی لائن آف ایکشن ۔۔۔ جس سے فوری طور پر ہم سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکیں" ۔۔۔ راین ہڈ نے کہا۔

"جناب ۔۔۔ لائن آف ایکشن تو یہی ہے کہ ہم علی عمران کو پکڑیں اور اس سے سیکرٹ سروس کا پتہ چلائیں ۔۔۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے" ۔۔۔ قباچا خان نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔۔۔ لیکن تم نے ذہانت سے کام نہیں لیا بلکہ خود ہی براہ راست اس آدمی پر چڑھ دوڑے ۔۔۔ اب ظاہر ہے اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے تو اس نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کچھ نہ کچھ انتظامات کر رکھے ہوں گے ـــــ اور وہی ہوا۔ وہ تو نہ ملا البتہ تم اپنے تین آدمی ضائع کر بیٹھے" ـــــ رابن ہڈ نے بڑے ذہانت آمیز لہجے میں کہا۔ اس وقت وہ پہلے کی طرح جذباتی، وحشی اور پاگل سا آدمی نظر نہ آ رہا تھا بلکہ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک اُبھر آئی تھی اور چہرے سے بھی وہ کوئی فلاسفر سا آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کی یہی خصوصیات تھیں جس کی وجہ سے وہ دنیا میں سب سے خطرناک مجرم سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کا ماہر تھا۔ اس کی ہر خصوصیت انتہائی انتہا پر پہنچی ہوئی تھی۔

جب وہ ذہانت کی پٹڑی پر چڑھتا تو پھر اس جیسا ذہین آدمی کوئی نہ ہوتا۔ وہ باریک ترین باتیں سوچتا اور کوئی پہلو نظر انداز نہ کرتا۔ اسی طرح جب اس پر پاگل پن اور وحشت کا دورہ پڑتا تھا تو پھر اس جیسا بے رحم اور پاگل آدمی کوئی نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ شدید ترین غصے کے باوجود وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ قباچا خان اس کا نمبر ٹو ہے اور تمام تنظیم کو وہ کنٹرول کر رہا ہے۔ اگر اسے مار دیا گیا تو مشن میں زبردست رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی لئے باوجود شدید غصے کے اس نے قباچا خان کو معاف کر دیا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے ماسٹر ـــــ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں بغیر حالات کا جائزہ لئے اس کے فلیٹ پر چڑھ دوڑا" ـــــ قباچا خان نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے انہوں نے تمہارا تعاقب کیا ہو اور اس وقت ہمارا ہیڈ کوارٹر ان کی نگاہوں میں ہو ـــــ تمہیں معلوم

Scan & PDF by WAQAR

ہے تمہارے دو آدمیوں نے ایک آدمی کو زخمی کرنے کی حماقت کر ڈالی تھی ـــــ صرف اس بنا پر کہ وہ اس کی جیب سے چند روپے نکال لیں اور اس طرح ہمارا ہیڈ کوارٹر پولیس کی زد میں آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا لیکن دونوں کے مر جانے کی وجہ سے کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اور اب وہی حماقت تم نے دوہرائی ہے" ـــــ رابن ہڈ نے کہا۔

"ماسٹر ـــــ یہ پہلو میری نظر میں تھا اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر پوری پلاننگ کی تھی ـــــ یہاں جنرل پارکنگ میں میرے آدمیوں نے ایک کار تیار کی جو مستقل وہیں رہتی ہے ـــــ یہ کسی لڑکی پلازہ کے مالک قاسم علی کی تھی ـــــ چنانچہ میرے ایک ساتھی نے گارڈ کو قاسم علی کا سیکرٹری بن کر ٹیلیفون کیا کہ میرا دوست آ رہا ہے اور اسے کار لے جانے دیں۔ ـــــ ہم وہاں ٹیکسی پر گئے تھے۔ پھر میں وہ کار باہر لے آیا اور اسی کار میں ہم وہاں گئے ـــــ واپسی پر میں نے تعاقب کا پوری طرح خیال رکھا مگر کوئی تعاقب نہ ہو رہا تھا۔ اس کے باوجود میں نے کار واپس جنرل پارکنگ میں کھڑی کی اور پیدل ہجوم میں شامل ہو کر باہر نکل آیا اور پھر خاص طور پر مختلف ٹیکسیاں بدلنے کے بعد جب مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ میرے پیچھے کوئی نہیں ہے تو میں یہاں آیا۔" قباچا خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور اس کی تفصیل سن کر رابن ہڈ کے چہرے پر اطمینان کے آثار اُبھر آئے۔

"گڈ ـــــ یہ تم نے بہت اچھا کیا ـــــ پہلے سے طے شدہ حفاظتی تدابیر بہت اچھی رہتی ہیں ـــــ بہرحال اب ہمارے سامنے مسئلہ

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

علی عمران کو اغوا کرنے کا ہے ۔۔۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ میں اس شخص کو کسی بھی صورت ہیڈ کوارٹر میں نہیں لا سکتا۔ اس لئے پہلی بات یہ کرنا ہے کہ کوٹھی کا بندوبست کیا جائے جسے عارضی ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جا سکے ۔۔۔۔ اور اس قسم کی تمام کارروائیاں وہیں ہو سکیں"۔۔۔۔۔ رابن ہڈ نے کہا۔

"ہم نے شہر میں ایسے تین عارضی ہیڈ کوارٹر بنا رکھے ہیں ماسٹر"۔ قباچاخان نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ! ۔۔۔ واقعی تم میرے نمبر ٹو بننے کے اہل ہو"۔۔۔۔۔ رابن ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے کی ساخت ایسی تھی کہ وہ مسکراتے ہوئے بھی یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی بھیڑیا غرا رہا ہو۔

"اب سنو! ۔۔۔ تم کسی آدمی کو اس فلیٹ میں موجود کسی بھی روپ میں ۔۔۔ وہ وہاں پر ٹیلی فون پر ٹیپ فٹ کر آئے۔ اس سے ہمیں وہاں رہنے والوں کی باہمی گفتگو کا پتہ چل جائے گا ۔۔۔۔ پھر جیسے ہی علی عمران ان ٹیلی ٹیپ کے ذریعے ٹریس ہو ۔۔۔۔ اسے وہاں سے اغوا کر کے کسی عارضی ہیڈ کوارٹر میں لے جایا جائے اور وہاں اس سے پوچھ گچھ کی جائے ۔۔۔۔ جب سیکرٹ سروس کا پتہ لگ جائے تو پوری تنظیم کی قوت بیک وقت ختم کر دیا جائے"۔۔۔۔۔ رابن ہڈ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تجویز بے حد اچھی ہے ماسٹر! ۔۔۔ لیکن ہو سکتا ہے دو روز تک بھی وہ علی عمران فلیٹ میں نہ آئے۔ اس طرح ہمارا وقت ضائع ہو گا اس لئے کیوں نہ اس حبشی کو اغوا کر کے لایا جائے اور اس سے اپنے

ساتھیوں کا انتقام لینے کے ساتھ ساتھ علی عمران کا پتہ بھی لگا لیا جائے" قباچاخان نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ تمہاری بات درست ہے ۔۔۔۔ لیکن جیسے آدمی تم اغوا کرنے جا رہے ہو۔ یہ لوگ جبراً یا آسانی سے اغوا نہیں ہو سکتے ۔ ان کے لئے سائنسی حربے استعمال کرو ۔۔۔۔ اس فلیٹ میں بےہوش کر دینے والی گیس کو پھیلا دو۔ اس کے بعد ان کا اغوا آسان ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ رابن ہڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ۔۔۔ میں انہیں اغوا کر کے عارضی ہیڈ کوارٹر میں لے جاؤں گا ۔۔۔۔ اور اگر آپ بھی اس پوچھ گچھ میں شریک ہونا چاہیں تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"۔۔۔۔۔ قباچاخان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت مداخلت کروں گا جب حالات تم سے باہر ہو جائیں ۔۔۔۔ ورنہ میرے نمبر ٹو کو اپنا کام خود کرنا چاہئے کہ دو روز کے اندر اندر وہ سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے مجھے اطلاع دے"۔۔۔۔ رابن ہڈ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے ذہانت کی چمک تیزی سے زائل ہوتی جا رہی تھی اور ایک بار پھر وحشت اور بربریت کی سرخی چھانے لگی تھی۔

"او کے ماسٹر! ۔۔۔۔ آپ کے کام کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔ قباچاخان نے جلدی سے جواب دیا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد رابن ہڈ نے میز کی دراز سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر باہر رکھ لیا۔ ڈبے پر دو چار عجیب ساخت کے بٹن نصب تھے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

اور ہر بٹن کے اوپر ایک چھوٹا سا بلب موجود تھا۔ رابن ہڈ نے ایک بٹن دبایا تو بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب سبز ہو گیا اور مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو فرام دی اینڈ اوور" ۔۔۔ بلب مسلسل جلتے ہی ایک کرخت سی آواز ڈیش بورڈ سے برآمد ہوئی۔

"رابن ہڈ سپیکنگ اوور" ۔۔۔ رابن ہڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ ہو گیا۔

"نمبر ٹو تھاپا کہاں کو میں نے ایک مشن سونپا ہے۔ تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ اور اگر حالات بگڑنے لگیں تو میری طرف سے تمہیں ہر طرح کی کارروائی کرنے کا اختیار ہے۔ مگر ایمرجنسی سے پہلے تم نے مداخلت نہیں کرنی۔ اوور" ۔۔۔ رابن ہڈ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔ سمجھ گیا ہوں ماسٹر۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کہا اور ڈیش بورڈ کا بٹن آف کر کے اسے واپس [illegible] رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات [illegible] کے نام سے [illegible] شراب کی [illegible] پر [illegible] شروع کر دیا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

عمران جنرل پارکنگ سے باہر نکل کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے جیب میں ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر کال کر رہا ہے۔ وہ تیزی سے [illegible] کی گلی میں گھستا چلا گیا۔ گلی آگے جا کر بند تھی۔ [illegible] اس لئے گلی میں کوئی آمدورفت نہ تھی۔ عمران نے ایک ستون کی آڑ لے کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ عمران سپیکنگ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس ۔۔۔ فلیٹ درست حالت میں ہے صرف اس کا دروازہ بم لگنے سے ٹوٹ گیا ہے ۔۔۔ جوزف اور جوانا دونوں نے لاشوں کو عقبی باغ میں پھینک دیا ہے جہاں پولیس پہنچ چکی ہے اور اب لاشوں کے بارے میں تحقیقات کر رہی ہے ۔۔۔ جوانا کو معمولی چوٹ آئی ہے اور بس۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ جوانا بے کار آدمی ہے ۔۔۔ صرف تین افراد کو ختم کرتے ہوئے چوٹ کھا بیٹھا ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب! ۔۔۔ یہ چوٹ اسے تو اڑنے سے لگی ہے ۔۔۔ ورنہ اس نے لڑائی میں کوئی چوٹ نہیں کھائی۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ چلو پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ مگر تم نے یہ معلومات کیسے حاصل کی ہیں ۔۔۔ کیا تم فلیٹ پر گئے تھے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔۔۔ میں عقبی دروازے سے اوپر گیا تھا اور میں نے چھپ کر جوزف اور جوانا کی باتیں سنی ہیں ۔۔۔ تب مجھے یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ میں ان کے سامنے نہیں آیا۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ فلیٹ کی نگرانی جاری رکھو ۔۔۔ مجرم یقیناً دوسرا وار کریں گے ۔۔۔ اس بار یہ ان کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔۔۔ لیکن اب بھی تم خود وہاں موجود رہو گے اور مجرموں کو پکڑنے کی کوشش کرو گے ۔۔۔ ورنہ تو اس آنکھ مچولی میں وقت ضائع ہوتا رہے گا۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب! ۔۔۔ میں آپ کی نگرانی کروں گا ۔۔۔ کیا بوقت ضرورت مجھے مداخلت کی اجازت ہے۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے ۔۔۔ اگر حالات مداخلت کے پیدا ہو جائیں تو ایکسٹو کو اطلاع کر دینا اور بس۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بہتر جناب۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور دوبارہ سڑک پر آ کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے عمران کو اس کے فلیٹ پر پہنچا دیا اور وہ ٹیکسی کو فارغ کر کے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم دونوں زندہ سلامت موجود ہو ۔۔۔ مگر اس دروازے کا کباڑا کس نے کیا ہے ۔۔۔ سوپر فیاض تو فوراً مجھ پر چڑھ دوڑے گا" ۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر! ۔۔۔ یہ ساری کارستانی جوانا کی ہے ۔۔۔ اس نے ایک آدمی کو بھاگنے کا موقع دے دیا ۔۔۔ اور مجرم نے نیچے سے بم پھینک کر دروازہ تباہ کر دیا ۔۔۔ ماسٹر! میرا کوئی قصور نہیں ہے" ۔۔۔ جوزف نے فوراً ہی اپنی پوزیشن بچاتے ہوئے کہا۔

"مگر ماسٹر! ۔۔۔ تم نے خود ہی کہا تھا کہ کم از کم ایک اپنے قدموں پر چل کر جائے۔ اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم نے اچھا کیا ۔۔۔ مگر جوزف نے کیا کیا ۔۔۔ اتنا تو کرتا کہ یہ دروازے کی جگہ خود کھڑا ہو جاتا ۔۔۔ کم از کم دروازہ تو بچ جاتا"۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران نے بُرا سا منہ بنا کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر ماسٹر! ۔۔۔ میں تو مر جاتا" ۔۔۔ جوزف نے کھسیانے سے لہجے میں کہا۔

"تو کیا آفت ٹوٹ پڑتی ۔۔۔ اب تم ڈنڈ بیٹھکیں نکالتے ہوئے مرو گے ۔۔۔ چلو ہو جاؤ شروع۔ جب تک موت نہ آئے ڈنڈ بیٹھکیں نکالتے رہو" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ ماسٹر! ۔۔۔ گاڈ سیک معاف کر دو" ۔۔۔ جوزف کا چہرہ عمران کو سنجیدہ ہوتے دیکھ کر دھواں دھواں ہو گیا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"شروع ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ ماسٹر ۔۔۔" جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہنا چاہا۔ مگر عمران کی آنکھوں میں سختی دیکھ کر وہ فقرہ بھی مکمل نہ کر سکا اور پھر اس نے تیزی سے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔

"ہاں تو جوانا ۔۔۔ اب بتاؤ کہ تم نے ان تینوں کی لاشوں کی تلاشی لی" ۔۔۔ عمران جوانا سے مخاطب ہوا۔

"یس ماسٹر! ۔۔۔ مگر ان سے کچھ برآمد نہیں ہوا" ۔۔۔ جوانا نے بڑی مستعدی سے جواب دیا۔ وہ جوزف کا حشر دیکھ رہا تھا۔

"ان کے بیگ اور دوسرا جسم ٹٹولا کہ کوئی چیز موجود ہو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نن ۔۔۔ نہیں ماسٹر! ۔۔۔ ہم نے صرف جیبوں کی ہی تلاشی لی

تھی" ۔۔۔ جوانا نے گھبرا کر جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ مجرم اپنی جیبوں میں تمہارے لئے اپنی پوری تفصیل ڈال کر آتے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یکدم بے حد سخت ہو گیا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ ماسٹر! ۔۔۔ میں نے تو ایسا سوچا بھی نہ تھا" ۔۔۔ جوانا جیسا دیو عمران کے سامنے یوں ہکلا رہا تھا جیسے کوئی چڑیا عقاب کو دیکھ کر موت کے خوف سے کانپنا شروع ہو جاتی ہے۔

"چلو ۔۔۔ تم بھی شروع ہو جاؤ ۔۔۔ ایک ہزار ڈنڈ نکالو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ماسٹر" ۔۔۔ جوانا نے بوکھلا کر کہا۔ اسے پہلی بار سزا مل رہی تھی۔

"دو ہزار ڈنڈ" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے پتہ چل گیا کہ اگر اس نے حکم کی تعمیل میں ذرا دیر کی تو تعداد بڑھتی ہی جائے گی۔

"بب ۔۔۔ باس! ۔۔۔ میں کتنے ہزار ڈنڈ نکالوں" ۔۔۔ جوزف جو مسلسل ڈنڈ نکال رہا تھا ہانپتے ہوئے پوچھا۔

"شٹ اپ! ۔۔۔ ڈنڈ نکالے جاؤ" ۔۔۔ عمران نے اُسے ۔۔۔ ہوئے کہا اور پھر وہ چند لمحے ان دونوں کو ڈنڈ نکالتے دیکھتا رہا۔ پھر پچھلے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے سے باہر نکلا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو کمرہ دونوں کے ہانپنے کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ دونوں پسینے پسینے ہو رہے تھے لیکن

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

ڈنڈ نکال رہے تھے۔

اب تو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں ڈنڈ نکال رہے ہوں۔

"باس ۔۔۔ باس" ۔۔۔ جوزف کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس نے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

جب کہ جوانا بالکل خاموش تھا۔ وہ بس ڈنڈ نکالے چلا جا رہا تھا۔ لیکن حالت اس کی بھی پتلی ہو رہی تھی۔

عمران نے جوزف کو کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

عمران کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ جب کہ جوانا اور جوزف دونوں دروازے کی طرف منہ کیے مسلسل ڈنڈ نکال رہے تھے۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بس ڈنڈ نکالے چلے جا رہے تھے اور کچھ کہنا نہیں صرف ان دونوں کے ہانپنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اور یہ سمجھنا معلوم تھا کہ اب ان کو باس کی طرف سے دی گئی سزا پوری کرنی ہے۔ اس لیے وہ مسلسل خاموشی سے ڈنڈ نکال رہے تھے۔

عمران خاموشی سے دروازے کی طرف پشت کیے ان دونوں کو بیٹھے دیکھ رہا تھا۔ اچانک اسے اپنی پشت پر ہلکی سی آہٹ سنائی دی۔ بڑی مستعدی اور تیزی سے مڑا، مگر دوسرے لمحے ایک دھماکہ سا ہوا اور کمرے میں رنگ کا دبیز دھواں بھرتا چلا گیا اور وہ دونوں دھماکہ ہوتے ہی بے حرکت ہو کر سا پٹ سے گرے جیسے کٹے ہوئے درخت گرتے ہیں۔ اور

دوسرے لمحے عمران بھی لڑکھڑاتا ہوا صوفے سے نیچے جا گرا۔

ان تینوں کے نیچے گرتے ہی فلیٹ میں پانچ چھ افراد داخل ہوئے ان سب نے اپنے چہرے رومالوں سے ڈھانپ رکھے تھے اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے انتہائی تیزی سے ان تینوں کو اٹھا لیا۔

جوزف اور جوانا کو دو دو آدمیوں نے مل کر اٹھایا جب کہ عمران کو ایک آدمی نے اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔ اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے فلیٹ سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔

سیڑھیوں کے پاس ہی ایک ویگن نما گاڑی موجود تھی جس کی سائیڈ بالکل سیڑھیوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ باقی افراد نے تیزی سے اس سائیڈ کا دروازہ کھولا اور عمران، جوزف اور جوانا کو انتہائی پھرتی سے ویگن میں ڈال دیا گیا۔ اور پھر باقی افراد بھی اندر داخل ہو گئے اور دوسرے لمحے ویگن ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور مڑ کر سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0
URDUFANS.com
Scan & PDF By WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹائیگر اپنی کار لئے فلیٹ سے تھوڑی دور ایک پارکنگ شیڈ کے نیچے موجود تھا۔ وہ سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا فلیٹ پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ عمران اس کے سامنے ہی اتر کر اوپر چڑھا تھا۔ عمران ٹیکسی پر آیا تھا اور خاموشی سے بیٹھا رہا۔ اس کا انداز ایسا ہی تھا کہ جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہا ہو۔

پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ویگن کو فلیٹ کے سامنے رکتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ ویگن رکتے ہی تیزی سے مڑی اور اس کا پچھلا حصہ سیڑھیوں کے ساتھ لگتا چلا گیا۔ پھر ویگن کے دروازے کھلے اور اس میں سے چھ افراد باہر نکلے۔ پانچ تو سب سیڑھیوں کے پاس رک گئے جبکہ ایک دبے پاؤں اوپر چڑھتا چلا گیا۔ چونکہ سیڑھیوں کی سڑک والی سائیڈ جالی دار تھی اس لئے ٹائیگر دور بیٹھا تمام کارروائی بخوبی دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد باقی سب بھی اوپر چڑھتے چلے گئے اور پھر چند لمحوں

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

بعد ہی وہ سب نیچے اترتے دکھائی دیئے۔ ان کے ایک کے کاندھے پر عمران لدا ہوا تھا جبکہ دو دو آدمیوں نے جوزف اور جوانا کو اٹھایا ہوا تھا۔

وہ تینوں بیہوش تھے اور ٹائیگر کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا کیونکہ عمران کا نظریہ بالکل درست ثابت ہوا تھا۔ مجرموں نے پہلی ناکامی کے بعد دوسرا وار فوراً ہی کیا تھا اور ٹائیگر جانتا تھا کہ عمران جان بوجھ کر بیہوش ہوا ہوگا۔ جیسے اس نے کہا تھا کہ اب وہ اغوا ہونے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہ تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجرموں نے تیزی سے ویگن میں منتقل کیا اور دوسرے لمحے ویگن مڑ کر سڑک پر دوڑنے لگی۔

ٹائیگر جانتا تھا کہ یہ سڑک سیدھی آگے جا کر ایک چوک پر پہنچے گی اور اسے فاصلے اور ویگن کی سپیڈ کا بھی اندازہ تھا اس لئے اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر ویگن کا تعاقب کرنے کی بجائے وہ مخالف سمت میں کار دوڑاتا چلا گیا۔

ذرا سا آگے بڑھ کر ٹائیگر نے ایک سائیڈ روڈ پر اپنی کار موڑی اور دوسرے لمحے وہ اسے انتہائی رفتار سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ سڑک اسی چوک پر جا ملے گی۔ اور اس طرح وہ ویگن والوں کو شبے کا موقع دیئے بغیر ان تک پہنچ جائے گا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اغوا کنندگان وہاں سے چلتے ہوئے بے حد چوکنے ہوں گے لیکن جب چوک تک انہیں تعاقب کا احساس نہ ہوگا تو پھر وہ قدرے مطمئن ہو جائیں گے۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹائیگر کار دوڑاتا ہوا تھوڑی دیر بعد اس چوک پر پہنچ گیا اس نے گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر کار کو ایک طرف درخت کی آڑ میں روک دیا۔

اسی لمحے ٹائیگر کو ویگن اسی سمت سے آتی ہوئی دکھائی دی اور پھر وہ چوک پر پہنچ کر تیزی سے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر مڑتی چلی گئی۔ چونکہ اس سڑک پر بھی اچھی خاصی ٹریفک تھی اس لئے ٹائیگر نے اطمینان سے سر ہلاتے ہوئے کار ویگن کے تعاقب میں ڈال دی۔ وہ خاصا فاصلہ دے کر ویگن کا تعاقب کر رہا تھا۔ چونکہ اس کے آگے اور ویگن کے پیچھے چھ سات کاریں چل رہی تھیں۔ اس لئے اسے اطمینان تھا کہ مجرموں کو تعاقب کا شبہ نہ ہو گا۔

مضافات کی سڑک کا اختتام نیو ٹاؤن پر ہوتا تھا لیکن نیو ٹاؤن کی عمارتوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ہی ویگن ایک بائی روڈ پر مڑ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

ٹائیگر نے کار کی سپیڈ بڑھا دی اور پھر جب وہ اس بائی روڈ کے سرے پر پہنچا تو اس نے تیزی سے کار ادھر ہی موڑ دی۔ سڑک دور دور تک صاف پڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر اپنی کار آگے بڑھاتا چلا گیا۔ اور پھر اچانک اس نے پوری قوت سے بریک لگا دیئے کیونکہ اس نے دور درختوں کے نیچے ویگن کو کھڑے دیکھ لیا تھا۔ آس پاس کوئی عمارت نظر نہ آ رہی تھی۔ اس لئے ٹائیگر مشکوک ہو گیا۔ بہرحال اس نے کار کو ایک طرف روکا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ویگن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ویگن کے

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

کھڑے ہونے کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن پھر عمران اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔ اتنی جلدی تو انہیں غائب نہ کیا جا سکتا تھا۔

ٹائیگر بھاگتا ہوا ویگن کے قریب پہنچا اور پھر ٹھٹھک کر رک گیا۔ ویگن واقعی خالی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا جب کہ ویگن کا پچھلا حصہ بند تھا۔ اس لئے ٹائیگر نے تیزی سے سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اندر جھانکا۔ لیکن پچھلا حصہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

اب تو محاورتاً ہی نہیں بلکہ حقیقتاً ٹائیگر کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ مجرم اسے زبردست ڈاج دے گئے تھے۔ یہاں چونکہ قریب کوئی عمارت نہ تھی اس لئے ظاہر ہے کہ مجرموں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہیں پیچھے ہی کسی اور گاڑی میں منتقل کر دیا ہو گا اور یہ کام اس راستے میں ہی سر انجام دے دیا ہو گا۔ جو چوک تک پہنچتا تھا اور ٹائیگر صرف شبہ نہ ڈالنے کے چکر میں مار کھا گیا تھا۔ بہرحال ویگن لے آنے والا یقیناً کہیں قریب ہی ہو گا۔ اگر وہ مل جاتا تب بھی وہ کچھ نہ کچھ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ بھاگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

سڑک آگے جا کر قدرے مڑ گئی تھی اور پھر درختوں میں غائب ہو گئی تھی۔ مگر وہاں آس پاس کہیں بھی وہ ویگن ڈرائیور نظر نہ آ رہا تھا۔ ٹائیگر ایک لمحے کے لئے کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے ایک درخت کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی طرح انتہائی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس نے سب سے بلند درخت منتخب کیا تھا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اب مجرم کو ٹریس کرنے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ باقی نہ رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ درخت کی سب سے اوپر والی شاخ پر پہنچ گیا۔ اس نے شاخ پر پاؤں جما کر ادھر اُدھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

دُور دُور تک کھیتوں کا طویل سلسلہ چلا گیا تھا جس میں جوار کی اونچی فصل موجود تھی۔ ٹائیگر غور سے دیکھتا رہا۔ جب ایک طرف اُسے کچھ نہ دکھائی دیا تو اس نے دوسری طرف توجہ کی اور پھر ادھر دیکھتے ہی وہ چونک پڑا۔ اُسے دُور کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا چلتا نظر آیا۔ اس کا رُخ سڑک کی طرف ہی تھا۔

ٹائیگر نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور غور سے اس جانے والے آدمی کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ اُسے پہچان گیا۔ جانے والا اپنے لباس قد و قامت اور رنگ سے کوئی غیر ملکی ہی دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہی اس کا مطلوبہ آدمی ہے۔ اس نے اس کا اور سڑک تک کے فاصلے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

مجرم ٹیڑھا کاٹ کر کھیتوں کے درمیان سے ہو کر سڑک پر جا رہا تھا اس لئے ابھی سڑک اور اس کے درمیان خاصا فاصلہ موجود تھا۔

اس لئے ٹائیگر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ حتی الامکان تیزی سے نیچے اترتا ہوا وہ زمین پر آیا اور پھر بھاگتا ہوا اپنی کار تک پہنچا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر کسی لٹو کی طرح گھومتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے اس کا رُخ واپس سڑک کی طرف کیا اور دوسرے لمحے وہ پوری سپیڈ سے کار کو بھگاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Scan & PDF by WAQAR

سڑک پر پہنچ کر ٹائیگر نے کار کا رُخ دائیں طرف موڑ دیا جدھر اس غیر ملکی نے کھیتوں سے نکل کر سڑک پر پہنچنا تھا۔ وہ خاصی رفتار سے کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اُسے دُور سے ہی وہ غیر ملکی بڑے مطمئن انداز میں سڑک پر کھڑا نظر آیا۔ وہ کاروں کو لفٹ کے لئے روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کاریں تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ اس مشینی زندگی میں کون رک کر اپنا وقت ضائع کرتا۔

لیکن ٹائیگر کے چہرے پر مسکراہٹ اُبھر آئی کیونکہ اسے تو بہرحال رکنا تھا۔ اور پھر جیسے ہی ٹائیگر کی کار اس کے قریب پہنچی، غیر ملکی نے حسب عادت لفٹ مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھایا اور ٹائیگر نے کار اس کے قریب جا کر روک دی۔

"تھینک یو سر! ___ مجھے نیو ٹاؤن جانا ہے ___ اگر آپ تکلیف کریں تو" ___ غیر ملکی نے بڑے نرم اور مسکراہٹ بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے بے حد خوشی ہو گی جناب ___ آئیے" ___ ٹائیگر نے حقیقتاً بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا اور سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔ غیر ملکی تیزی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

"آپ یہاں کھیتوں والی جگہ پر بغیر کار کے کیسے پہنچ گئے" ___؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"یہاں سے تھوڑی دُور میری کار خراب ہو گئی ___ میں ایک پارٹی سے ملنے گیا تھا اس کا زرعی فارم ہے ___ وہ نہیں ملا اور کار بھی خراب ہو گئی" ___ غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"اوہ! — آپ کو تو بے حد تکلیف ہوئی ہو گی" — ٹائیگر نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اُسے واقعی اس غیر ملکی کی تکلیف پر پریشانی ہوئی ہو۔

"جی ہاں — تکلیف تو ہوتی ہے" — غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس وقت ٹائیگر کی کار نیو ٹاؤن کالونی میں داخل ہو چکی تھی اور ٹائیگر اسے تیز رفتاری سے دوڑاتے چلا جا رہا تھا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے" — ٹائیگر نے پوچھا۔

"مجھے پہلے چوک پر اتار دیجئے۔ تاکہ میں وہاں سے کسی مستری کو لے جا کر کار درست کرا سکوں" — غیر ملکی نے جواب دیا۔

ٹائیگر نے سر تو ہلا دیا لیکن وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اس طرح تو معاملہ غلط ہو جائے گا۔ اسے اس کا اندازہ تھا کہ وہ کسی کوٹھی میں جائے گا تاکہ اس کا ٹھکانہ تو سامنے آ جائے گا۔ لیکن اب ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ وہ چوک پر ٹیکسی پکڑ کر واپس شہر جائے گا۔

"پہلے تو مستری نہیں ملے گا — البتہ شہر میں مل جائے گا — میں نے صرف ایک لیٹر پہنچا دینا ہے اس کے بعد میں واپس شہر جاؤں گا اگر آپ شہر جانا چاہیں تو میرے ساتھ جا سکتے ہیں" — ٹائیگر نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"نہیں شکریہ! — میں خود ہی بندوبست کر لوں گا — آپ مجھے پہلے چوک پر اتار دیں" — غیر ملکی نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ شاید ضرورت سے زیادہ محتاط تھا۔

Scan & PDF by WAQAR

"اچھا آپ کی مرضی" — ٹائیگر نے کہا اور پھر کار کو آگے بڑھاتے لے گیا۔

اب ٹائیگر کو فوری فیصلہ کرنا تھا۔ پہلا چوک ابھی ایک دو فرلانگ دور تھا اس لئے دو فرلانگوں میں ہی اس نے کچھ کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اچانک اس کی گاڑی کو جھٹکے لگنے لگے اور گاڑی آہستہ آہستہ رکتی چلی گئی۔

"کیا ہوا — کیا پٹرول ختم ہو گیا" — غیر ملکی نے چونک کر کہا۔

"نہیں! — یہ اس کی پرانی بیماری ہے — فیول پمپ کبھی کبھی رک جاتا ہے۔ میں ابھی ایک منٹ میں ٹھیک کر لیتا ہوں" — ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر انجن کا ہیڈ اٹھانے کا راڈ کھینچ کر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اور اس نے باہر آ کر انجن کا ہیڈ اٹھایا اور جھک کر اس نے انجن کے نیچے لگی ہوئی ایک چھوٹی سی بوتل کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دو تین بار زور سے دبایا۔ یہ اس نے اپنے طور پر انتظام کیا ہوا تھا۔

اس بوتل کا تعلق ڈیش بورڈ کے نچلے حصے سے تھا۔ بوتل میں بیہوش کر دینے والی زود اثر گیس بھری رہتی تھی۔ جیسے ہی وہ بوتل کا بٹن دبا[illegible] بوتل سے گیس کی پھوار نکل کر ڈیش بورڈ سے ہوتی ہوئی کار میں پھیل جا[illegible] اگر کار کے شیشے بند ہوں تو پھر یہ گیس ایک لمحے میں ساری کار میں پھیل سکتی تھی، ورنہ پہلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے افراد تو اس کی زد میں آ ہ[illegible] جاتے تھے۔

اور پھر وہی ہوا۔ جیسے ہی ٹائیگر نے دو تین بار بوتل کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبایا، فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے غیر ملکی کی ناک سے گیس

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کی پھوار اچانک ٹکرائی اور دوسرے لمحے وہ سیٹ پر ہی ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے تیزی سے جھانک کر دیکھا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے انجن کا ہیڈ بند کیا اور سٹیئرنگ کی طرف لپکا۔ کار کے چاروں شیشے چونکہ کھلے ہوئے تھے اس لئے گیس کا اثر فوراً ہی زائل ہو چکا تھا۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے سانس روک لیا اور پھر کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھایا اور دوسرے لمحے کار مڑ کر واپس شہر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

ٹائیگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا۔ کار کو جھٹکے بھی اس نے جان بوجھ کر دیئے تھے تاکہ غیر ملکی کو کوئی شک نہ پڑ سکے۔ اب وہ غیر ملکی ڈیش بورڈ اور سیٹ کے درمیان دوھرا ہوا پڑا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے کار چلاتا ہوا اسی سڑک پر آیا اور پھر اس نے کار واپس اسی سڑک پر موڑ دی جدھر غیر ملکی نے اپنی ویگن روکی تھی۔ ویگن اب بھی اپنی جگہ پر موجود تھی۔ چونکہ یہ جگہ ہر لحاظ سے محفوظ تھی اور کسی قسم کی مداخلت کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔ اس لئے ٹائیگر کار ادھر ہی لے آیا تھا۔ اس نے ویگن سے ذرا آگے کار بڑھا کر اسے موڑا اور پھر اس کا رخ سڑک کی طرف کر کے وہ تیزی سے نیچے اترا اور دوسری طرف سے آکر اس نے دروازہ کھول کر بیہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر باہر ڈال دیا۔

غیر ملکی ابھی تک بیہوش پڑا تھا اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اپنے آپ یہ دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آسکتا۔ اس نے غیر ملکی کی جیبوں کی تلاشی لی۔ اور پھر اس کی جیب میں موجود ایک کارڈ اور ریوالور

Scan & PDF by WAQAR

نکال کر اپنی جیبوں میں منتقل کر لیئے۔ اس کے بعد وہ غیر ملکی کو اٹھا کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے غیر ملکی سے پوچھ گچھ کے لئے ایک عجیب طریقہ سوچ لیا تھا۔ ایک ایسا طریقہ جو سہل بھی تھا۔ اور خوفناک بھی۔

غیر ملکی کو اس نے درختوں کے جھنڈ کے درمیان ڈالا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ واپس اپنی کار کی طرف آیا۔ اس نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے نائلون کی رسی کا ایک بڑا سا گچھا اٹھایا اور واپس درختوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس کے بعد اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ اس نے غیر ملکی کے دونوں پیر رسی سے باندھ کر اسے درخت کے تنے سے مضبوطی سے باندھ دیئے اور پھر اس نے اس کا ایک سرا غیر ملکی کے بازوؤں کے درمیان سے گزار کر دوسری گانٹھ اس کے سینے پر لگائی اور اس کے دونوں بازو بھی پشت پر کر کے انہیں باندھ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک اور درخت کی طرف بڑھا اور تیزی سے اس پر چڑھتا چلا گیا۔ اس درخت کی شاخ پہلے درخت کی طرف جھکی ہوئی تھی۔ یہ بھی اچھا خاصا مضبوط تنا تھا۔ ٹائیگر اس کے کنارے کی طرف کھسکتا چلا گیا اور درخت کا یہ تنا اس کے وزن سے نیچے ہوتا گیا ٹائیگر نے رسی کا ایک سرا اس تنے کے آخری کنارے سے مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر نیچے چھلانگ لگا دی۔

اس کے نیچے چھلانگ لگاتے ہی جھکا ہوا تنا تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے اس رسی کا سرا جسے اس نے درخت سے باندھا تھا کھینچ کر پہلے تنے کے گرد مخصوص انداز میں لپیٹا اور پھر اس

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کا سرا لپیٹنے کے بعد اس نے قریبی درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اس نے چونکہ پورا زور لگا کر رسی کو کھینچا تھا اس لئے تنا کافی نیچے جھک آیا تھا۔ اور اس کے بعد ٹائیگر نے بیہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کے بازوؤں اور سینے پر بندھی ہوئی رسی کو اس تنے کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کے ساتھ منسلک کر دیا۔

اب غیر ملکی کی ٹانگیں تو ایک درخت کے تنے سے بندھی ہوئی تھیں جب کہ اس کے بازو اور سینہ جھکے ہوئے تنے کے ساتھ مضبوطی سے بندھے گئے تھے۔ تنے کے ردعمل کی وجہ سے غیر ملکی سر کی طرف سے ذرا سا اوپر اٹھ گیا تھا۔

اور پھر ٹائیگر نے وہ رسی پکڑی جسے اس نے تنے سے باندھ کر اور کھینچ کر درخت کے گرد لپیٹا تھا۔ اس نے رسی کو آہستہ آہستہ ڈھیلا کرنا شروع کر دیا۔ اور رسی ڈھیلی ہوتے ہی جھکا ہوا تنا اپنے زور سے واپس اوپر کی طرف اٹھنا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ بندھا ہوا غیر ملکی بھی سر کی طرف سے اوپر کو اٹھنے لگا۔ چونکہ اس کے پیر دوسرے درخت کے تنے سے بندھے ہوئے تھے اس لئے جھکے ہوئے تنے کے اوپر اٹھتے ہی غیر ملکی کا جسم کھنچنا شروع ہو گیا۔

ٹائیگر جانتا تھا کہ اگر وہ رسی کو یکدم چھوڑ دے گا تو تنا پوری قوت سے اوپر کو اٹھے گا اور نتیجہ یہ کہ غیر ملکی کا جسم درمیان سے کھنچ کر ٹوٹتا چلا جائے گا۔ اس کے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹ جائے گی اور وہ یوں درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا جیسے ربڑ کھنچ کر ٹوٹتا ہے یہ خوفناک طریقہ اس نے افریقی قبائل میں دیکھا تھا۔ وہ اس طریقے سے

اپنے مجرموں سے پوچھ گچھ بھی کرتے تھے اور انہیں سزا بھی دیتے تھے یہ سزا اتنی خوفناک ہوتی تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے روح بھی ربڑ کی طرح کھنچی چلی جا رہی ہو۔ اس طریقے سے تو مجسمے بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ یہ غیر ملکی، بین الاقوامی مجرموں کی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس پر عام تشدد کے طریقے فضول ثابت ہوں گے اور پھر ٹائیگر کے پاس اتنا وقت بھی نہ تھا کہ وہ لمبا چوڑا تشدد کر کے اور لڑائی لڑ کر غیر ملکی سے راز اگلوائے۔ اب تو صرف اسے رسی ڈھیلی کرنی تھی اور غیر ملکی بے لبسی کے عالم میں خود ہی سب کچھ بتا دیتا۔ وہ رسی ڈھیلی کرتا گیا اور غیر ملکی کا جسم تیزی سے تنتا چلا گیا۔

غیر ملکی ابھی تک بیہوش تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ جب اس کا جسم کھنچنا شروع ہو گا تو تکلیف کی شدت کی بنا پر وہ خود بخود ہوش میں آ جائے گا۔ چنانچہ وہ رسی کو آہستہ آہستہ ڈھیلا کرتا چلا گیا اور غیر ملکی کا جسم اب ذرا سا کھنچنے لگا۔

اور پھر جیسے ہی ٹائیگر نے رسی کو ذرا سا اور ڈھیلا کیا، غیر ملکی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی اور اس نے تڑپ کر آنکھیں کھول دیں۔ چونکہ ٹائیگر درخت کے تنے کے قریب کھڑا تھا اس لئے غیر ملکی کا چہرہ اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ غیر ملکی کی نظر بھی آنکھیں کھلتے ہی ٹائیگر پر پڑی۔

"یہ ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ۔ آہ" ۔ غیر ملکی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آتے تھے۔ کیونکہ وہ کار کی سیٹ پر بیہوش ہوا تھا اور اب رسیوں سے بندھا فضا میں

UrduFanz.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹنگا ہوا تھا۔

"ابھی تو بہت کچھ ہوگا دوست" ___ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسی کو ذرا سا مزید ڈھیلا چھوڑ دیا اور غیر ملکی کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کے جسم کی ایک ایک رگ کھنچنے لگی تھی تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"تت ___ تت ___ تم کون ہو ___ کیا چاہتے ہو" ___ غیر ملکی نے بری طرح تڑپتے اور چیخیں مارتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں! ___ ابھی ذرا لطف اٹھاؤ" ___ ٹائیگر نے کہا اور ذرا سی رسی اور چھوڑ دی۔

غیر ملکی کے حلق سے بری طرح چیخیں نکلنے لگیں اور اس کا پورا جسم پسینے سے تر ہو گیا۔

"روکو ___ روکو! ___ خدا کے لئے اس تکلیف کو روکو ___ میری جان نکل رہی ہے" ___ غیر ملکی نے پانی سے باہر نکلی ہوئی مچھلی کی طرح فضا میں تڑپتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ تم نے فلیٹ سے جن لوگوں کو اغوا کیا تھا ___ انہیں کہاں پہنچایا گیا ہے" ___ ٹائیگر نے ایک انچ رسی کو اور ڈھیلا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ اوہ ___ میں مر جاؤں گا ___ اوہ ___ مجھے نہیں پتہ مجھے نہیں معلوم" ___ غیر ملکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"نہ بتاؤ ___ مر جاؤ" ___ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے رسی کو اور ڈھیلا کر دیا۔

اب تو غیر ملکی میں تکلیف کی شدت سے چیخنے کی بھی ہمت نہ رہی وہ بری طرح پھڑکنے لگا۔

"بب ___ بب ___ بتاتا ہوں ___ پانی ___ پانی" ___ غیر ملکی نے کراہتے ہوئے اور زخمی سانپ کی طرح فضا میں سر مارتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ بعد میں ملے گا ___ پہلے میرے سوالوں کے جواب دو" ___ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"قبا چا خان کو پتہ ہوگا ___ مجھے نہیں پتہ ___ مجھے نہیں پتہ میں سچ کہہ رہا ہوں" ___ غیر ملکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"قبا چا خان کون ہے ___ جلدی بتاؤ" ___ ٹائیگر نے رسی کو ایک انچ ڈھیلا کیا تو غیر ملکی اور زیادہ تڑپنے لگا۔

"رابن ہڈ چیف باس کا نمبر ٹو" ___ غیر ملکی نے پھڑکتے ہوئے اور کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ___ ٹائیگر نے ایک انچ مزید رسی کو ڈھیلا کر دیا۔

"مجھے نہیں معلوم ___ مجھے نہیں معلوم ___ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ غیر ملکی نے کہا اور ٹائیگر نے غصے میں رسی کو ذرا سا اور ڈھیلا کر دیا۔

اب تو غیر ملکی کی چیخیں آسمان پھاڑنے لگیں۔ اس کی آنکھیں ابل رہی تھیں اور ٹائیگر کو محسوس ہوا کہ اگر وہ تھوڑا سا وقت بھی اور اسی حالت میں رہا تو مر جائے گا۔ اس لئے اس نے رسی کو واپس کھینچا اور غیر ملکی کے پھڑکاؤ میں کمی آگئی۔ لیکن اب بھی وہ بہت بری حالت میں تھا۔

"جلدی بتاؤ ___ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ___ جلدی ___ ورنہ اس بار

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

جو تمہارا حشر ہو گا ___ وہ تمہارے تصور سے کہیں زیادہ بُرا ہو گا" ___ ٹا
نے کرخت لہجے میں کہا۔

" انتقام ___ رابن ھڈ میرا انتقام لے گا ___ میں اس کا غلام ہو
وہ میرا انتقام لے گا" ___ اچانک غیر ملکی نے سر مارتے ہوئے کہا ا
اس کے جبڑے تیزی سے چل رہے تھے۔ دوسرے لمحے اس کا سر ایک طر
ڈھلکتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے تیزی سے رسی کو ڈھیلا کیا مگر غیر ملکی کا جسم بے رُو
ہو چکا تھا۔ اس کے منہ سے نیلے رنگ کے بلبلے نکلتے دیکھ کر ٹائیگر نے
ایک طویل سانس لی۔

غیر ملکی ختم ہو چکا تھا۔ اس کے منہ سے نیلے بُلبلے نکلتے دیکھ کر ٹائیگر
سمجھ گیا تھا کہ غیر ملکی نے زہر کھا لیا ہے۔ اس کے دانت میں یقیناً زہریلا
کیپسول موجود تھا۔

ٹائیگر کا مشن فیل ہو گیا تھا۔ وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکا تھا اُسے دراص
یہ خیال ہی نہ تھا کہ غیر ملکی اس طرح خودکشی کرے گا۔ بہر حال اس
تیزی سے رسی کھینچی اور پھر اُسے تنے سے باندھ دیا۔ اب لاش کو م
تکلیف دینا اس کے خیال میں زیادتی تھی اور پھر اس نے بازوؤں سے
رسی کھول دی اور غیر ملکی کی لاش زمین پر گر گئی۔

ٹائیگر نے بڑی پھرتی سے رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ جیسے
اس نے جھکے ہوئے تنے سے رسی کھولی، تنا ایک جھٹکے سے او
اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ رسیاں سمیٹے غیر ملکی کی لاش کو وہیں چھ
کر تیزی سے واپس اپنی کار کی طرف آیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب عم

نے اس کا بُرا حشر کرنا ہے کیونکہ اس سے صحیح طور پر نگرانی نہ ہو سکی
تھی۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اب کیا کر سکتا تھا۔ غلطی تو ہو ہی چکی تھی۔ اس نے
رسیوں کا گچھا واپس ڈگی میں ڈالا اور پھر ڈگی بند کر کے وہ سٹیئرنگ والا
دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اچانک اُسے خیال آیا۔ وہ دروازہ بند کر کے
تیزی سے ویگن کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ویگن کا سٹیئرنگ والا
دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر اس نے بڑی باریک بینی سے اس کی
تلاشی لینی شروع کر دی۔ مگر ویگن بالکل خالی تھی وہاں کوئی چیز بھی نہ
تھی۔ ٹائیگر مایوس ہو کر واپس اترا اور پھر وہ دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا
کہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔ ڈرائیور سیٹ کے نیچے ایک کاغذ کا پُرزہ
پھنسا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر وہ پُرزہ سیٹ سے کھینچا اور پھر
اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ کاغذ پر فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ اس نے تو یہی
اندازہ لگایا کہ یہ پُرزہ اسی غیر ملکی کی جیب سے نکل کر گرا ہو گا۔ اس نے
پرزہ جیب میں ڈالا اور پھر واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے
لمحے اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سڑک کی طرف بڑھی چلی
جا رہی تھی۔

سڑک پر پہنچتے ہی اس نے کار کا رخ شہر کی طرف کیا اور پھر کار کو
پوری رفتار سے بھگانا شروع کر دیا۔ کراس چوک پر پہنچتے ہی اس نے
کار کو ایک طرف بنے ہوئے کیفے کے قریب جا کر روکا اور پھر وہ نیچے اتر
کر بھاگتا ہوا کیفے کے باہر موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
اس نے فون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے سکے نکالے اور انہیں

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

خانے میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ کاغذ کا وہی پرزہ اس نے جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا اور اس کی نظریں اس پر لکھے ہوئے نمبروں پر جمی ہوئی تھیں

"یس انکوائری" ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"چیف آف انٹیلی جنس سپیکنگ" ـــــ ٹائیگر نے لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ یس فرمائیے سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں ایک نمبر بتاتا ہوں ـــ تم نے مجھے اس ٹیلیفون نمبر کا پتہ بتانا ہے ـــ مگر دیکھو ہر بات خفیہ رہے ـــ اٹ از ٹاپ سیکرٹ" ٹائیگر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر ـــ فرمائیے نمبر بتائیے" ـــ آپریٹر نے اور زیادہ بوکھلاتے ہوئے کہا۔

ٹائیگر نے کاغذ پر لکھا ہوا نمبر آہستہ آہستہ دوہرا دیا۔

"ابھی بتاتا ہوں سر" ـــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"تم نمبر دوہراؤ ـــ کہیں تم کوئی غلط نمبر نہ سمجھ رہے ہو" ـــ ٹائیگر نے احتیاط بھرے انداز میں کہا اور پھر آپریٹر نے نمبر دوہرا دیا۔ وہ صحیح سمجھا تھا۔

"اوکے! ـــ اب پورا پتہ بتاؤ ـــ مگر احتیاط سے دیکھنا۔ غلطی نہیں ہونی چاہیئے" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"بہتر جناب! ـــ ایک لمحہ توقف کیجئے" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"نوٹ فرمائیے جناب" ـــ آپریٹر کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"بولو" ـــ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ نمبر ہوٹل الیف کی ایکس چینج کا ہے جناب" ـــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"ہوٹل الیف کی ایکس چینج کا ـــ کیا تم صحیح بتا رہے ہو" ـــ ؟ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا تو خیال تھا کہ یہ کسی پرائیویٹ کوٹھی کا نمبر ہو گا۔

"میں درست بتا رہا ہوں جناب! ـــ آپ بے شک چیک کر کے دیکھ لیں" ـــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ـــ ٹھیک ہے ـــ کسی کو بتانا نہیں ـــ اٹ از سیکرٹ" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب! ـــ آپ بے فکر رہیں" ـــ دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ انکوائری کے لئے علیحدہ سکے نہ ڈالنے پڑتے تھے اس لئے اسے دوبارہ سکے نہ ڈالنے پڑے اور اس نے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ہیلو الیف ہوٹل" ـــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز گونجی۔

"سوری! ـــ رانگ نمبر" ـــ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کر ڈیل پر رکھ دیا۔

آپریٹر کے بتائے ہوئے پتے کی تصدیق تو ہو گئی تھی۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ ایف ہوٹل سے مجرموں کا کیا تعلق ہے ـــــ یا تو یہ غیر ملکی وہاں رہائش پذیر ہے یا پھر وہاں ان کا کوئی اور آدمی ٹھہرا ہوا ہے۔

دوسرے لمحے اچانک ٹائیگر کو غیر ملکی کی جیب سے نکلنے ہوئے کارڈ کا خیال آ گیا جو اس نے تلاشی لیتے وقت نکالا تھا۔ اس نے تیزی سے جیب سے وہ کارڈ نکالا۔ کارڈ ایس۔ ڈی۔ فلیپر کا تھا اور اس پر پتہ ایف ہوٹل کا ہی دیا ہوا تھا۔ کمرہ نمبر تین سو چوتھی منزل۔ اور پھر ٹائیگر نے کارڈ واپس جیب میں ڈال لیا۔ کارڈ پر فون نمبر نہ لکھا ہوا تھا۔ اس لئے اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو اس غیر ملکی کا اپنا نام ایس۔ ڈی۔ فلیپر تھا ـــــ یا پھر اس نے ایس۔ ڈی۔ فلیپر سے ملنا تھا۔

ٹائیگر کا اندازہ تھا کہ ایس۔ ڈی۔ فلیپر کوئی اور آدمی ہی ہو گا کیونکہ کوئی شخص اپنا نام لکھ کر کارڈ جیب میں نہیں ڈالتا اور پھر اگر یہ کارڈ مرنے والے غیر ملکی کا ہوتا تو یقیناً وہ فون نمبر بھی اسی کارڈ پر ہی لکھتا۔ علیحدہ فون نمبر کاغذ پر درج نہ کرتا۔

ٹائیگر نے تیزی سے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے سکے نکال کر اس نے دوبارہ فون میں بنے ہوئے خانے میں ڈالے اور ایف ہوٹل کا نمبر گھمانے لگا۔

"یس ـــ ایف ہوٹل" ـــــ دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جو پہلے اس نے سنی تھی۔

"کمرہ نمبر تین سو چوتھی منزل میں ایس۔ ڈی۔ فلیپر سے بات کراؤ" ـــــ

Scan & PDF by WAQAR

ٹائیگر نے لہجہ بدل کر کہا۔

"آپ کا نام جناب" ـــــ ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جیکسن" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"بہتر جناب! ـــــ ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے" ـــــ آپریٹر نے کہا اور ٹائیگر خاموش کھڑا رہا۔

"ہیلو ـــ کون صاحب بول رہے ہیں ـــــ میں کسی جیکسن کو نہیں جانتا" ـــــ دوسری طرف سے ایک بگڑی ہوئی آواز سنائی دی۔

"رابن ہڈ ایمرجنسی" ـــــ ٹائیگر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا وہ غیر ملکیوں کے لہجے میں بول رہا تھا۔

"اوہ! ـــ کیا بات ہے" ـــ ؟ دوسری طرف سے بولنے والا بری طرح چونک پڑا۔

"میں آ رہا ہوں ـــ انتظار کرو" ـــ ٹائیگر نے کہا اور پھر تیزی سے رسیور رکھ کر وہ سر ہلاتا ہوا فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔ اس کے خیال کی تصدیق ہو گئی تھی۔ فلیپر دوسرا آدمی تھا اور اس کا تعلق بھی رابن ہڈ سے تھا۔ کیونکہ نہ صرف وہ رابن ہڈ کا نام سن کر چونکا تھا بلکہ اس نے تردید بھی نہ کی تھی۔

فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ کار میں بیٹھا اور اس نے کار ایف ہوٹل کی طرف دوڑانی شروع کر دی۔ اس کی آنکھیں مسرت سے چمک رہی تھیں۔ کیونکہ اس نے بہرحال ایک اہم کلیو تلاش کر لیا تھا۔ ایک ایسا کلیو جس کی مدد سے وہ بہت آگے بڑھ سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ جب عمران صاحب کو اس کلیو کا پتہ چلے گا تو وہ اس کی تعاقب

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

والی غلطی معاف کر دیں گے۔

عمران کے متعلق ٹائیگر کو قطعاً کوئی فکر نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اپنا تحفظ خود آسانی سے کر سکتا ہے اور ویسے بھی عمران نے اُسے صرف نگرانی کا ہی کام سونپا تھا۔ اُسے مداخلت کرنے کی اجازت نہ تھی اس لیے اُسے زیادہ فکر بھی نہ تھی۔ البتہ اُسے اس نئے کلیو کا پتہ چلا کر واقعی خوشی محسوس ہو رہی تھی اور اس بار اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اس فلیپر کو فوری طور پر بیہوش کر کے وہ سب سے پہلے اس کے دانت سے کیپسول باہر نکالے گا کہ وہ خودکشی نہ کر سکے۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

ویگن فلیٹ کے آگے سے چل کر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود غیر ملکی کی نظریں سائیڈ مرر پر جمی ہوئی تھیں۔

"کوئی تعاقب کا اندازہ ہوا"۔۔۔؟ ساتھ بیٹھے ہوئے قوی ہیکل غیر ملکی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی مونچھیں منگولین طرز کی تھیں۔

"تعاقب نہیں ہو رہا باس!۔۔۔ میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے"۔ ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"او کے!۔۔۔ پھر دوسرا مرحلہ شروع کیا جائے"۔۔۔ منگولین طرز کی مونچھوں والے غیر ملکی نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ذرا آگے جا کر ویگن کو ایک کچے سے احاطے کے اندر موڑ لیا۔ یہ پرانا زرعی فارم تھا جو اب ویران اور خالی پڑا ہوا تھا۔ اس کے اندر ایک بڑی سی

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کار موجود تھی۔

ڈرائیور نے ویگن اندر کھڑی کار کے قریب روک دی اور باس دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ویگن رکتے ہی پچھلے حصے کا دروازہ کھلا اور باقی غیر ملکی باہر آ گئے اور پھر جوزف، جوانا اور عمران تینوں کو بڑی پھرتی سے ویگن سے کار میں منتقل کر دیا گیا۔

"کاپر! ۔۔۔ اس ویگن کو شہر سے باہر کسی جگہ چھوڑ دینا ۔۔۔ اور تم خود نیلپر سے الیف ہوٹل میں مل لینا ۔۔۔ وہ تمہیں باقی ہدایات دے دیگا" ۔۔۔ باس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ڈرائیور کے حوالے کرتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا

"کیا میں سیدھا اس کے پاس چلا جاؤں ۔۔۔ یا پہلے اسے فون کر لوں ۔۔۔؟" ڈرائیور نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"احمق آدمی! ۔۔۔ پہلے فون کر لینا اور قباچا خان کا کوڈ دوھرانا ۔۔۔ تب ہی وہ تمہیں پہچانے گا" ۔۔۔ باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب! ۔۔۔ اس کارڈ پر فون نمبر درج نہیں ہے ۔۔۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں جناب" ۔۔۔ ڈرائیور نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اس احمق آدمی نے فون نمبر درج نہیں کیا" ۔۔۔ باس نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک ڈائری سی نکالی جس کے ساتھ چھوٹی سی پنسل بندھی ہوئی تھی۔ اس نے ڈائری کھول کر نمبر چیک کیا اور پھر اس صفحے کا ایک کونہ پھاڑ کر اس نے تیزی سے نمبر لکھ کر وہ پرزہ غیر ملکی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔ غیر ملکی ڈرائیور نے

Scan & PDF by WAQAR

ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کیا اور پھر پرزے کو جیب میں ڈالنے لگا مگر چھوٹا سا پرزہ اس کے ہاتھ سے کھسک کر سیٹ کے نیچے گر گیا مگر غیر ملکی کو اس کا احساس تک نہ ہوا۔ وہ ویگن موڑ کر واپس سڑک پر آ گیا اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا۔

باس کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور جب ویگن آگے بڑھ گئی تو اس نے ڈرائیور کو کار چلانے کا اشارہ کیا اور کار تیزی سے احاطے سے باہر نکلی اور پھر سڑک پر آ کر واپس عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جوانا اور جوزف کو پچھلی سیٹوں کے درمیان فرش پر ڈال دیا گیا تھا جب کہ عمران کو اگلی سیٹ کے ایک حصے میں سکیڑ کر ڈالا گیا تھا اور باس عمران کے جسم پہ پیر رکھے بیٹھا تھا۔

کار عمران کے فلیٹ سے آگے بڑھتی ہوئی چوک پر پہنچی اور پھر وہاں سے دائیں طرف مڑ کر ایک رہائشی کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد کار کالونی میں موجود ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ کے باہر ایک غیر ملکی یوں کھڑا ہوا تھا جیسے سیر کرنے کے لئے باہر نکل آیا ہو۔ اس نے کار دیکھتے ہی تیزی سے دھکیل کر کوٹھی کا پھاٹک کھول دیا اور ڈرائیور کار کو اندر لیتا چلا گیا۔ پورچ میں پہنچ کر اس نے کار روک دی۔ برآمدے میں پانچ مسلح غیر ملکی موجود تھے۔

"انہیں نیچے تہہ خانے میں لے چلو ۔۔۔ اور اچھی طرح رسیوں سے باندھ دو" ۔۔۔ باس نے سخت لہجے میں کہا اور خود بڑے بڑے قدم اٹھاتا ایک راہداری میں گھستا چلا گیا۔

راہداری سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اور اس

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نے وہاں پہنچتے ہی الماری کھولی اور اس میں سے چمڑے کا ایک بڑا سا ہنٹر نکال لیا۔ اس ہنٹر میں چمڑے کے ساتھ خاردار تار بھی گندھی ہوئی تھی۔ اس طرح یہ ہنٹر انتہائی جان لیوا ہتھیار بن گیا تھا۔ اور اس نے اسے خاص طور پر یہ ہنٹر تیار کیا تھا۔ باس نے جو قباچا خان تھا ہنٹر کو سہلاتے ہوئے باہر نکال لیا۔ اس طرح اس کی سنگدلانہ جبلت کو پوری پوری تسکین ملتی تھی کیونکہ ہنٹر جہاں پڑتا تھا وہاں زخموں کی ایک قطار ڈال دیتا تھا۔ خاردار تار کے کانٹے جسم میں گھس کر جب کھنچتے تھے تو شکار کی روح تک کو ساتھ کھینچ لاتے تھے۔

ہنٹر کو بازو پر لپیٹتا ہوا وہ کمرے سے نکلا اور پھر راہداری کراس کر کے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے کمرے کے فرش کا ایک حصہ تیزی سے کھسکتا چلا گیا اور نیچے جانے والی سیڑھیاں صاف نظر آنے لگیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ قباچا خان راہداری کراس کرتا ہوا اس دروازے تک پہنچا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چار ستون تھے۔ عمران، جوزف اور جوانا تینوں کو رسیوں کی مدد سے ان ستونوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ ان کے سر ڈھلکے ہوئے تھے اور وہ بیہوش تھے۔ کمرے میں اس وقت چھ غیر ملکی موجود تھے۔

"یہ دونوں حبشی تو پہلے بھی فلیٹ میں موجود تھے ____ البتہ تیسرا

مقامی آدمی پہلی بار نظر آیا تھا ____ اور یہ منظر بھی حیرت انگیز تھا۔ دونوں حبشی ڈنڈ نکال رہے تھے جب کہ یہ نوجوان صوفے پر بیٹھا تھا ____ میرے خیال میں یہی وہ علی عمران ہو گا جس کی ہمیں تلاش ہے" ____ قباچا خان نے غور سے عمران کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے باس" ____ ایک غیر ملکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مگر میں پہلے اس حبشی کی کھال ادھیڑوں گا ____ جس نے میرے تین آدمی ضائع کر دیئے ____ اور مجھے چیف باس کے سامنے زندگی میں پہلی بار شرمندہ ہونا پڑا" ____ قباچا خان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔

"ٹھیک ہے ____ ان تینوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ وہ ایک دوسرے کا تماشہ تو دیکھ سکیں" ____ قباچا خان نے ہنٹر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ اور غیر ملکی نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل باری باری تینوں کی ناک سے لگا کر ڈھکن بند کر دیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہی ان تینوں کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر تینوں نے بیک وقت ہی آنکھیں کھول دیں۔

عمران نے آنکھیں کھولتے ہی تیزی سے نظریں گھماتے ہوئے ماحول کا جائزہ لیا اور پھر قباچا خان کے ہاتھ میں پکڑا ہوا خاردار ہنٹر دیکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے یہ بھی چیک کر لیا تھا کہ کمرے میں اس ہنٹر والے کے علاوہ چھ مسلح افراد بھی موجود ہیں جنہوں نے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالی ہوئی تھیں۔ اور وہ ایک قطار کی صورت میں ایک طرف کھڑے ہوئے تھے۔ یہ عمران کے نقطۂ نظر سے اچھی بات تھی کیونکہ اگر وہ بکھر کر کھڑے ہوتے تو پھر مسئلہ مشکل ہو جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی پشت پر کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ اس لئے ہوش میں آتے ہی اس نے ستون کے پیچھے بندھے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دینا شروع کر دی۔ اور اس کے ناخنوں میں لگے ہوئے تیز بلیڈوں نے اپنے کام کا آغاز کر دیا تھا۔

"تم حبشی! ---- اب میں تم سے اپنے تینوں آدمیوں کا انتقام لونگا ---- ایسا انتقام کہ تمہاری نسلیں بھی اس انتقام کا تصور کر کے لرزا کریں گی" ---- قباچاخان نے ان تینوں کو ہوش میں آتے دیکھ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ضرور لو انتقام ---- میں تمہیں منع نہیں کرتا ---- لیکن اسے میں نے دو ہزار ڈنڈ نکلنے کی سزا دی تھی ---- اور ابھی شاید ایک سو ڈنڈ بھی نہیں ہوئے تھے کہ تم آ گئے ---- اسے پہلے دو ہزار ڈنڈ نکالنے دو ---- اور پھر جس طرح چاہو انتقام لے لینا" ---- عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ---- تین سو ڈنڈ نکال لئے تھے ---- آپ دو سو ڈنڈ کہہ رہے ہیں" ---- جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اسے ڈنڈی مارنا کہتے ہیں مسٹر جوانا ---- تم نے ڈنڈ نکالے تو ہیں لیکن ڈنڈی مار دی ---- مگر خیر، تمہاری بات میں تسلیم کر لیتا ہوں ---- لیکن باقی ڈنڈ کب نکالو گے ---- جلدی کرو۔ اور جوزف

تم بھی ---- تم کیوں خاموش کھڑے ہو ---- چلو شروع ہو جاؤ" ---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ آپس میں ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ اکیلے وہاں موجود ہوں۔ وہ قباچاخان یا اس کے ساتھیوں کو ذرا برابر بھی لفٹ نہ کرا رہے تھے۔

"اوہ! ---- تم ان کے ماسٹر ہو ---- کیا نام ہے تمہارا" ---- قباچاخان نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسے عمران کے مطمئن چہرے اور بات چیت پر حیرت ہو رہی تھی۔

"یار! ---- خدوخال کے لحاظ سے تو تم کسی مہذب قوم کے فرد لگتے ہو لیکن مونچھیں تم نے منگولین طرز کی رکھی ہوئی ہیں ---- مہذب قوم کے افراد تو پہلے اپنا تعارف کراتے ہیں اور پھر موسم کے حال پر بات شروع کرتے ہیں ---- مگر تم اپنا تعارف کرائے بغیر مجھ سے میرا تعارف طلب کر رہے ہو۔ یہ اخلاقیات کے خلاف ہے ---- چلو ایسا کرو کہ اپنا تعارف کرا دو۔ مونچھوں کی کمی کر دو ---- یعنی موسم کا حال نہ بتانا" ---- عمران نے یوں جواب دیا جیسے وہ کسی بچے کو اخلاقیات کا سبق دے رہا ہو۔

"اوہ! ---- تم قباچاخان کے سامنے اس انداز میں بات کرنے کی جرات کر رہے ہو ---- تمہیں نہیں معلوم کہ قباچاخان کے سامنے اٹھنے والی آنکھیں نکال لی جاتی ہیں" ---- قباچاخان نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر وہ ہنٹر کو خوفناک انداز میں جھٹکتا ہوا تیزی سے عمران کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

"یار غصے کیوں ہوتے ہو ---- نہ کمی کرو مونچھوں کی ---- میں یہی سمجھوں گا کہ مونچھیں نقلی ہیں ---- چلو موسم کے حال سے بات شروع کرتے ہیں"

URDUFANS.com

Scan & PDF By WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران نے فوراً ہی اپنی بات میں ترمیم کرتے ہوئے کہا۔ البتہ لہجہ اس کا اسی طرح مطمئن تھا۔

"ہوں! ۔۔۔ تم ضرورت سے زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو ۔۔۔ چلو پہلے تمہاری ہی کھال اُدھیڑ دوں ۔۔۔ تمہیں بھی پتہ چلے کہ قباچا خان کون ہے" ۔۔۔ قباچا خان نے غصے سے ہنٹر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں غصے اور وحشت کی چمک ابھر آئی تھی۔

"یار ۔۔۔ کیوں نقلی نام رکھ کر مجھے رعب دے رہے ہو ۔۔۔ تم نے تو صرف چنگیزی خاندان کا نام چرایا ہے ۔۔۔ میری رگوں میں اصلی چنگیزی خون گردش کر رہا ہے ۔۔۔ یقین نہ آئے تو میرا شناختی کارڈ دیکھ لو ۔۔۔ میری ولدیت وہاں درج ہے" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح جواب دیا۔ وہ جان بوجھ کر قباچا خان کو غصہ دلا رہا تھا۔

"اوہ! ۔۔۔ شٹ اپ" ۔۔۔ قباچا خان عمران کی توقع کے عین مطابق بُری طرح غصہ کھا گیا اور دوسرے لمحے اس نے ایک قدم آگے بڑھا کر پوری قوت سے بازو کو حرکت دی اور خاردار ہنٹر شڑاپ کی آواز سے فضا میں تیزی سے گھوما۔

مگر اس سے پہلے کہ ہنٹر عمران کے جسم پر پڑتا، عمران انتہائی تیزی سے گھوم گیا اور ہنٹر پوری قوت سے خالی ستون سے ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ قباچا خان سنبھلتا یا دوسری بار ہنٹر گھماتا، اچانک عمران نے بجلی کی سی تیزی سے قباچا خان پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے قباچا خان جیسا قوی ہیکل اور دیو نما آدمی اڑتا ہوا ان چھ مسلح افراد پر جا پڑا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب تماشا دیکھ رہے تھے اور قباچا خان

کے اچانک ٹکرانے سے وہ سب لڑکھڑا کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرائے۔

قباچا خان سمیت سب افراد نے تیزی سے اچھل کر اٹھنا چاہا، مگر عمران اس دوران اس خاردار ہنٹر پر قبضہ کر چکا تھا اور دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز کمرے میں گونجی اور پھر کمرہ دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ہنٹر کی ضرب نے قباچا خان سمیت چار افراد کو دوبارہ ڈھیر کر دیا تھا اور پھر عمران تو بجلی بن گیا۔ باقی دو افراد نے مشین گنیں سیدھی کی تھیں کہ شڑاپ کی دوسری بار آواز گونجی اور ان دونوں کے حلقوں سے بھی دردناک چیخیں گونج اٹھیں۔

قباچا خان نے اچھل کر عمران پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن پھر چیختا ہوا دوبارہ اپنے ساتھیوں پر جا گرا۔ عمران کے چلائے ہوئے ہنٹر نے اس کے جسم سے خون کی دھاریں نکال دی تھیں اور عمران تو جیسے مشین بن گیا۔ اس کا ہنٹر تیزی سے حرکت میں تھا اور قباچا خان سمیت چھ کے چھ افراد چیخیں مارتے ہوئے بُری طرح اچھل رہے تھے۔ ان میں سے کسی کو بھی موقع نہ مل رہا تھا کہ وہ فرش پر گری ہوئی مشین گنیں ہی اٹھا سکتے تہہ خانہ خوفناک چیخوں سے مسلسل گونج رہا تھا۔

"جوزف اور جوانا ۔۔۔ باقی ڈنڈ معاف" ۔۔۔ اچانک عمران نے ہنٹر چلاتے ہوئے چیخ کر کہا کیونکہ دو آدمی اب اچھل کر ایک طرف کو نکل گئے تھے اور عمران ایک ہنٹر سے انہیں کور نہ کر سکتا تھا۔

"ماسٹر" ۔۔۔ اچانک جوزف اور جوانا نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ان کی رسیاں تڑتڑاہٹ کی آواز سے ٹوٹتی چلی گئیں ڈنڈ معاف ہو جانے کی خوشی نے ان کے جسموں میں بجلی کی رو دوڑا دی

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تھی۔

رسیاں ٹوٹتے ہی وہ دونوں ان دونوں آدمیوں پر بھوکے عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور جوانا نے تو ایک آدمی کو اٹھا کر پوری قوت سے دیوار سے دے مارا۔ اور اس غریب کے حلق سے تو چیخ تک نہ نکل سکی۔ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اور اس کی کھوپڑی پرزے پرزے ہو کر بکھر گئی تھی۔ اس کا دماغ کسی چیچھڑے کی طرح دیوار سے چمٹا لرزتا رہ گیا۔

ادھر جوزف نے دوسرے آدمی کو اٹھایا اور اسے پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ دوسرے آدمی کا بھی بعینہ فرش نے وہی حشر کیا جو پہلے آدمی کا دیوار نے کیا تھا۔ اور یہ آدمی بھی کوئی آواز نکالے بغیر ہی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

اسی لمحے عمران پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

قباچا خان سمیت چار آدمی اب شدید زخمی ہو کر فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ خاردار ہنٹر نے ان کے جسموں کو واقعی ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔

"جوزف اور جوانا! — اس نقلی چنگیزی نسل کو چھوڑ کر باقی چاروں تمہارا شکار ہیں" — عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جوزف اور جوانا اچھل کر باقی چاروں پر بھوکے چیتوں کی طرح ٹوٹ پڑے۔

یہ چاروں بھی خاصے طاقت ور اور قوی ہیکل تھے۔ شدید زخمی حالت

میں ہونے کے باوجود انہوں نے جوزف اور جوانا سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن جوزف اور جوانا کے درمیان تو طاقت اور درندگی کا باقاعدہ مقابلہ شروع ہو گیا۔

ان دونوں نے باقاعدہ دو دو آدمیوں کو بانٹ لیا اور پھر ان کی ہڈیاں ٹوٹنے کی آوازوں سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ ساتھ ہی ان کے حلقوں سے نکلنے والی دردناک چیخیں تھیں۔

جوزف اور جوانا باری باری کبھی ان کی ٹانگوں کو توڑتے — کبھی بازو اور پھر چند ہی لمحوں میں ان چاروں کے جسم توڑ پھوڑ کا شکار ہو گئے اور سوائے موت کے انہیں اور کوئی پناہ گاہ نہ مل سکی۔ نتیجہ یہ کہ چند ہی لمحوں میں فیصلہ ہو گیا اور وہ چاروں گردنیں تڑوا کر جوزف اور جوانا کی وحشیانہ درندگی سے نجات پا گئے۔

قباچا خان پشت کے بل فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اسی کے ہنٹر نے اس کے جسم پر زخموں کے پھول سجا دیئے تھے۔ اس کی آنکھیں بند تھیں وہ شاید بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا۔

"ماسٹر! — یہ تو سب مر گئے" — جوانا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر ستون سے باندھ دو — میں ذرا اس سے تعارف کی رسم پوری کر لوں — اور سنو! — تم مشین گنیں اٹھا کر باہر جاؤ اور ایک آدمی بھی اس عمارت میں زندہ نہیں رہنا چاہیے — ورنہ ڈنڈ دوبارہ نکالنے پڑیں گے" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ڈنڈوں کا سنتے ہی جوزف اور جوانا دونوں کے جسموں میں ایک

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

باہر پھر بجلی کی لہر دوڑ گئی۔

ان دونوں نے جھپٹ کر فرش پر پڑے ہوئے قباچا خان کو اٹھایا اور اسے ستون سے باندھ دیا۔

"شاباش! — اب جاؤ — مگر خیال رکھنا — کہیں پھر نہ ڈنڈ نکالنے پڑیں" — عمران نے انہیں پچکارتے ہوئے کہا اور وہ دونوں مشین گنیں سنبھالے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے

جب وہ دونوں دروازے سے باہر نکل گئے تو عمران ستون سے بندھے ہوئے قباچا خان کی طرف متوجہ ہوا۔

اسی لمحے عمران کو باہر بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ اس کا خیال درست نکلا تھا کہ باہر قباچا خان کے ساتھی یقیناً موجود ہوں گے۔ وہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ کہیں یہ عمارت گھنی آبادی میں واقع نہ ہو۔ ایسی صورت میں تو پھر پولیس کا پہنچ جانا یقینی ہو سکتا ہے

اچانک عمران کو ٹائیگر کا خیال آیا۔ اس نے جیب سے بی ٹو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ مگر کافی دیر تک دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تو اس نے سر ہلاتے ہوئے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔ صاف ظاہر تھا کہ ٹائیگر قریب موجود نہیں ہے بی ٹو ٹرانسمیٹر مخصوص حدود تک ہی کام کرتا تھا۔ اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ ٹائیگر تعاقب نہیں کر سکا — یا پھر اسے بھی پکڑ لیا گیا ہے۔ اور اب اس کا ارادہ بدل گیا۔

اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر پھرتی سے قباچا خان کی رسیاں

کھولیں اور اسے کاندھے پر اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا۔

دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آیا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں پہنچ گیا۔

اسی لمحے جوزف اور جوانا بھاگتے ہوئے کمرے کی طرف آئے عمران ان کے بھاری قدموں کی آوازیں سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ آنے والے جوزف اور جوانا ہیں۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً وہ قباچا خان کو اپنے کاندھے پر اٹھائے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔

دوسرے لمحے جوزف اور جوانا بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔

"ارے ارے — کہاں جا رہے ہو" — ؟ عمران نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے پلٹے۔

"اوہ — آپ یہاں — باس! پانچ افراد تھے۔ پانچوں ختم ہو گئے" — جوزف نے مڑتے ہی کہا۔

"او کے! — آؤ اب نکل چلیں — ورنہ پولیس نے آوارہ گردی میں چالان کر دیا تو ضمانت دینے والا بھی کوئی نہ ملے گا" — عمران نے کہا اور پھر قباچا خان کو اٹھائے تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ماسٹر! — اسے مجھے دے دو — خون سے آپ کے کپڑے خراب ہو رہے ہیں" — جوانا نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اس قوی ہیکل اور بھاری بھرکم قباچا خان کو

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

بدن جوانا کی طرف اچھال دیا جیسے گیند اچھالی جاتی ہے اور جوانا نے بھی اسے اسی انداز میں کیچ کیا۔

راہداری کا اختتام برآمدے میں ہوتا تھا جہاں ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

اسی لمحے عمران کو دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جلدی جلدی کرو ـــــ اسے ڈالو اندر" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کار میں سوار ہو گئے چابیاں کار میں ہی موجود تھیں اس لئے عمران کو وقت ضائع نہیں کرنا پڑا اور کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران نے پھاٹک کے قریب جاکر کار روکی۔ اور کار رکتے ہی جوزف اچھل کر نیچے اترا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک کھول دیا اور عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ جوزف چلتی کار میں ہی سوار ہو گیا۔

سائرنوں کی آوازیں اب نزدیک آتی جا رہی تھیں۔ عمران نے کار باہر نکالی اور اسے سائرنوں کی آوازوں سے مخالف سمت میں موڑ دیا۔

سڑک کے باہر لوگ اکٹھے ہوئے تھے لیکن وہ ٹولیاں بنائے دور دور کھڑے تھے۔

عمران نے کار ذرا ہی آگے بڑھائی اور پھر تیزی سے ایک

URDUFANS.com

بائی روڈ پر گھما دی۔ اسی طرح وہ کار مختلف گلیوں سے گھماتا ہوا تھوڑی دیر بعد ایک اور بڑی سڑک پر پہنچ گیا۔ اور اب اس نے اطمینان سے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ کوٹھی سے باہر نکلتے ہی وہ چونکہ علاقہ پہچان گیا تھا اس لئے اسے نکلنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔

تھوڑی دیر بعد کار عمران کے فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی۔

"تم دونوں نیچے اترو ـــــ اور فلیٹ میں جاکر کپڑے وغیرہ بدل کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جاؤ" ـــــ عمران نے کار روکتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے نیچے اتر گئے۔ قباچا خان ابھی تک پچھلی سیٹوں کے درمیان خون میں لت پت بیہوش پڑا ہوا تھا۔

اور پھر عمران نے مڑ کر اس کی کلائی پکڑی اور اس کی بیہوشی کا اندازہ لگانا شروع کیا۔ نبض چیک کرتے ہی اسے اطمینان ہو گیا کہ قباچا خان ابھی ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آسکتا۔ اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹائیگر نے ہوٹل الیف کے پارکنگ شیڈ میں کار روکی اور پھر اس نے سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے بنے ہوئے صندوق نما خانے سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر جیب میں ڈال لی۔ یہ اس کا اپنا تیار کردہ مخصوص ہتھیار تھا۔ یہ سوئیاں پھینکنے والی مشین تھی اور اس نے سوئیوں کی نوک پر ایسا زہر لگایا ہوا تھا جو جسم میں داخل ہوتے ہی اعصاب کو فوری طور پر مفلوج کر دیتا تھا۔

سیٹ بند کر کے وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کا وسیع و عریض ہال لوگوں کے ہجوم سے پُر تھا۔ عورتوں کے مترنم قہقہوں اور مردوں کی اونچی اونچی آوازوں میں ہونے والی باتوں سے ہال گونج رہا تھا۔

ٹائیگر ہال میں داخل ہوتے ہی تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لفٹ اوپر گئی ہوئی تھی۔ وہاں چند لوگ پہلے ہی لفٹ کے

Scan & PDF By WAQAR

URDUFANS.com

منتظر تھے۔ ٹائیگر بھی ان کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد لفٹ آ گئی اور جب اس میں سوار افراد باہر نکل گئے تو ٹائیگر دس افراد کے ساتھ لفٹ میں داخل ہو گیا۔ لفٹ نے اوپر کی طرف سفر شروع کر دیا۔ ہر منزل پر لفٹ رکتی اور کچھ لوگ باہر چلے جاتے اور اوپر جانے والے سوار ہو جاتے۔ جب لفٹ چوتھی منزل پر رکی تو ٹائیگر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ چار افراد بھی باہر آئے تھے۔ اور وہ سب تیزی سے مختلف کمروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ٹائیگر کمرہ نمبر تین سو کی طرف بڑھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے" ———— اندر سے آواز سنائی دی۔ بولنے والا وہی فلپ تھا جس کی آواز ٹائیگر فون پر پہلے سن چکا تھا۔

"جیکسن" ———— ٹائیگر نے لہجے کو غیر ملکی بناتے ہوئے کہا۔

"آ جاؤ ———— دروازہ کھلا ہے" ———— اندر سے آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے دھکا دے کر دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔

ٹائیگر نے جیسے ہی قدم آگے بڑھائے اس کے پیر کو جھٹکا لگا اور ٹائیگر سنبھلنے کی کوشش کے باوجود منہ کے بل آگے فرش پر جا گرا۔ دبیز قالین کی وجہ سے وہ زخمی ہونے سے تو بچ گیا لیکن نیچے گرتے ہی اس پر جیسے کوئی پہاڑ آ گرا ہو۔

ٹائیگر نے تیزی سے پلٹ کر اپنے آپ کو بچانا چاہا۔ مگر اس پر گرنے والا اس سے زیادہ پھرتیلا اور تیز ثابت ہوا اور دوسرے لمحے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹائیگر کے دونوں بازو کسی کی گرفت میں آ کر تیزی سے سمٹے اور دوسرے لمحے کلک کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کی دونوں کلائیوں میں ہتھکڑی پڑ گئی اور پھر اس پر سے بوجھ ہٹتا چلا گیا۔

ٹائیگر تیزی سے پلٹا اور اسی لمحے چٹ کی آواز سے کمرہ روشن ہو گیا اور ٹائیگر نے ایک لمبے تڑنگے قوی ہیکل غیر ملکی کو دروازے کے قریب کھڑا دیکھا۔ وہ غور سے فرش پر پڑے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔

ٹائیگر کے پیروں میں ابھی تک نائلون کی رسی لپٹی ہوئی تھی اور اسی رسی کی وجہ سے ہی وہ قابو آ گیا تھا اور پوری طرح پلٹ نہ سکنے کی وجہ سے غیر ملکی اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالنے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ غیر ملکی نے دروازہ بند کر کے جھک کر رسی کا سرا کھولنا شروع کر دیا۔ اس نے رسی کی مدد سے باقاعدہ پھندہ بنایا ہوا تھا۔ ایسا پھندہ جیسے افریقی قبائل درندوں کو پکڑنے کے لئے زمین سے ذرا اوپر کر کے تیار کرتے تھے۔ اور اسی پھندے نے ٹائیگر کو بھی بے بس کر دیا تھا۔

رسی کھول کر اس نے ایک طرف پھینکی تو ٹائیگر بھی سمٹ کر اٹھ کھڑا ہوا مگر دوسرے لمحے غیر ملکی نے اسے زور سے دھکا دیا اور ٹائیگر صوفے کی کرسی پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

"یہیں بیٹھے رہو — ورنہ گولی مار کر ڈھیر کر دوں گا" — غیر ملکی نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر دانت بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

غیر ملکی مڑ کر صوفے کے پیچھے آیا اور پھر اس نے پیچھے کھڑے ہو کر تیزی سے ٹائیگر کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

Scan & PDF by WAQAR

ٹائیگر بری طرح بے بس تھا اس لئے خاموش بیٹھا رہا اور غیر ملکی نے اس کی جیبوں سے ہر چیز نکال لی۔ جس میں ریوالور کے ساتھ ساتھ وہ سوئیاں پھینکنے والی مشین اور وہ کارڈ بھی شامل تھا جو ٹائیگر نے ویگن ڈرائیور کی جیب سے نکالا تھا۔ ساتھ ہی کاغذ کا وہ پرزہ بھی اس کے ہاتھ لگ گیا جس پر فون نمبر درج تھا۔

"ہونہہ — تو تم اس کارڈ اور فون نمبر کی وجہ سے یہاں پہنچے ہو — وہ کاپر کہاں ہے جس کی جیب سے تم نے یہ کارڈ اور فون نمبر نکالا ہے" — غیر ملکی نے سامنے آ کر بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"اچھا اس کا نام کاپر تھا — خوب نام ہے — بہرحال اس کا کارڈ میری جیب سے نکلنے کے بعد تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہو گا" — ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ" — غیر ملکی شاید ٹائیگر کے جواب سے بھڑک اٹھا تھا اس نے ریوالور کو اچھال کر نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ پوری قوت سے گھوما۔ مگر اسی لمحے ٹائیگر کا جسم تیزی سے کھسکا اور اس کا اوپر والا جسم یکدم نیچے ہو جانے سے نہ صرف ریوالور کا وار خالی گیا بلکہ ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے غیر ملکی کے پیٹ سے ذرا نیچے پڑیں اور غیر ملکی چیختا ہوا بستر پر جا گرا۔

ٹائیگر نے تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے وہ منہ کے بل بستر پر پڑے ہوئے غیر ملکی کے اوپر جا گرا۔ مگر غیر ملکی تیزی سے کروٹ بدل گیا اور ٹائیگر منہ کے بل بستر پر دھنستا چلا گیا۔ غیر ملکی نے

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کروٹ بدلتے ہی دوبارہ کروٹ بدلی اور اس کا جسم تیزی سے ٹائیگر کی پشت پر آگیا۔ مگر ٹائیگر نے اسی طرح لیٹے لیٹے ہوتے دونوں پیروں کو پیچھے کی طرف کیا اور غیر ملکی قلابازی کھا کر بیڈ کے سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور پھر سر کے بل نیچے کھسکتا چلا گیا۔

مگر ٹائیگر اسے پیروں کی مدد سے اچھالتے ہی تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے دونوں ٹانگوں کی مدد سے بیڈ کو پوری قوت سے دیوار سے ٹکرا دیا اور غیر ملکی کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کی عجیب پوزیشن بن گئی تھی۔ اس کا سر فرش پر ٹکا ہوا تھا جبکہ ٹانگیں دیوار سے لگی ہوئی تھیں اور بیڈ نے اسے پیٹ کی جگہ سے دیوار سے بری طرح بھینچ دیا گیا تھا۔

ٹائیگر نے پوری قوت سے بیڈ کو دیوار کے ساتھ لگائے رکھا اور غیر ملکی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس نے ادھر ادھر نکلنے کی بے حد کوشش کی لیکن ٹائیگر نے اپنے جسم کی پوری قوت لگا رکھی تھی۔ اسے علم تھا کہ اب اگر یہ غیر ملکی نکل گیا تو پھر وہ اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گا۔ اس نے ٹانگوں کی مدد سے بیڈ کو جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ اور پھر غیر ملکی کی جدوجہد آہستہ آہستہ سست پڑتی چلی گئی پھیپھڑوں کا نچلا حصہ بیڈ اور دیوار کے درمیان پھنس جانے کی وجہ سے وہ پوری طرح سانس نہ لے سکتا تھا اس لئے وہ بیہوش ہوتا چلا گیا۔ جب اس کی ٹانگیں بے جان سی ہو کر نیچے لٹکنے لگیں تو ٹائیگر نے تیزی سے پیچھے ہٹ کر ایک پیر کی مدد سے بیڈ کے پائے کو باہر کی طرف کھسکایا اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی کا الٹا ہوا جسم دھڑام

سے درمیانی خلا میں گرتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے بیڈ کو اور زیادہ کھسکایا اور پھر جب خلا خاصا بڑا ہو گیا تو وہ اس غیر ملکی کی طرف بڑھا۔ وہ اس جگہ پشت کے بل بیٹھتا چلا گیا جہاں غیر ملکی کا سائلنسر لگا ہوا ریوالور پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے الٹا بیٹھ کر ہاتھوں کی مدد سے ٹٹول کر ریوالور اٹھا لیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آگئے۔ اس نے ریوالور کو مخصوص انداز میں پکڑا اور پھر اس کی نال کو کلائیوں کے درمیان موجود ہتھکڑی کے اوپر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلی کو کھینچ کر ٹریگر تک بڑھایا چونکہ یہ سب کچھ اس کی پشت پر ہو رہا تھا اس لئے بس احساس ہی ہو رہا تھا۔ ویسے جو کام وہ کرنے چلا تھا وہ تھا انتہائی خطرناک ---- اگر ریوالور کی نال ذرا سا بھی غلط ہو جاتی تو گولی ٹائیگر کی پشت کی گھس سکتی تھی لیکن ٹائیگر نے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور پھر جب اس کے اندازے کے مطابق ریوالور کی نال کلائیوں کے گرد پڑی ہوئی ہتھکڑی کے درمیانی حصے پر ٹک گئی تو اس نے سانس روک کر ٹریگر دبا دیا۔ ہلکا سا دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھوں سے گرتا چلا گیا۔ مگر دھماکے کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ علیحدہ ہو گئے۔ گولی نے ہتھکڑی کے درمیانی حصے کو توڑ دیا تھا۔

دونوں ہاتھ آزاد ہوتے ہی ٹائیگر تیزی سے مڑا اور اس نے جھک کر وہی ریوالور دوبارہ اٹھا لیا۔ اس کے بعد وہ قالین پر بیہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کی طرف بڑھا اور اس نے اسے اٹھا کر اسی صوفے پر پھینک دیا جہاں چند لمحے قبل غیر ملکی نے اسے دھکیلا تھا اور اس کے

UrduFans.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ساتھ ہی بستر پر پڑی ہوئی سوئیاں پھینکنے والی مشین ٹائیگر نے اٹھالی اور پھر اس نے پھرتی سے اس کا ڈھکن کھولا اور اس کا رُخ غیر ملکی کی ران کی طرف کرتے ہوئے ڈبی کے نچلے حصے کو مخصوص انداز میں دبا دیا۔ سرر کی ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور سوئی غیر ملکی کی ران میں گھستی چلی گئی اور ٹائیگر نے مطمئن ہو کر مشین کو جیب میں ڈال لیا۔ اب اُسے اطمینان تھا کہ غیر ملکی ہوش میں آنے کے باوجود حرکت نہ کر سکے گا۔ اس لئے اس نے غیر ملکی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور پھر اس کی جیب سے اُسے وہ چابی مل گئی جس کی مدد سے ہتھکڑی کھولی جا سکتی تھی۔ چابی ملنے کے بعد اس نے چند ہی لمحوں میں دونوں کلائیوں کے گرد موجود آہنی حلقوں سے بھی پیچھا چھڑا لیا۔ اس کے بعد اس نے غیر ملکی کی مزید تلاشی لی لیکن اس کی جیبوں میں کچھ بھی نہ تھا۔

ٹائیگر نے اب کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن کمرے سے بھی اُسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ مل سکی۔ جب وہ تلاشی لیکر واپس اس صوفے کی طرف آیا جہاں غیر ملکی موجود تھا تو اس نے غیر ملکی کو ہوش میں دیکھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ مگر اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔ غیر ملکی کی آنکھوں میں حیرت کی پرچھائیاں نمایاں طور پر موجود تھیں۔

"تمہارا جسم ضرور مفلوج ہے ——— مگر تم بول سکتے ہو سمجھے ——— اس لئے میں جو کچھ پوچھوں ——— ٹھیک ٹھیک جواب دینا ——— ورنہ میں خنجر سے تمہاری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دونگا" ——— ٹائیگر نے جھک کر پتلون کا پائنچہ اونچا کیا اور پنڈلی سے بندھا ہوا ایک پتلا سا مگر تیز دھار خنجر

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

نکالتے ہوئے غیر ملکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ پھر اس نے اطمینان سے خنجر ایک طرف رکھا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"تت ——— تت ——— تم انسان نہیں ہو ——— تم نے ہتھکڑی کیسے کھولی" ——— غیر ملکی نے پہلی بار زبان کھولی۔ مگر حیرت کی شدت سے اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔

"کھولی تو بعد میں ہے ——— پہلے تو توڑی ہے تمہارے ہی ریوالور کی مدد سے" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— ناممکن ——— ناممکن ——— ایسا نہیں ہو سکتا ——— تمہارے ہاتھ تو پشت پر بندھے ہوئے تھے ——— تم کیسے ریوالور سے ہتھکڑی توڑ سکتے ہو" ——— غیر ملکی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میرا استاد بڑا ماہر آدمی ہے مسٹر فلیپر ——— یہ اس کے لئے ایک معمولی کھیل ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر میرا جسم ——— میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا" ——— غیر ملکی کو شاید اب خیال آیا تھا۔

"یہ بھی میرے استاد کا چٹکلا ہے ——— گھبراؤ نہیں جب چاہوں گا ——— تمہیں چٹکی بجاتے ہی ٹھیک کر دونگا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے غیر ملکی کا چہرہ پکڑا۔ غیر ملکی کی آنکھیں خوف سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ ٹائیگر نے فلیپر کے منہ میں ریوالور کی نال ڈال کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور فلیپر کا منہ ریوالور کی سائلنسر لگی نال کی وجہ سے پوری طرح کھلتا چلا گیا۔ فلیپر چونکہ مفلوج ہوا بیٹھا تھا اس لئے وہ ٹائیگر کی اس حرکت کے خلاف کوئی مدافعت

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نہ کر سکا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں شدت حیرت اور خوف کے آثار نمایاں ہو گئے۔ وہ شاید ٹائیگر کی اس حرکت کا اصل مقصد ہی نہ سمجھ سکا تھا۔ اس کے ذہن میں شاید یہ خیال آیا ہو گا کہ ٹائیگر اس کے حلق کے اندر فائر کرنا چاہتا ہے۔

مگر ٹائیگر نے اس کا حلق کھولتے ہی اپنا ایک ہاتھ اس کے منہ کے اندر ڈالا اور پھر اس کی انگلیوں نے تیزی سے اس کے دانتوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ دانت کے ایک خلا سے زہریلا کیپسول برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیپسول باہر نکالتے ہی اس نے ریوالور کی نال اس کے منہ سے کھینچ لی۔

"تمہارے ساتھی کاپر نے کچھ بتانے سے پہلے اسی طرح کا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی تھی ——— اس لئے میں نے یہ کیپسول نکالا ہے۔ اب تم بڑی شرافت سے میرے سوالوں کے جواب دو ——— ورنہ یاد رکھو میں بے رحمانہ تشدد کرنے میں پورے پاکیشیا میں مشہور ہوں" ——— ٹائیگر نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے اور بستر پر رکھا ہوا تیز دھار خنجر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس بھرے پُرے ہوٹل میں تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے ——— اگر تم نے مجھے کچھ کہا تو میں چیخ چیخ کر پورا ہوٹل سر پر اٹھا لونگا" ——— فلپر نے جواب میں دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"سنو فلپر! ——— تم یا تو مجھے جاہل سمجھتے ہو ——— یا پھر خود احمق ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آجکل فائیو سٹار ہوٹلوں کے کمرے باقاعدہ ساؤنڈ پروف بنائے جاتے ہیں تاکہ تمہارے شور وغل یا باتیں کرنے

Scan & PDF By WAQAR

سے ساتھ والے کمروں کے لوگ بالکل ڈسٹرب نہ ہوں ——— کیا تم اس کمرے کی ساخت نہیں دیکھ رہے ——— یہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے اور دروازہ تم نے خود بند کر دیا تھا۔ اگر یہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا تو جس وقت تم بیڈ اور دیوار کے درمیان بھنچے ہوئے چیخ رہے تھے اس وقت پورا ہوٹل یہاں اکٹھا ہو چکا ہوتا ——— اس لئے اس قسم کی گیدڑ بھبکیاں مجھے دینے کی ضرورت نہیں ہے" ——— ٹائیگر نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہو ——— بہرحال پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ——— ؟ فلپر نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ بتاؤ کہ رابن ہڈ تنظیم میں تمہارا کیا کردار ہے" ——— ؟ ٹائیگر نے سوال کیا۔

"رابن ہڈ! ——— وہ کیا ہوتی ہے" ——— ؟ فلپر نے بڑے معصومانہ انداز میں پوچھا۔

"ہوں! ——— تو تم آسانی سے جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہو ——— تمہاری مرضی" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ایسی حالت میں جب کہ فلپر کا جسم مفلوج ہے اس پر جسمانی تشدد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے احساسات تو ختم ہو چکے تھے۔ اور اگر اس کا جسمانی مفلوج پن اگر ختم کر دیا جائے تو پھر صورت حال بدل بھی سکتی تھی۔ اس لئے وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا کہ جس سے سوالوں کے جواب بھی مل جائیں۔ مگر صورت حال بھی

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

یہی رہے۔

وہ کچھ دیر تک کھڑا سوچتا رہا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے ذہن میں ایک نادر ترکیب آگئی۔

"ویری گڈ! — یہ ٹھیک رہے گا —— میں دیکھتا ہوں کہ اب فلپ کیسے نہیں بتاتا" —— ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ٹیپ رول نکالا اور پھر اس نے ٹیپ کا کافی بڑا ٹکڑا نکال کر اس نے فلپ کے منہ میں پہلے رومال کو گولہ بنا کر ڈالا اور پھر اوپر ٹیپ لگا دیا۔ اب فلپ کا منہ پوری طرح بند ہو گیا تھا۔ اب وہ منہ کے ذریعے سانس نہ لے سکتا تھا۔ پھر ٹائیگر نے آگے بڑھ کر فلپ کا ناک چٹکی سے پکڑ لیا۔

ناک بند ہوتے ہی فلپ کا سینہ کسی دھونکنی کی طرح چلنے لگا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھٹتی چلی گئیں۔ اس کا سانس بند ہو گیا تھا لیکن مفلوجیت کی وجہ سے وہ پھڑک بھی نہ سکتا تھا اس لئے اس کی بے بسی کا تمام تر زور اس کی آنکھوں سے نمایاں ہو رہا تھا۔

جب ٹائیگر نے دیکھا کہ اب اس کا سانس بالکل رکنے والا ہے تو اس نے ناک چھوڑ دی اور فلپ ناک کے ذریعے زور زور سے سانس لینے لگا۔ اور اس کی آنکھیں سانس لیتے ہوئے معمول پر آتی چلی گئیں۔

"دیکھو فلپ! —— میں اسی طرح تمہیں انتہائی بے بسی کی موت مار سکتا ہوں —— اس لئے میں اب تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں کہ تم میرے سوالوں کے جواب دے دو —— ورنہ اس بار میں تمہاری ناک پر بھی ٹیپ لگا دوں گا اور اس کے بعد باہر چلا جاؤں گا —— نتیجہ تم جانتے

Scan & PDF By WAQAR

URDUFANS.com

ہو کیا ہو گا" —— ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے فلپ کے منہ سے ٹیپ ہٹا کر رومال باہر نکال لیا اور فلپ نے پہلے تو زور زور سے سانس لئے اور پھر اس کی آواز حلق سے برآمد ہوئی۔

"تم مجھے مار تو سکتے ہو لیکن میری مرضی کے بغیر مجھ سے کچھ نہیں پوچھ سکتے —— ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ دشمن کو کچھ بتانے سے پہلے ہی خودکشی کر لیں گے —— اسی لئے ہم سب نے اپنے دانتوں میں زہریلے کیپسول رکھے ہوئے ہیں —— اب تم نے وہ کیپسول نکال لیا ہے تو کیا ہوا —— تم زیادہ سے زیادہ مجھے مار ہی سکتے ہو اور موت کو ہم نے بہت پہلے قبول کر لیا ہوا ہے" —— فلپ کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

"تو تمہاری تنظیم نے تم سے عہد لیا ہوا ہے" —— ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— تنظیم میں شمولیت سے پہلے ہم میں سے ہر شخص کو یہ عہد کرنا پڑتا ہے" —— فلپ نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن اگر تم یہ عہد توڑ دو تو تنظیم کو کیا پتہ لگ سکتا ہے" —— ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تم رابن ہڈ ہمارے چیف کو نہیں جانتے —— وہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے —— اور پھر عہد کا جہاں تک تعلق ہے تو جیسے ہی ہم نے عہد توڑا۔ ہمارے جسم کی تمام رگیں فوراً ہی ٹوٹ جاتی ہیں اور ہم کتے کی موت مرتے ہیں —— ایسی موت جو انتہائی لرزہ خیز ہوتی ہے —— عہد توڑنے والے کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ موت کو بھی اس پر رحم

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

آجاتا ہے" ـــــ فلپس نے خلا میں گھورتے ہوئے جواب دیا۔
"لیکن اس وقت جب کہ تم بے بس ہوتے بیٹھے ہو۔ تمہارا وہ ہزار آنکھیں رکھنے والا باس تمہاری مدد کے لیے کیوں نہیں آتا" ـــــ ٹائیگر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا قہر صرف اس وقت ٹوٹتا ہے جب ہم بد عہدی کرتے ہیں اپنے راز دوسروں کو بتاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ہمیں کچھ نہیں کہتا" فلپس نے بدستور خلا میں گھورتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے وہ خود نہ بول رہا ہو۔ بلکہ اس کی جگہ کوئی اور بات کر رہا ہو۔

"ہونہہ بکواس! ـــــ قطعاً بکواس ـــــ یہ سب تمہارے ذہن میں ڈال دیا گیا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ـــــ تم مجھے سب کچھ بتا دو تو میں تمہیں تمہاری حفاظت کی مکمل گارنٹی دے سکتا ہوں۔ بولو" ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ـــــ ایسا ہونا ناممکن ہے ـــــ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا چاہے تم میرے ٹکڑے ہی کیوں نہ اڑا دو" ـــــ فلپس نے انتہائی ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ اس کے لہجے میں کوئی ایسی بات تھی کہ ٹائیگر کو اس کی بات کا یقین کرنا پڑا۔ اس لیے اس نے فوراً ہی یہ فیصلہ کیا کہ فلپس کو دانش منزل پہنچا دے۔ وہاں ایکسٹو یا عمران خود ہی اس سے پوچھ گچھ کر لیں گے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔

ٹائیگر نے یہ فیصلہ کرتے ہی جیب سے مفلوج کر دینے والی سوئیاں پھینکنے والی مشین دوبارہ نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس

کا مانا ہوا شکاری اور پیشہ ور قاتل تھا۔ ایسا قاتل جو سینکڑوں افراد کو بھی بیک وقت قتل کرنے سے بھی نہ چوکتا تھا۔
رابن ہڈ کو اس کی یہی سفاکی پسند تھی۔ کیونکہ اس کی اپنی طبیعت اس کے عین مطابق تھی۔ یہی وجہ تھی کہ رابن ہڈ نے اسے پینتھر کا انچارج بنا دیا تھا اور نارمن بھی رابن ہڈ سے خوش تھا اور صرف اسی کا رعب مانتا تھا ورنہ وہ کسی کو گھاس تک ڈالنے کا روادار نہ تھا۔

اس وقت نارمن کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اور اس کی آنکھوں پر ایک طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی۔ اس دوربین میں اس کوٹھی کا پھاٹک صاف طور پر نظر آ رہا تھا۔ وہ مسلسل تہا جا خان کے تعاقب میں رہا تھا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فلیٹ سے اغوا ہوتے اور پھر بگن سے کار میں ان کا تبادلہ بھی اس کی نظروں کے سامنے ہوا تھا۔ چونکہ وہ صرف نگرانی پر ہی مامور تھا اس لیے اس نے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ کی تھی اور فی الحال مداخلت کا کوئی جواز بھی نہ تھا۔ کیونکہ کام ابھی تک رابن ہڈ کی مرضی کے عین مطابق ہو رہا تھا۔
لیکن پھر دور سے ہونے والی بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی وہ چونک پڑا۔

"اوہ! ـــــ میرا خیال ہے کہ کوٹھی میں فائرنگ ہو رہی ہے" ـــــ نارمن نے چونکتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔
"یس باس! ـــــ محسوس تو ایسا ہی ہو رہا ہے کہ کوٹھی میں فائرنگ ہو رہی ہے" ـــــ پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے جواب دیا۔
"مگر کوٹھی میں اس بے تحاشا فائرنگ کا کیا مقصد ہوا" ـــــ نارمن

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ الجھا ہوا تھا جیسے اُسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ آخر اس فائرنگ کا کیا تک ہے۔

کچھ دیر بعد فائرنگ ختم ہو گئی اور ہر طرف سکون سا طاری ہو گیا۔ نارمن بے چینی سی محسوس کرنے لگا لیکن وہ مداخلت نہ کر سکتا تھا جب تک کہ صورت حال واضح نہ ہو جاتی اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔

مگر تھوڑی دیر بعد وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب اُسے دُور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔ یہ سائرن تیزی سے قریب آتے جا رہے تھے۔

"اوہ! — پولیس آرہی ہے — شاید کسی نے فائرنگ کی آوازیں سُن کر پولیس کو فون کر دیا ہے" — نارمن نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"لوگ بھی اکٹھے ہو رہے ہیں باس" — ڈرائیور نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی دُوربین آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی۔

ابھی نارمن سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا ردعمل کیا ہونا چاہیے کہ اچانک اس نے پھاٹک کو کھلتے اور پھر قباچا خان کی کار کو باہر نکلتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کار کوٹھی سے نکل کر مخالف سمت میں دوڑتی چلی گئی۔

"اوہ! — قباچا خان نکل کر جا رہا ہے — یہ اچھا ہوا — مگر یہ فائرنگ —" نارمن کا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا۔ کیونکہ قباچا خان کی کار فوری طور پر درمیانی سڑک پر گھوم کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی تھی۔

"چلو — میرے خیال میں یہ عقبی سڑک پر نکلیں گے — پولیس سے

Scan & PDF by WAQAR

بچنے کے لئے اچھا داؤ ہے" — نارمن نے دُوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے پاس بیٹھے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

ڈرائیور پہلے ہی دُوربین ہٹا کر گاڑی کو سٹارٹ کرنے میں مصروف تھا چنانچہ دوسرے لمحے گاڑی کو جھٹکا لگا اور ڈرائیور نے بڑی مشاقی سے کار کو موڑا اور دوسرے لمحے وہ سڑک کراس کر کے دائیں طرف جانے والی سڑک پر کار کو دوڑاتا چلا گیا۔ کافی تیز رفتاری سے چلنے کے بعد اگلے چوک سے اس نے جیسے ہی کار کو بائیں طرف موڑا، انہیں دُور سے قباچا خان کی کار شہر کی طرف خاصی تیز رفتاری سے جاتی دکھائی دی۔ اور ڈرائیور نے ایک خاص فاصلہ رکھ کر کار پیچھے لگا دی۔

"یہ اب کہاں جا رہے ہیں —؟" نارمن نے کہا۔

"معلوم نہیں باس! — جس سڑک پر یہ جا رہے ہیں یہ تو وہی سڑک ہے جہاں سے انہوں نے آدمی اغوا کئے تھے —" ڈرائیور نے جواب دیا اور نارمن نے سر ہلا دیا۔

اب نارمن کو بھی خیال آگیا تھا کہ واقعی یہ وہی سڑک ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے خیال کی تصدیق ہو گئی جب اس نے کار کو اسی فلیٹ کے سامنے رُکتے دیکھا۔ ڈرائیور نے کار ایک طرف کر کے روک دی تھی اور دوسرے لمحے نارمن سمیت سب افراد بُری طرح چونک پڑے جب انہوں نے کار میں سے انہی دو حبشیوں کو نکلتے دیکھا۔ جنہیں اغوا کر کے قباچا خان لے گیا تھا۔

حبشیوں کے باہر نکلتے ہی کار آگے بڑھ گئی اور ڈرائیور نے بھی لاشعوری طور پر کار آگے بڑھا دی۔

UrduFanz.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"یہ تو میرے خیال میں حالات اُلٹے ہیں ـــ جنہیں اغوا کیا گیا ہے ان لوگوں نے قباچا خان کو زیر کر لیا ہے جانسن" ـــ نارمن نے بڑبڑاتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کار کو اس کار سے آگے لے چلو ـــ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کون موجود ہے" ـــ نارمن نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار یکدم بڑھا دی اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

دونوں کاروں کا درمیانی فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم سے کم تر ہوتا چلا گیا۔ آگے جانے والی کار اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چند ہی لمحوں بعد دونوں کاریں برابر دوڑنے لگی تھیں۔ اس کار کو ایک نوجوان چلا رہا تھا جس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار تھا۔ اس نوجوان نے بڑی معصوم نظروں سے نارمن اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا۔ اسی لمحے نارمن کی کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"یہ بھی وہی آدمی ہے۔ جسے ان حبشیوں کے ساتھ اغوا کیا گیا تھا۔ اور پھر یا تو قباچا خان بے ہوشی کے عالم میں اسی کار میں موجود ہے۔ یا پھر اسے مار دیا گیا ہے" ـــ نارمن نے کہا۔

"پھر باس ایکشن شروع کیا جائے" ـــ پیچھے بیٹھے ہوئے دونوں افراد نے کہا۔

"ہاں ـــ لیکن ہمیں اس نوجوان کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے حالات معلوم ہو سکیں ـــ مگر ایکشن کسی سنسان سڑک پر ہونا چاہئے۔"

نارمن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں۔

"ارے یہ تو مڑ گیا" ـــ اچانک نارمن نے چیختے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے انتہائی مشاقی سے اپنی تیز رفتار کار کو یکدم موڑ دیا اور کار الٹتے الٹتے بچ گئی۔ واقعی ڈرائیور اپنے کام میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا ورنہ اس انداز میں کار موڑنا اور پھر اُسے سنبھال لینا بظاہر ناممکن ہی نظر آتا تھا۔

کار کو تیزی سے موڑتے ہی ڈرائیور نے اُسے واپس دوڑایا اور پھر اسی جگہ پر آ کر اس نے کار کو اسی سڑک پر ڈال دیا جدھر پہلے والی کار گئی تھی۔

یہ سڑک چھوٹی تھی اور اس کے دونوں طرف گھنے درخت تھے۔ ابھی نارمن کی کار ذرا سی آگے بڑھی تھی کہ اچانک انہیں دور سے پہلے والی کار ایک سائیڈ پر کھڑی نظر آ گئی۔ اور ڈرائیور نے اس کار کو دیکھتے ہی کار کی رفتار یکدم آہستہ کر دی اور پھر پہلی کار سے کافی فاصلے پر اس نے اپنی کار روک دی۔

کار رکتے ہی وہ چاروں دروازے کھول کر اچھل کر باہر نکلے اور پھر دو اطراف میں پھیل کر وہ پہلے والی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے ان کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ اور ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں تیزی سے اپنا رخ بدل رہی تھیں۔ اور پھر جلد ہی وہ چاروں پہلی والی کار تک پہنچ گئے۔

"اوہ ـــ اس میں تو قباچا خان موجود ہے ـــ جلدی کرو۔ وہ نوجوان نزدیک ہی ہو گا ـــ اُسے پکڑو" ـــ نارمن نے کار کا دروازہ

URDUFANS.com
Irfan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کھول کر قباچا خان کو باہر گھسیٹتے ہوئے کہا۔

قباچا خان کا جسم زخموں سے چور تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم کی کھال کو نشتروں سے لگا لگا کر ادھیڑ دیا گیا ہو۔

"اوہ!۔ بے پناہ تشدد ہوا ہے اس پر"۔۔۔۔ نارمن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

نارمن کے تینوں ساتھی درختوں میں گھس گئے تھے اور اب نارمن اکیلا ہی کار کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اچانک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور نارمن بُری طرح اچھل پڑا۔ فائرنگ کسی درخت سے کی گئی تھی۔ اس نے تیزی سے کندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن ہاتھ میں پکڑی اور پھر اس کا رُخ اس درخت کی طرف کر دیا جدھر سے اس کے خیال کے مطابق فائرنگ ہوئی تھی۔ مگر دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دُور جا گری اور وہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا۔ اور پھر اس نے پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

مگر ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا۔ فائر کرنے والے کا نشانہ بے حد سچا تھا۔

ریوالور ہاتھ سے نکلتے ہی نارمن نے تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک بڑی سی جھاڑی کی آڑ میں ہو گیا۔ اب وہ فائرنگ سے بچ گیا تھا۔ جھاڑی کی آڑ میں ہوتے ہی اس نے تیزی سے جیب سے ایک اور ریوالور نکالا اور جھاڑی کے پیچھے لیٹ کر غور سے اس درخت کی طرف دیکھنے لگا جدھر سے اس پر فائر ہوا تھا۔ اس کے ساتھیوں میں سے کسی

نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اس سے ایک ہی بات ظاہر ہوتی تھی کہ اس کے ساتھیوں کو پہلی فائرنگ میں ہی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس پر فائرنگ اس انداز میں ہوئی تھی کہ صرف مشین گن اور ریوالور کو اس کے ہاتھ سے نکالا گیا تھا۔ ورنہ مارنے والا جس طرح نشانے کا سچا تھا۔ اس لحاظ سے تو گولی اس کے سینے میں بھی گھس سکتی تھی۔ بہرحال وہ جھاڑی کے پیچھے چھپا ہوا بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں اس گھنے درخت پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے اس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں زخمی درندے جیسی چمک تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس پر فائر کرنے والا وہی احمق سا نوجوان ہو سکتا ہے جو کار چلا رہا تھا۔ کیونکہ کار میں اس کا کوئی اور ساتھی نہ تھا۔ اس لئے یہ ساری کارروائی لازماً اسی کی ہو گی۔

اسی لمحے اُسے درخت کی شاخیں ہلتی ہوئی محسوس ہوئیں جیسے کوئی نیچے اتر رہا ہو اور اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ اور فائر کے دھماکے کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ سنائی دی اور پھر ایک انسانی جسم لاش کی صورت میں نیچے گرتا دکھائی دیا اور نارمن خوشی سے نعرہ مارتا ہوا اٹھ کر اس طرف بھاگا جدھر وہ نوجوان گرا تھا۔

نوجوان جو یقیناً عمران تھا۔

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

پوری سیکرٹ سروس گردان پھر رہی تھی۔ شہر کے حالات ناگفتہ بہ تھے ہر شخص سہما ہوا تھا اور موت کے خوف سے لرز رہا تھا۔ شہر کا نظام فوج کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ باہر جانے سے لوگوں کو روک دیا گیا تھا تاکہ شہر میں افراتفری نہ پھیلے۔

صدر مملکت نے خصوصی تقریر میں بڑے اعتماد سے یہ اعلان کیا تھا کہ مجرموں کو بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ سیکرٹ سروس ان کی راہ پر چل پڑی ہے۔۔۔ اس لئے لوگ مطمئن رہیں۔ حکومت انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے اور اسے اپنے شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کا پورا پورا خیال ہے۔

صدر مملکت نے بڑے جذباتی انداز میں تقریر کی تھی اور ان کا یہ جذباتی انداز لوگوں کو خاصا متاثر کر گیا تھا اور ان کے چہروں پر قدرے اطمینان کے آثار نظر آنے لگ گئے تھے۔ صدر مملکت نے عقلمندی

کی تھی کہ حفظ ماتقدم کے طور پر بجائے دو روز کی میعاد مقرر کرنے کے اس سے کم وقت کے الفاظ کہہ دیئے تھے۔ آخر وہ سیاست دان تھے انہیں معلوم تھا کہ اگر دو روز کا وقت دے دیا گیا اور دو روز میں کسی بھی وجہ سے مجرم گرفتار نہ ہو سکے تو عوام بپھر جائیں گے۔ اس لئے انہوں نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے۔

صفدر ہسپتال میں تھا لیکن باقی ٹیم کاریں لئے شہر میں گھوم رہی تھی ایکسٹو نے انہیں شہر میں گھومنے اور مشکوک افراد پر خاص طور پر غیر ملکیوں پر نظر رکھنے کی ہدایت کی تھی۔

کیپٹن شکیل اور جولیا ایک ہی کار میں سوار شہر میں پھر رہے تھے ان کی تیز نظریں غیر ملکیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن ابھی تک انہیں کوئی مشکوک آدمی نظر نہ آیا تھا جس کا وہ تعاقب یا نگرانی کرتے۔ سیکرٹ سروس میں کافی عرصے سے کام کرنے کی وجہ سے انہیں مجرموں کے چہروں کی پہچان ہو گئی تھی اور وہ ایک نظر ڈالتے ہی پہچان جاتے کہ کون شریف ہے اور کون مشکوک۔

”جولیا! ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یوں شہر میں آوارہ گردی کرنے کی بجائے مخصوص اڈوں کو نگاہ میں رکھنا چاہیے“ ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

جولیا کار چلا رہی تھی جب کہ کیپٹن شکیل اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”مخصوص اڈے! ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھی نہیں“ ۔۔۔ جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"میری نگاہ میں چند ایسے کلب ہیں جہاں پیشہ ور قسم کے مجرم اکثر آتے جاتے رہتے ہیں ـــــ وہاں غیر ملکی مجرم بھی آتے رہتے ہیں کیونکہ ان اڈوں پر انہیں اپنے مطلب کی ہر چیز مل جاتی ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ مثلاً کون کون سے" ـــــ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مثال کے طور پر سب سے بڑا اڈہ جونی کلب ہے ـــــ جہاں زیادہ تر غیر ملکی مجرم جاتے ہیں اور مقامی بھی وہ لوگ جاتے ہیں جو اونچے ہاتھ مارنے کے عادی ہوتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جونی کلب! ـــــ یہ کہاں ہے میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں" ـــــ جولیا نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا! ـــــ یہ کوئی باقاعدہ کلب نہیں ہے ـــــ دراصل یہ ایک جوا خانہ ہے ـــــ حکومت سے باقاعدہ لائسنس یافتہ جوا خانہ، لیکن اس جوا خانے کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں یہ کلب قائم ہے جہاں دنیا کی ہر شراب ملتی ہے ـــــ اور وہاں ایسے کمرے بھی کرایہ پر مہیا کئے جاتے ہیں جہاں دنیا کا ہر حسن موجود رہتا ہے اس لئے غیر ملکی مجرم اکثر وہاں آتے جاتے رہتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر تمہیں کیسے پتہ چلا ـــــ کیا تم بھی ان کمروں ـــــ؟" جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا! ـــــ آپ غلط سمجھ رہی ہیں ـــــ آپ مجھے اچھی طرح جانتی ہیں کہ میں ان لغویات سے ہمیشہ دور رہتا ہوں ـــــ میں دراصل

Scan & PDF by WAQAR

جب بھی فارغ ہوتا ہوں شغل کے طور پر ان اڈوں پر جاتا رہتا ہوں وہاں سے بہت مفید مطلب باتیں مل جاتی ہیں جو ہمارے کام میں مفید رہتی ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس کی بات اچکتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری کیپٹن! ـــــ میں نے خوانخواہ غلط تاثر لیا ـــــ میں دلی طور پر معذرت خواہ ہوں ـــــ واقعی آپ کی طبیعت ایسی ہی ہے کہ آپ کے متعلق ایسی بات سوچنی بھی غلطی ہے" ـــــ جولیا نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ کوئی بات نہیں ـــــ جو کچھ آپ نے سوچا یہ فطری بات تھی ـــــ بہرحال اگر اس پروگرام پر عمل کیا جائے تو کیسا رہے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ـــــ ہمیں ضرور ان اڈوں پر جانا چاہیئے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مگر مس جولیا! ـــــ ایک بات کہہ دوں ـــــ آپ ناراض نہ ہوں گی کیونکہ یہ بتانا میرا فرض ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کیا" ـــــ؟ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ان اڈوں پر ہر قسم کے اوباش سے ہتھ چھٹ اور لڑائی بھڑائی کے ماہر لوگ ہوتے ہیں ـــــ یہ صرف طاقت کی زبان سمجھتے ہیں اس لئے وہاں جانے کے بعد آپ کو ہر لحاظ سے چوکنا رہنا پڑے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"اوہ کیپٹن! ۔۔۔ تم بے فکر رہو ۔۔۔ میں ایسے ماحول کو کنٹرول کرنا اچھی طرح جانتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ایسٹیے روڈ پر کار لے چلیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مطمئن لہجے میں کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار بڑھا دی اور پھر مختلف چوکوں اور سڑکوں سے گزر کر تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایسٹیے روڈ پر پہنچ گئی۔

"سامنے والی سُرخ رنگ کی عمارت کے سامنے کار روک دیجیے۔ یہیں جوئی کلب ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انگلی سے دُور موجود ایک منزلہ عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا کار اس عمارت کی طرف بڑھاتی لے گئی۔

چند لمحوں بعد اس نے کار اس عمارت کے سامنے روک دی۔ وہاں پہلے بھی دس بارہ کاریں موجود تھیں۔

کار رُکتے ہی وہ دونوں نیچے اترے اور پھر عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت پر کسی قسم کا کوئی بورڈ موجود نہیں تھا۔ البتہ دروازے پر دو غنڈے قسم کے افراد سائیڈ ہولسٹروں میں لٹکے ہوئے ریوالوروں پر ہاتھ رکھے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

کیپٹن شکیل جولیا سمیت بڑے بااعتماد انداز میں آگے بڑھتا رہا۔ کیپٹن شکیل کو دیکھ کر دونوں غنڈوں نے شناسائی کے انداز میں سر ہلایا اور کیپٹن شکیل نے بھی سر ہلاتے ہوئے جولیا کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھا اور اُسے لئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا چلا گیا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANZ.com

ہال میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں جن کے گرد کئی مرد اور عورتیں بیٹھی جوئے میں مصروف تھیں۔ کیپٹن شکیل جولیا کو لئے ہوئے دائیں طرف بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے سامنے ہی دو نوں ہیکل افراد کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر موجود خباثت دُور سے ہی صاف نظر آ رہی تھی۔

کیپٹن شکیل اور جولیا جیسے ہی ان دونوں کے قریب پہنچے ان دونوں نے آگے بڑھ کر ان کا راستہ روک لیا۔

"اِدھر کوئی راستہ نہیں ہے ۔۔۔ ہال میں جائیے" ۔۔۔ ان میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"راستہ بن بھی سکتا ہے ۔۔۔ اور بنایا بھی جا سکتا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ جا سکتے ہیں ۔۔۔ مگر یہ محترمہ کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے" ۔۔۔ لڑنے والے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ کیپٹن شکیل نے اندر جانے کا مخصوص کوڈ دوہرا دیا تھا۔

"کیوں ۔۔۔ [redacted] اسے کون روک سکتا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کرخت لہجے میں کہا۔

[redacted] ۔۔۔ انہیں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔ اسی نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

[redacted]

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

جاتے" ____ دوسرے نے بڑے [redacted] میں مسکراتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

"یوشٹ اپ" ____ کیپٹن شکیل نے بھڑک کر مشورہ دینے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"[redacted] کہ کر تم اب ہمیں تو گالیاں دو گے ہی" ____ مشورہ دینے والے نے [redacted] ہنستے ہوئے جواب دیا۔ مگر دوسرے لمحے اس کی ہنسی ذہنوں میں ہی دب گئی اور ہال پٹاخے کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ جولیا کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ اور وہ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا لگا تھا۔

دوسرے نے پھرتی سے ریوالور ہولسٹر سے نکالنے کی کوشش کی مگر کیپٹن شکیل کا ہاتھ گھوما اور وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ کیپٹن شکیل نے ریوالور نکال لیا تھا۔

ادھر جولیا کا تھپڑ کھاتے ہی مشورہ دینے والا دیوار سے ٹکرایا اور پھر اچھل کر اس نے جولیا پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر جولیا انتہائی تیزی سے ایک طرف ہٹی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات نیم دائرے میں گھومی اور اس پر حملہ کرنے والا پہلو پر زوردار ضرب کھا کر بری طرح چیخا اور پھر منہ کے بل فرش پر گرتا چلا گیا۔

اسی لمحے ہال میں سے چار افراد دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا ____ کیا ہوا" ____ ان چاروں نے بیک آواز پوچھا۔

"انہوں نے میری ساتھی سے گستاخی کی ہے ____ اور اب یہ سزا بھگت رہے ہیں" ____ کیپٹن شکیل نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

Irfan & PDF by WAQAR

"نادر اور مارٹن! ____ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ____ آنے والوں میں سے ایک نے جس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں انتہائی سخت لہجے میں فرش پر پڑے ہوئے دونوں افراد سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی آنکھوں میں وحشت تھی اور چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا باس نے تمہیں یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ تم ممبروں پر یوں آوازے کسو ____ یا انہیں اندر جانے دو ____ یا پھر معذرت کر لو۔ یہ کیا حرکت ہے" ____ مونچھوں والے نے ان دونوں کو بری طرح پھٹکارتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تو کچھ نہیں کہا ____ صرف انہیں اندر جانے سے روکا تھا" ____ نادر نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں جناب! ____ جب آپ کو بتا دیا گیا کہ ادھر کوئی راستہ نہیں ہے تو پھر" ____ مونچھوں والے نے انتہائی سخت لہجے میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے پہلے بھی انہیں بتایا ہے کہ راستہ بن بھی سکتا ہے ____ اور بنایا بھی جا سکتا ہے" ____ کیپٹن شکیل نے دوبارہ کوڈ دوہراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ____ جب تمہیں کوڈ بتا دیا گیا تو پھر تم نے کیوں روکا ____؟ معافی مانگو ان سے ____ اور آئندہ تم نے اگر ایسی حرکت کی تو باس کے سامنے پیش کر دوں گا" ____ مونچھوں والا اب دوبارہ ان دونوں پر چڑھ دوڑا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"ہم معافی چاہتے ہیں" ۔۔۔ ان دونوں نے لٹکے ہوئے چہروں سے کیپٹن شکیل اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آؤ [redacted]! ۔۔۔ بس کافی ہو گئی ہے ان کے ساتھ" ۔۔۔ کیپٹن شکیل [redacted] آگے بڑھنے لگا۔ جولیا بھی مسکرا دی۔ اور وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کیپٹن شکیل [redacted]

"[redacted]" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"[redacted]" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل بھی مسکرا دیا۔

راہداری آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی۔ وہاں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔

کیپٹن شکیل نے دروازے پر دستک دی تو دروازے میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور ایک آنکھ نے باہر کی طرف جھانکا۔

"کیا بات ہے" ۔۔۔ اندر سے کرخت آواز میں پوچھا گیا۔

"ہم جنت میں جانا چاہتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری! ۔۔۔ یہ جہنم کا دروازہ ہے" ۔۔۔ اندر سے کرخت لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی کھڑکی بند کر دی گئی۔

"بڑے عجیب سے کوڈ بنائے گئے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

"ہاں! ۔۔۔ غیر متعلقہ لوگوں کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے ۔۔۔ میں چونکہ ایک دو بار یہاں آیا ہوں اس لئے مجھے علم ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"آئیے" ۔۔۔ دروازے کے اندر کھڑے ہوئے ایک نوجوان نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ اندر ایک اور شیشے کا دروازہ موجود تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔

دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ ایک بڑے سے ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں میزیں لگی ہوئی تھیں۔ اور ان میزوں کے گرد زیادہ تر بگڑے ہوئے چہروں کے لوگ براجمان تھے جن میں اکثریت غیر ملکیوں کی تھی۔ اور غیر ملکی شرابوں کی بو سے پورا ہال گونج رہا تھا۔

[redacted] ہی تھیں۔ یوں لگتا [redacted] لٹکائے کھڑے تھے۔ جب کوئی نشے میں آؤٹ ہو جاتا تو وہ اسے اٹھا کر ایک طرف کمرے میں لے جا کر پھینک دیتے۔

کیپٹن شکیل دروازے پر کھڑا چند لمحے ماحول کا جائزہ لیتا رہا اور پھر اس کی نظریں ایک قوی ہیکل غیر ملکی پر جم گئیں جو اکیلا ہی ایک میز پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کی میز پر پانچ چھ بوتلیں موجود

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تھیں جن میں سے آدھی سے زیادہ خالی تھیں۔

"آؤ جولیا" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا وہ اسی میز کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں وہ لمبا تڑنگا غیر ملکی اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں" ــــ کیپٹن شکیل نے قریب جا کر غیر ملکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

غیر ملکی نے چونک کر سر اٹھایا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر سختی کے آثار نمایاں ہوئے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ نہیں کہنے والا ہو۔ مگر دوسرے لمحے اس کی نظریں جولیا پر پڑیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوہ! ــــ بیٹھو بیٹھو" ــــ غیر ملکی نے مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے کہا

"میرا نام شکیل ہے ــــ اور یہ میری فرینڈ جولیا ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے تعارف کراتے ہوئے اصل نام بتا دیئے۔

"رابرٹ میکنار" ــــ غیر ملکی نے اپنا نام بتایا اور پھر وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پئیں گے" ــــ؟ غیر ملکی نے اخلاقاً پوچھا۔ [redacted]

"جو آپ منگوا لیں" ــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کہیں گونگی تو نہیں ہیں" ــــ؟ غیر ملکی نے جولیا کو خاموش دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں! ــــ ایسی کوئی بات نہیں ــــ البتہ آپکی وجاہت دیکھ کر بولنے کی ہی ہمت نہ ہو رہی تھی" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ شکریہ! ــــ تعریف کا شکریہ! ــــ ویسے آپ جیسی خوبصورت لڑکی بہت کم میری نظروں سے گزری ہے" ــــ [redacted] غیر ملکی [redacted] ہوئے [redacted] جواب دیا۔

"تھینک یو" ــــ جولیا نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا اور غیر ملکی نے اسی لمحے زور سے میز پر مکہ مارا تو ایک ویٹر تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"سب سے قیمتی وہسکی کی دو بوتلیں لاؤ ــــ رابرٹ کے مہمان عام شراب نہیں پی سکتے" ــــ غیر ملکی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتے ہوئے واپس چلا گیا۔

جولیا اور کیپٹن شکیل نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ شاید شراب پینے کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ شراب نہ پیتے تھے لیکن اس ماحول میں انکار بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ ورنہ آنے کا جواز ہی ختم ہو جاتا اور وہ مشکوک گردانے جاتے۔

"مسٹر شکیل! ــــ آپ کا شغل کیا ہے" ــــ؟ رابرٹ نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شغل کیا ہونا ہے مسٹر رابرٹ! ــــ بس آوارہ گردی کرتا ہوں ــــ کبھی کبھار اونچا ہاتھ مار لیتا ہوں ــــ زندگی آرام سے گزر رہی ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ تو یہ بات ہے ــــ مگر مس جولیا! ــــ آپ تو شاید سیاحت کے لیئے یہاں آئی ہوں گی" ــــ رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں ــــ میں تو یہیں رہتی ہوں ــــ میرا بھی دھندہ یہی ہے ــــ بس اسی دھندے کی وجہ سے گزشتہ روز شکیل صاحب

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

سے ملاقات ہو گئی تو دوستی ہو گئی" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ لوگ کس لائن پر کام کرتے ہیں" ـــــ رابرٹ نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"چھوڑیں مسٹر رابرٹ! ـــــ ہم یہاں صرف تفریح کے لئے آئے ہیں۔ یہ دھندے تو ہوتے ہی رہتے ہیں" ـــــ جولیا نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ویٹر نے میز پر دو بوتلیں اور دو گلاس لا کر رکھ دیئے اور پھر واپس مڑ گیا۔

"ویٹر کی موجودگی میں بات کرنا میں نے مناسب نہیں سمجھا ـــــ بہرحال ہم ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالتے ہیں جو بین الاقوامی نوعیت کے ہوں اونچا کھیل" ـــــ جولیا نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــــ تمہارا یہ محتاط پن مجھے پسند آیا ہے ـــــ خوب ـــــ پھر تو ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہوئے" ـــــ رابرٹ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا آپ بھی" ـــــ جولیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

[redacted] اور یہ اس کے نقطہ نظر سے اچھی بات تھی۔

"ہاں! ـــــ میرا تعلق ایک ایسی تنظیم سے ہے جو بین الاقوامی کہلاتی ہے" ـــــ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ! ـــــ آپ تو اس کے مستقل ممبر ہوں گے ـــــ ہم تو بس

کرائے پر کام کرتے ہیں" ـــــ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو میں اپنے باس سے بات کر سکتا ہوں ـــــ مگر شکیل صاحب کے لئے مجبوری ہے" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"اوہ! ـــــ میری فکر نہ کریں ـــــ میں تو بس ایسے ہی خوش ہوں۔ مس جولیا! ـــــ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ایک دوست سے مل لوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ہاں ـــــ کیوں نہیں ـــــ ضرور مل لو ـــــ مس جولیا کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے ـــــ کیوں مس جولیا" ـــــ جولیا کی بجائے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اٹھ کر ایک اور میز کی طرف بڑھ گیا جہاں دو مقامی غنڈے موجود تھے کیپٹن شکیل کا وہاں کھلے دل سے استقبال کیا گیا۔ وہ شاید پہلے سے ہی واقف تھے۔

"مس جولیا! ـــــ یہ آپ نے اپنے ساتھ کیا پخ لگا رکھی ہے ـــــ ہونہہ مقامی آدمی ـــــ انہیں منہ نہ لگایا کریں" ـــــ کیپٹن شکیل کے اٹھتے ہی رابرٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے مسٹر رابرٹ! ـــــ یہ تو بس یوں ہی ہے ـــــ پیچھے لگ گیا تھا ـــــ بہرحال اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ میں یہاں آئی تو آپ جیسی شخصیت سے ملاقات ہو گئی" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا واقعی آپ سنجیدگی سے کام کرنا چاہتی ہیں" ـــــ رابرٹ نے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

آگے کی طرف جھک کر کہا۔

"ہاں!۔ کرنا تو چاہتی ہوں مگر کوئی اونچا کام ـــــ تھرڈ کلاس قسم کی تنظیم کے لئے نہیں ـــــ بلکہ ایسی تنظیم کہ جس کا نام لیتے ہی لوگوں کے دم دہشت سے رک سکتے ہوں۔ ہو جائیں" ـــــ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ـــــ ایسی ہی تنظیم آپ کو مل سکتی ہے ـــــ لیکن اس کے لئے آپ کو اپنی اہلیت ثابت کرنی ہوگی" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"میں تیار ہوں" ـــــ جولیا نے فوراً ہی بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"آجکل آپ نے دیکھا ہے کہ شہر میں کس طرح دہشت کا راج ہے یہ تنظیم کیسی رہے گی ـــــ یقین کریں مس جولیا! ـــــ آپ ساری عمر عیش کریں گی" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ رابن ہڈ! ـــــ ویری گڈ! ـــــ مسٹر رابرٹ! میں تمام عمر آپ کی ممنون رہوں گی" ـــــ جولیا نے خوشی سے باچھیں پھیلاتے ہوئے کہا اور [redacted] ہوا [redacted] رابرٹ خوشی سے کھل اٹھا

"اوہو ـــــ نام نہ لیجئے ـــــ یہ الیا جرم ہے ـــــ آپ چونکہ ہمارے ملک کی رہنے والی ہیں اس لئے میں نے بات بھی کر دی ہے۔ ورنہ تو ہمارے لئے اشارہ کرنا بھی جرم ہے" ـــــ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں سمجھتی ہوں ـــــ جولیا

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے ابھی ایک آدمی سے ملنے جانا ہے ـــــ چونکہ اس کے ساتھ وقت مقرر ہے اس لئے وقت گزارنے کے لئے یہاں آ گیا تھا ـــــ وہ آدمی میری بات مانتا ہے ـــــ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی سفارش وہ باس سے کر دے۔ [redacted] شرط ہوگی" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"[redacted]" ـــــ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"[redacted] گا" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے لئے قابل فخر بات ہوگی ـــــ لیکن اس وقت جب میں باقاعدہ ممبر بن جاؤں گی" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رابرٹ کا سینہ خوشی سے مزید پھول گیا۔

"ہاں ہاں ـــــ بالکل ـــــ مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور سفارش کرے گا اور اس کی سفارش کبھی بے کار نہیں جاتی ـــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے" ـــــ رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے چونک کر گھڑی دیکھی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ وقت ہو گیا ہے ـــــ آؤ چلیں ـــــ مگر آپ کا ساتھی" ـــــ رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"اس کو چھوڑو ـــــ مجھے اس کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے" ـــــ جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ نے تو کچھ پیا ہی نہیں ـــــ بوتل تو ویسے ہی پڑی

URDUFANS.com
Scan & PDF by

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہے ـــ رابرٹ کی نظر اسی وقت ہوٹل پر پڑی تھی۔

"چھوڑیں ـــ [redacted] ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ یوں اچھلا جیسے اُسے برقی کرنٹ لگ گیا ہو۔

[redacted]

"اوہ ـــ اوہ مس جولیا! ـــ [redacted] گی ـــ ٹھیک ہے آئیے ـــ رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے بٹوے میں سے غیر ملکی کرنسی کے دو بڑے نوٹ نکال کر میز پر پھینکے اور جولیا کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا مجبوری کے تحت سب کچھ برداشت کر رہی تھی ورنہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ رابرٹ کی بتیسی نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دے لیکن اُسے خوشی دراصل اس بات پر ہو رہی تھی کہ یہاں آنے سے ان کا مقصد حل ہو گیا تھا اور نہ صرف مشکوک آدمی ملا بلکہ اصل آدمی ہی مل گیا تھا اور یہ اس کی نظروں میں بہت بڑی کامیابی تھی۔ اور پھر اب وہ اپنے کسی اہم ترین آدمی سے ملانے لیے جا رہا تھا۔

کلب سے باہر آکر وہ دونوں پارکنگ شیڈ میں کھڑی ہوئی ایک بڑی سی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہ کار رابرٹ کی تھی۔ جولیا نے اپنی کار کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس کی کیپٹن شکیل کو ضرورت ہو گی۔ کیونکہ بہرحال کیپٹن شکیل نے تعاقب تو کرنا تھا۔

رابرٹ نے جولیا کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور دوسرے لمحے وہ کار چلاتا ہوا سڑک پر آیا اور پھر اس کا رخ شہر کی طرف موڑ لیا۔

"مس جولیا! ـــ جس آدمی سے ہم ملنے جا رہے ہیں وہ اہم ترین

Scan & PDF By WAQAR

آدمی ہے ـــ ہو سکتا ہے وہ آپ کا امتحان لے ـــ آپ گھبرائیں نہیں" ـــ رابرٹ نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو رابرٹ! ـــ وہ جس طرح مرضی آئے امتحان لے لے ـــ وہ مجھے منتخب کرنے پر مجبور ہو جائے گا ـــ ابھی تم نے میری صلاحیتیں نہیں دیکھیں" ـــ جولیا نے جواب دیا۔ اس نے اب تکلف چھوڑ دیا تھا۔

"گڈ شو! ـــ [redacted]" رابرٹ نے بھی بے تکلفی سے جواب دیا۔

کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی آخر کار ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی۔ یہ ہوٹل الیف تھا۔ ایک نیا فور سٹار ہوٹل۔ رابرٹ نے کار پارکنگ شیڈ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"آؤ میرے ساتھ" ـــ رابرٹ نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی۔ جب وہ مین گیٹ میں گھسنے لگے تو جولیا نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا تو اسی لمحے اس نے اپنی کار کو کمپاؤنڈ گیٹ میں گھستے ہوئے دیکھا اور وہ مسکراتی ہوئی ہال میں داخل ہوتی چلی گئی۔

رابرٹ سیدھا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر لفٹ پر سوار ہو کر وہ دونوں چوتھی منزل پر اتر گئے۔ رابرٹ کمرہ نمبر تین سو کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دستک دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اچانک رک گیا۔ اس کے اعصاب تن گئے۔ اور اس نے جھک کر کی ہول کا ڈھکن ہٹا کر اندر آنکھ لگا دی۔ ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کی وجہ سے کی ہول پر باقاعدہ ڈھکن لگا ہوا تھا۔ اور دوسرے لمحے وہ سیدھا ہو گیا۔ اس نے

URDUFANZ.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ مگر رابرٹ نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اُسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔ رابرٹ کی آنکھوں میں اس وقت چیتے کی آنکھوں جیسی چمک اُبھر آئی تھی۔

اسی لمحے اندر سے چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی اور رابرٹ نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ جولیا رابرٹ کے پیچھے کھڑی تھی۔

اسی لمحے دروازے کے پٹ کھلے اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ کے ہاتھ نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور دروازہ کھولنے والا اچھل کر پیچھے جا گرا۔ رابرٹ نے اندر چھلانگ لگائی اور پھر جب جولیا اندر داخل ہوئی تو فرش پر ایک آدمی بیہوش پڑا ہوا تھا۔ رابرٹ نے بڑی پھرتی سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماری تھی۔

جولیا رابرٹ کی چستی اور پھرتی پر حیران رہ گئی لیکن دوسرے لمحے جب اس نے غور سے فرش پر بیہوش پڑے ہوئے آدمی کو دیکھا تو وہ چونک پڑی۔ وہ عمران کا ساتھی ٹائیگر تھا۔ ایک کیس میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔

رابرٹ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو کاندھے سے پکڑ کر ہلانے کی کوشش کی۔ مگر وہ آدمی صوفے پر ہی ڈھیر ہو گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

"دروازہ بند کر دو جولیا۔۔۔ یہاں تو خاصا لمبا چکر چلا ہوا نظر آتا ہے۔۔۔ ہم وقت پر پہنچے ہیں" ۔۔۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ وہ صوفے پر بیٹھے

scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

ے آدمی کی پوزیشن دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اُسے مفلوج کر دیا گیا ہے۔

"فلپر کو کیا ہوا۔۔۔ اس کی آنکھیں تو کھلی ہوئی ہیں مگر۔۔۔"

ل نے صوفے پر پڑے ہوئے غیر ملکی کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑتے ے کہا۔ اُسے شاید سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب وہ بیہوش بھی نہیں ہے حرکت کیوں نہیں کر رہا۔

"ٹھہرو رابرٹ!۔۔۔ میں اسے ٹھیک کر دیتی ہوں۔۔۔ اسے ج کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ مفلوج کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ رابرٹ چونک کر سیدھا ہو گیا ا تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے غور سے صوفے پر پڑے ے غیر ملکی کے جسم کو دیکھنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے اس نے کے گال پر چٹکی بھری اور اس کے ہاتھ میں ایک باریک سی سوئی ا۔ اس نے سوئی باہر نکال لی۔

"اوہ!۔۔۔ میرا خیال درست نکلا۔۔۔ اسے زہریلی سوئی مار کر ج کیا گیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے سوئی رابرٹ کی طرف بڑھاتے ئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اندرونی جیب سے نے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے ی صوفے پر پڑے ہوئے غیر ملکی کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد ل نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگا کر اُسے واپس اپنی جیب میں ل لیا۔

"اوہ!۔۔۔ آپ یہ سب چیزیں پاس رکھتی ہیں۔۔۔؟" رابرٹ نے ان ہوتے ہوئے پوچھا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"ہاں! — ایجنسی کے لئے میں نے یہ اصول بنایا ہوا ہے — ا…
دیکھو یہ وقت پر کام آہی گئی نا" —— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
چند لمحوں بعد صوفے پر ڈھیر پڑے ہوئے غیر ملکی کے جسم میں ہلکی
حرکت ہونی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔
"رابرٹ! — یہ کون ہیں" —— اس نے کھڑے ہوتے ہی س…
پہلے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"اس کے متعلق بعد میں بتاؤں — پہلے آپ بتائیے کہ یہ س…
چکر کیا ہے" —— رابرٹ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
"بس بے خیالی میں مار کھا گیا" —— فلیپر نے بُرا سا منہ بناتے
ہوئے کہا۔
"اب اس کا کیا کرنا ہے — گولی مار دوں" —— رابرٹ نے ا…
میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ فرش پر بیہوش پڑے ہوئے ٹائیگر
کی طرف کرتے ہوئے کہا۔
"تم ایسا کرو کہ اسے ہیڈ کوارٹر پہنچا دو —— شاید باس اس سے
کچھ معلومات حاصل کر سکے — مگر تم تو مس ——" فلیپر اچانک
بات کرتے کرتے رک گیا۔ وہ شاید بے خیالی میں ہیڈ کوارٹر کا لفظ کہہ گیا
تھا۔
"یہ مس جولیا ہیں —— بے پناہ صلاحیتوں کی مالک — میں انہیں
یہاں اس لئے لایا ہوں کہ آپ باس سے سفارش کر کے انہیں اپنے
سیکشن میں ممبر بنا دیں" —— رابرٹ نے بات کھولتے ہوئے کہا۔
"اوہ! — مگر تم جانتے ہو کہ ——" فلیپر نے بُرا سا منہ بنا…

…نے کہا۔
"میں سب سمجھتا ہوں فلیپر! — مجھے تنظیم کے اصولوں کا بھی علم ہے
…ن تم بے فکر رہو —— رابرٹ نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ مس جولیا
…روپ میں ہمیں ایک بہترین کارکن مل جائے گا" —— رابرٹ نے
…پر سفارش کرتے ہوئے کہا۔
"ان کی صلاحیتوں کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا —— انہوں نے جس
…ر مجھے ٹھیک کیا ہے — ان کا یہی کام میری سفارش کے لئے
…فی ہے — بہرحال ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا —— اچھا اب
…ایسا کرو کہ اسے اٹھا کر ایجنسی فائر سیڑھیوں سے اتر کر نیچے لے جاؤ
…ر ہیڈ کوارٹر پہنچا دو —— اس کے بعد واپس آؤ پھر تم سے کام کی باتیں
…وں گی —— مس جولیا کو میرے پاس چھوڑ جاؤ تاکہ میں ان کا مکمل انٹرویو
…لوں" —— فلیپر نے مسکرا[redacted] مجھے
"خیال رکھنا [redacted]" —— رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے ایسی کوئی بات نہیں —— تم فکر مت کرو" —— فلیپر نے
…بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ مسکراتا ہوا جھکا اور اس نے فرش پر
بیہوش پڑے ہوئے ٹائیگر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر دروازہ کھول
کر باہر [redacted] —— فلیپر
[redacted] جولیا نے [redacted] لہجے میں کہا۔

[redacted]
ان کی [redacted]
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ___ بڑا اچھا طریقہ ہے انٹرویو کرنے کا ___ آپ [redacted] نہیں کروں گی" ___ جولیا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹ [redacted] اس کے دل میں غصے کی آگ بھڑکا دی [redacted] پھر ایک قدم آگے بڑھی۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور فلیپ جو بڑے اشتیاق آمیز انداز میں اُسے دیکھ رہا تھا چیختا ہوا الٹ کر گرا۔ پھر جولیا تو خود بجلی کے روپ میں ڈھل گئی۔ جیسے ہی فلیپ بستر پر گرا، جولیا نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر پوری قوت سے فلیپ کی ٹانگوں کے درمیان مارے اور قلابازی کھا کر سیدھی ہو گئی۔ جولیا کی یہ ضرب انتہائی خطرناک تھی کہ فلیپ بری طرح تڑپنے لگا اور جولیا نے اُسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور دوسرے لمحے پوری قوت سے اس کی ناک پر ٹکر دے ماری اور فلیپ کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ بیک وقت اوپر نیچے کی ضربات کھا کر وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

اُسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور جولیا اچھل کر زخمی شیر کی طرح دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران نے جوزف اور جوانا کو اتارنے کے بعد جیسے ہی کار آگے بڑھائی۔ اس کی نظریں اپنے پیچھے آنے والی کار پر جم گئیں اور عمران اس کار کو دیکھتے ہی چونک پڑا۔ کیونکہ پیچھے آنے والی کار بالکل اسی ماڈل، ساخت اور رنگ کی تھی جس میں عمران اس وقت سوار تھا، اور جو دراصل اس قباچا خان کی کار تھی جو پچھلی نشستوں کے درمیان بیہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران کو یقین ہو گیا کہ کار اس گروپ کی ہے اور یقیناً اسی کا تعاقب کر رہی ہو گی اور پھر اس وقت تو اس کا خیال واقعی یقین میں بدل گیا جب اس نے کار کی رفتار کو یکدم تیز ہوتے دیکھا۔ وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا لیکن چونکہ سڑک پر خاصا رش تھا۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ مجرم یہیں اس پر ہاتھ نہ ڈالیں گے اور وہی ہوا۔ کار چند لمحے اس کے ساتھ دوڑتی رہی اور عمران نے ان عجیب و غریب لباسوں میں ملبوس غیر ملکیوں

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0
URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کو اپنی طرف گھورتے دیکھا اور پھر مجرموں کی کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

اسی لمحے عمران نے اپنے ذہن میں ایک پلاننگ بنالی اور پھر ذرا سا آگے بڑھتے ہی اس نے کار کو دائیں طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ اس طرف سڑک کے دونوں اطراف میں دُور تک گھنے درخت پھیلے ہوئے تھے اور چونکہ یہ سڑک شہر سے دور واقع ایک پرانے سے قصبے میں جا کر ختم ہوتی تھی اس لئے یہاں کوئی ٹریفک بھی موجود نہ تھی۔
عمران کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر اس نے ایک مخصوص جگہ پہنچ کر کار روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیزی سے ایک گھنے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اس لئے عمران اوپر سے بھی آسانی سے ایک سے دوسرے درخت پر پہنچ سکتا تھا۔ وہ ایک ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں وہ اپنی کار کے علاوہ تینوں اطراف میں آسانی سے دیکھ سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے تعاقب کرنے والی کار کو آتے دیکھا تو وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے لمبی نال کا ریوالور نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

تعاقب میں آنے والی کار عمران کی کار سے کافی فاصلے پر پیچھے رُک گئی کار رُکتے ہی اس میں سے چار افراد باہر نکلے۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں اور پھر وہ دو اطراف میں پھیل کر عمران کی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران خاموش بیٹھا ان چاروں کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

وہ چاروں جلد ہی عمران والی کار کے قریب پہنچ گئے اور پھر ان

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

میں سے ایک نے کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اس میں پڑے ہوئے زخمی قباچاخان کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بلند آواز میں کہا۔
" اوہ! ـــــ اس میں تو قباچاخان موجود ہے ـــــ جلدی کرو۔ وہ نوجوان نزدیک ہی ہو گا اُسے پکڑو" ـــــ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اس ٹیم کا انچارج ہے اور اس کے تین ساتھی اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے درختوں میں گھستے چلے گئے۔ جب کہ انچارج اب کار کے پاس اکیلا ہی کھڑا کچھ بڑبڑا رہا تھا۔
عمران نے اس انچارج کو نظروں میں رکھ لیا۔ قباچاخان کے زخموں کی حالت اور اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ اس قدر زخمی ہے کہ اگر وہ بچ بھی گیا تو کچھ بتانے کے قابل ہونے تک اُسے دو چار روز کا وقفہ چاہیئے اس لئے اس نے قباچاخان کی بجائے اس انچارج سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اُدھر نظر ڈالی جدھر وہ تینوں غیر ملکی اب درختوں سے نکل کر کھیتوں میں دوڑ رہے تھے۔ وہ شائد ان کھیتوں میں عمران کو تلاش کر رہے تھے۔ عمران نے ریوالور سیدھا کیا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ تین زوردار دھماکے ہوئے اور خالی کھیتوں میں موجود تینوں غیر ملکی منہ کے بل زمین پر گرتے چلے گئے عمران نے ان پر فائر کرتے ہی تیزی سے اپنے جسم کو موڑا اور پھر اس نے پھرتی سے چوتھا فائر کر دیا اور اس بار اس نے کار کے قریب کھڑے ہوئے غیر ملکی کے اس ہاتھ پر فائر کیا تھا جس میں اس نے مشین گن سنبھال رکھی تھی۔ اور گولی مشین گن کے دستے پر پڑی اور مشین گن اچھل کر دُور جا گری اگر عمران کو ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو وہ یقیناً اس مشین گن کی فائرنگ کا

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

شکار ہو چکا تھا کیونکہ جس وقت عمران نے فائر کیا تھا اس وقت وہ غیر ملکی مشین گن کا رُخ عمران کی طرف کر چکا تھا۔

فائر ہوتے ہی غیر ملکی دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے حیرت انگیز پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ مگر عمران پہلے ہی اس سچویشن کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ اس نے اس سے بھی زیادہ پھرتی سے دوسرا فائر کیا اور اس بار بھی گولی ٹھیک نشانے پر لگی اور اس غیر ملکی کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔ مگر غیر ملکی نے تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک بڑی سی جھاڑی کی آڑ میں ہو گیا۔

عمران نے ذرا سا اپنا پہلو بدلا اور پھر اُسے جھاڑی کے آڑ میں ریوالور کی ایک جھلک دکھائی دی۔ وہ اگر چاہتا تو اس غیر ملکی کو جھاڑی کی آڑ میں ہونے کے باوجود بھی ڈھیر کر سکتا تھا مگر اس کا منصوبہ اُسے زندہ ہی پکڑنے کا تھا تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر سکے اس لئے وہ اُسے گولی نہ مار سکتا تھا لیکن جس پوزیشن میں وہ موجود تھا اس پوزیشن میں اُسے پکڑا بھی نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے فوراً ہی ایک اور داؤ کھیلنے کا فیصلہ کیا اور اس نے ریوالور کو جیب میں ڈالا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے بازو کے فاصلے سے ایک شاخ کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور پھر تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس کی توقع کے عین مطابق جھاڑی کی آڑ سے فائر ہوا اور عمران نے فائر ہوتے ہی زوردار چیخ ماری اور ساتھ ہی اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔

درخت کے نیچے چونکہ اونچی اونچی جھاڑیاں تھیں اس لئے عمران کو ذرا سا بھی خدشہ نہ تھا اور وہ اس انداز میں نیچے گرا جیسے لاش گرتی

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

ہے اور پھر جھاڑیوں میں گر کر اس نے ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے۔ اُسے پوری توقع تھی کہ غیر ملکی اس داؤ میں پھنس جائے گا اور اس کی توقع درست ثابت ہوئی۔ اس کے نیچے گرتے ہی غیر ملکی تیزی سے جھاڑی کی آڑ سے نکلا اور نعرے مارتا ہوا عمران کی طرف بھاگتا چلا آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا لیکن اس کا انداز ایسا تھا کہ اب اس کے خیال کے مطابق ریوالور کے استعمال کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔

اور پھر جیسے ہی غیر ملکی جھاڑی کے قریب پہنچا جس پر عمران گرا ہوا تھا، عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کی دونوں ٹانگیں غیر ملکی کی گردن کے گرد پیلا اس کی طرح جمتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا اور غیر ملکی بھی اس کے ساتھ ہی چیختا ہوا زمین پر لڑھکتا چلا گیا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور یہی عمران چاہتا تھا۔ چنانچہ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے غیر ملکی پر چھلانگ لگا دی۔ مگر اب غیر ملکی سنبھل گیا تھا۔ اس نے تیزی سے کروٹ بدل لی اور عمران کو اپنا چہرہ زخمی ہونے سے بچانے کے لئے دونوں ہاتھ آگے کرنے پڑے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا، غیر ملکی نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں ضرب لگائی اور عمران لڑھکتا چلا گیا۔

غیر ملکی نے اُسے ضرب لگا کر تیزی سے اس جگہ پر چھلانگ لگائی جہاں اس کا ریوالور پڑا ہوا تھا۔ اور پھر جس وقت عمران زمین سے اٹھا، غیر ملکی ریوالور سنبھال چکا تھا اور ریوالور پکڑتے ہی اس نے انتہائی تیزی سے عمران پر فائر کھول دیا۔ اور عمران فائر ہوتے ہی بجلی کی سی

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تیزی سے ایک طرف ہٹا اور نشانہ خطا ہو گیا۔ پھر تو غیر ملکی پر جیسے دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ مسلسل عمران پر فائرنگ کرتا چلا گیا۔ مگر اس کھلی جگہ پر عمران کے لئے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا کونسا مشکل تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بھی گولی اُسے نہ چھو سکی اور جب ریوالور سے ٹرچ کی آواز نکلی تو غیر ملکی نے بوکھلا کر ریوالور پھینک دیا۔

"بس ـــ یا اور بھی کوئی ریوالور ہے" ـــــ عمران نے ایک جگہ رُکتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

غیر ملکی نے انتہائی پھرتی سے جیب سے خنجر نکالا اور اس کی آنکھوں میں وحشت سی چھا گئی۔ اس کے خنجر پکڑنے کا انداز دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خنجر زنی میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے کھڑا تھا۔

غیر ملکی خنجر پکڑتے ہی چیختا ہوا آندھی اور طوفان کی طرح عمران کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ عمران کے سینے میں خنجر مار کر ہی دم لے گا۔ لیکن عمران ایسے داؤ سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے جیسے ہی غیر ملکی نزدیک آیا۔ عمران تیزی سے دائیں طرف جھکا اور اس کی توقع کے عین مطابق غیر ملکی کا جسم بھی اس کے ساتھ ہی دائیں طرف جھکتا چلا گیا۔ مگر عمران تیزی سے بائیں طرف ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی لٹو کی طرح اپنی ایڑیوں پر گھومتا چلا گیا۔ غیر ملکی اس کے بائیں طرف جھکتے ہی خنجر کا وار کر چکا تھا۔ مگر عمران کے اچانک گھوم جانے کی وجہ سے خنجر عمران کے بالکل قریب سے گزرا۔ اور عمران نے لٹو کی طرح گھومتے ہی غیر ملکی کے تیزی سے سمٹتے ہوئے بازو پر ہاتھ

ڈالا اور پھر غیر ملکی کی چیخ سے ماحول گونج اٹھا۔ غیر ملکی عمران کے سر پر سے ہوتا ہوا اس کی پشت پر جا گرا تھا۔ عمران نے بازو پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں مروڑ دیا تھا۔ اور اس مروڑنے کے دو نتیجے نکلے ایک تو غیر ملکی اسی بازو کے زور سے اٹھتا ہوا عمران کے سر کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ دوسرا اس کا بازو کندھے کے جوڑ سے اکھڑ گیا۔ اور پھر جیسے ہی غیر ملکی نیچے گرا۔ عمران نے اس پر چھلانگ لگائی اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے غیر ملکی کے سینے پر پڑے۔ غیر ملکی نے تڑپ کر ایک طرف ہٹنا چاہا۔ مگر اب عمران کھیل ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے عمران فضا میں ہی مڑ گیا۔ اور اس کی زوردار ضرب سے غیر ملکی مڑنے کے باوجود نہ بچ سکا اور اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔ عمران ضرب لگاتے ہی تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے پوری قوت سے غیر ملکی کے پہلو میں ضرب لگا دی اور غیر ملکی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا وہ ہاتھ جو درست تھا اور عمران نے اس کے ہاتھ کو حرکت میں آتے دیکھ کر جھپٹ کر اس کا وہ ہاتھ پکڑا اور ہاتھ پکڑے ہوئے وہ اس کے سر کے اوپر سے چھلانگ لگا گیا۔ اور ہاتھ کا جوڑ کاندھے سے اکھڑ گیا۔ اور اب غیر ملکی بُری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو چکے تھے اور وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر جھک کر غیر ملکی کو اٹھا کر اس نے کندھے پر ڈالا اور تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اس غیر ملکی کو کار کے اندر پھینکا اور پھر وہ باہر پڑے ہوئے قباچا کی طرف

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

مڑا۔ وہ اسے بھی اٹھا کر اندر ڈالنا چاہتا تھا مگر اس کے قریب پہنچ کر وہ رُک گیا۔ قباچا خاں کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ عمران تیزی سے اس پر جھکا اور اس نے اس کی نبض پکڑی۔ مگر دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔ قباچا خاں کی نبضیں بالکل ڈوب رہی تھیں۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا قباچا خان کو دیکھتا رہا۔ اس کی یہ حالت اس کے جسم سے مسلسل خون بہہ جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اگر یہ تعاقب کنندگان درمیان میں نہ کود پڑتے تو وہ قباچا خاں کو طبی امداد بروقت پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا۔ لیکن اب وقت گزر چکا تھا۔ اور عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے قباچا خان کے سینے کی حرکت ایک زوردار جھٹکا کھانے کے بعد ساکت ہو گئی۔ وہ مر چکا تھا۔ اور پھر عمران تیزی سے مڑا اور اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہی غیر ملکی رہ گیا تھا پوچھ گچھ کے لیے۔ اور وہ اسے بھی ہاتھ سے نہ کھونا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے کار کو ایک جھٹکے سے سٹارٹ کیا اور پھر اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا بڑی سڑک کی طرف آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار بھگاتا ہوا دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا اور پھر دانش منزل کا پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ عمران کار کو اندر لیتا چلا گیا۔ جب اس نے کار کو پورچ میں روکا تو بلیک زیرو آپریشن روم سے نکل کر باہر برآمدے میں آ گیا تھا۔ اس نے شاید سکرین پر عمران کو کار میں سوار دیکھ لیا تھا۔

"اسے اٹھا کر گیسٹ روم میں لے چلو طاہر"۔۔۔ عمران نے کار سے اتر کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک زیرو تیزی سے

آگے بڑھا اور اس نے کار کا پچھلا دروازہ کھول کر نارمن کو اٹھایا اور پھر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اس دوران آپریشن روم میں گھس گیا تھا۔ آپریشن روم سے ہوتا ہوا وہ ایک خفیہ دروازے سے گزر کر اپنی لیبارٹری میں گھسا اور اس نے وہاں سے ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی اٹھائی اور ساتھ ہی انجکشن سرنج بھی اٹھا لی۔ اب چونکہ وہ جلد از جلد معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے قوت ارادی ماؤف کر دینے والا محلول اس غیر ملکی کے جسم میں انجیکٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تاکہ وہ ہپناٹزم کے ذریعے اس کے ذہن میں سے سب معلومات نکال سکے۔ محلول اور سرنج اٹھائے وہ آپریشن روم سے نکل کر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو بلیک زیرو اسے دروازے کے پاس ہی ملا۔ وہ شاید غیر ملکی کو وہاں ڈال کر واپس آ رہا تھا۔

"یہ کون ہے عمران صاحب"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کو دیکھتے ہی پوچھا۔

"یہی معلوم کرنے کے لیے تو میں اسے یہاں لے آیا ہوں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے غیر ملکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک زیرو بھی وہیں رُک گیا۔

غیر ملکی ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس لیے عمران نے پہلے اس کے ٹوٹے ہوئے بازو میں قوت ارادی کے خاتمے کا انجکشن لگایا

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

اور پھر سرینج بلیک زیرو کو پکڑا کر اس نے غیر ملکی کا منہ اور ناک ایک ہی وقت میں بند کر دیئے۔

چند ہی لمحوں میں غیر ملکی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

آنکھیں کھولتے ہی غیر ملکی کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہو رہی تھیں۔ اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح بگڑ چکا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے ———؟" عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

لیکن غیر ملکی صرف کراہتا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

عمران سمجھتا تھا کہ محلول کو اثر کرنے میں چند منٹ لگ ہی جائیں گے۔ اس لئے وہ بار بار اس سے اُس کا نام پوچھتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ جب وہ نام بتا دے گا تو وہ سمجھ جائے گا کہ محلول نے اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔

غیر ملکی درد کی شدت سے بُری طرح کراہ رہا تھا۔ کیونکہ اس کے دونوں بازو کندھوں سے ٹوٹے ہوئے تھے۔ عمران بار بار اس سے اس کا نام پوچھ رہا تھا۔

"تت ۔ تت تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھ سکتے ——— باس میرا انتقام لے گا ——— میں جا رہا ہوں ———" غیر ملکی نے اچانک آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے دونوں جبڑوں کو مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے اور عمران کسی خیال کے تحت

Scan & PDF by WAQAR

تیزی سے اس کی طرف جھپٹا۔ مگر بے سود۔ غیر ملکی کا جسم یکدم سیدھا ہو کر اکڑتا چلا گیا۔ اس نے تیزی سے اِدھر اُدھر سر مارنا شروع کر دیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کے منہ سے نیلے رنگ کے بلبلے سے نکلنے لگے تھے۔

"اس نے تو خودکشی کر لی ہے ——— اس بار اچھے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے ——— کچھ بتانے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اتنی بھاگ دوڑ کرنے کے باوجود وہ ابھی تک وہیں تھا جہاں سے چلا تھا جب کہ وقت انتہائی تیزی سے گزرتا چلا جا رہا تھا۔ بلیک زیرو اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

جولیا بپھری ہوئی شیرنی کی طرح دروازے کی طرف لپکی اور اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول ڈالا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہونے لگی مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ دروازے پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔

"خیریت مس جولیا ـــ" کیپٹن شکیل نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں خیریت ہے ـــ وہ رابرٹ، ٹائیگر کو اٹھائے ایمرجنسی زینے کی سیڑھیاں اتر گیا ہے ـــ وہ ہیڈکوارٹر جا رہا ہے۔ تم اس کا تعاقب کرو ـــ" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کی کار کے بمپر کے نیچے سپیشل سگنل لگا دیا ہے۔ اس لئے اُسے تو آسانی سے تلاش کر لیں گے ـــ میں جب یہاں چوتھی منزل پر آیا تو میں نے اُسے تیزی سے ایک طرف بڑھتے ہوئے دیکھا

Scan & PDF by WAQAR

تھا۔ چونکہ میں اس وقت ستون کی آڑ میں تھا اس لئے وہ مجھے چیک نہ کر سکا ـــ جب وہ ایمرجنسی ڈور کھول کر سیڑھیاں اتر گیا تو میں نے دروازے سے اسے دیکھا ہے ـــ میں اس کے کاندھے پر لٹکے ہوئے ٹائیگر کو پہچان گیا تھا اس لئے مجھے تمہاری فکر پڑ گئی تھی ـــ" کیپٹن شکیل نے وضاحت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک ہوں ـــ یہ غیر ملکی اور رابرٹ دونوں کا تعلق راین ھڈ سے ہے ـــ اور یہ غیر ملکی تو انتہائی اہم حیثیت رکھتا ہے ـــ میں نے اسے بیہوش کر دیا ہے۔ تم اسے اٹھا کر اسی راستے سے نیچے اپنی کار میں چلو ـــ میں کمرے کی تلاشی لیکر آ رہی ہوں۔ اسے بھاگنے نہ دینا۔ اسے دانش منزل پہنچانا ہے" ـــ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بستر پر بیہوش پڑے ہوئے فلیپر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی جولیا نے تیزی سے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ مگر اُسے وہاں سے کوئی خاص چیز نہ مل سکی تو وہ تیزی سے قدم اٹھاتی دروازے سے باہر نکلی اور پھر لفٹ کے ذریعے نیچے اتر کر ہال میں سے گزرتی ہوئی ہوٹل سے باہر آ گئی۔ اس کی کار پارکنگ شیڈ میں کھڑی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے جیسے ہی کار کا دروازہ کھولا۔ وہ چونک پڑی کیونکہ پچھلی نشستوں کے درمیان اُسے فلیپر کا جسم پڑا ہوا نظر آیا۔ سٹیرنگ کے ساتھ ہی ایک پرچہ لٹک رہا تھا۔ جولیا تیزی سے دروازہ کھول کر سیٹ

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

پر بیٹھی اور اس نے پرچہ جھپٹ لیا۔

"مس جولیا! ___ میں رابرٹ کے پیچھے ایک دوسری کار میں جا رہا ہوں۔ یہ کار یہیں موجود تھی اور اس میں چابیاں بھی لگی ہوئی تھیں آپ اس غیر ملکی کو دانش منزل پہنچا دیں۔"

جولیا نے سر ہلاتے ہوئے پرچہ مروڑ کر جیب میں ڈالا اور پھر کار کو ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکال کر اس نے اس کا رخ دانش منزل کی طرف کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ پر پہنچتے ہی وہ نیچے اتری اور اس نے کال بیل کے بٹن کو مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ جولیا کار کو اندر لیتی چلی گئی سامنے پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار پہلے ہی کھڑی تھی جولیا نے کار پہلے والی کار کے قریب روکی اور پھر اس نے نیچے اتر کر پچھلا دروازہ کھولا اور غیر ملکی کو کھینچ کر باہر فرش پر ڈال دیا۔

"جولیا! ___ یہ کون ہے ___؟" اچانک ایکسٹو کی تیز آواز برآمدے کے کسی کونے سے نکل کر اس تک پہنچی۔

"باس! ___ یہ رابن ہڈ تنظیم کا اہم ترین آدمی ہے ___ میں اسے ہوٹل الیف سے اٹھا لائی ہوں جبکہ کیپٹن شکیل ایک اور مجرم کے پیچھے گیا ہے جو عمران کے ساتھی ٹائیگر کو بیہوش کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا ہے" ___ جولیا نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ ___" ایکسٹو نے اس کے خاموش ہوتے ہی کہا اور جولیا نے جلدی جلدی جوبلی کلب سے لیکر اس غیر ملکی کے یہاں پہنچانے

Scan & PDF by WAQAR

UrduFans.com

تک تمام تفصیل مختصر الفاظ میں دوہرا دی۔

"گڈ شو! ___ ٹھیک ہے۔ تم کار لے کر واپس اپنے فلیٹ پر چلی جاؤ ___ باقی میں دیکھ لونگا" ___ ایکسٹو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس کار میں بیٹھی اور دوسرے لمحے اس کی کار مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دانش منزل سے باہر آنے کے بعد وہ سیدھی اپنے فلیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ فلیٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے کار باہر سڑک پر ہی روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے فلیٹ میں داخل ہو گئی۔ ڈرائینگ روم سے ملحقہ کمرے میں پہنچ کر اس نے تیزی سے ایک الماری کھولی اور پھر اس میں سے وسیع محیط عمل کا ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اس پر مخصوص فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا۔ اور دوسرے لمحے اس نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"ہیلو ___ جولیا کالنگ شکیل۔ اوور" ___ وہ مسلسل اور بار بار یہی فقرہ دوہراتی چلی گئی۔

"یس شکیل سپیکنگ۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد ایک مدھم سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کیپٹن شکیل! ___ تم کہاں ہو ___ لوکیشن بتاؤ۔ اوور" ___؟ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت پکنک پوائنٹ سے جنوبی سمت کالا در کی پہاڑیوں کے عقب میں موجود ہوں ___ یہاں اس غیر ملکی کی کار موجود ہے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

جس میں ٹیلی میگنم فٹ تھا۔ لیکن ٹائیگر اور وہ غیر ملکی دونوں غائب ہیں اور میں انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم وہیں رکو۔ میں آ رہی ہوں۔ اوور" ـــ جولیا نے کہا۔

"کیا آپ دانش منزل سے آئی ہیں۔ اوور" ـــــ؟ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں! ـــ میں اس غیر ملکی کو پہنچا کر واپس فلیٹ میں آئی ہوں۔ اور اب فلیٹ سے ہی تمہیں کال کر رہی ہوں ـــ میرا انتظار کرنا، میں آ رہی ہوں۔ پھر اکٹھے ہی ان کا ہیڈ کوارٹر ڈھونڈیں گے۔ اوور اینڈ آل" ـــ جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ تیزی سے فلیٹ سے باہر نکلتی چلی آئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے پارکنگ پوائنٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

رابن ہڈ کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھیں سُرخ تھیں وہ ایک بہت بڑی مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ مشین پر لگے ہوئے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے اور مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین پر صرف آڑھی ترچھی لکیریں سی دوڑ رہی تھیں۔

"آخر قباچا خان کیوں جواب نہیں دے رہا ـــ اُسے کیا ہوا؟" رابن ہڈ نے تیز لہجے میں قریب کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب! ـــ میں بھی کتنی دیر سے کوشش کر رہا ہوں۔ مگر کوئی جواب نہیں مل رہا ـــ ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے" ـــ اس آدمی نے اچانک چونک کر کہا۔

"تو پھر بکو بھی سہی ـــ یا میں تمہارے ذہن میں گھس کر وہ بات نکالوں" ـــ رابن ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"جناب ـــ آپ خود ٹرانسمیٹر چیک کریں۔ ہو سکتا ہے کہ..."

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

آدمی بولتے بولتے رُک گیا۔

"اوہ! ــــ ایسا نہیں ہوسکتا ــــ قباجا خاں اتنی جلدی نہیں مرسکتا۔ اُسے مارنے والا ابھی پیدا نہیں ہوا" ــــ رابن ہڈ نے غصے کی شدت سے بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اُٹھ کر جنوبی دیوار کے ساتھ موجود ایک اور مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ مشین کسی بڑے ٹیلیویژن کی طرح بکس کی صورت میں تھی جس کے درمیان میں سکرین موجود تھی۔ اس مشین کے ساتھ ایک خودکار کمپیوٹر نصب تھا جس میں تنظیم کے ہر آدمی کے ٹوتھ ٹرانسمیٹر کا لنک موجود تھا۔

رابن ہڈ نے اپنی تنظیم کے ہر آدمی کے دانت میں سوراخ کر کے اس میں ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نصب کیا ہوا تھا جس کے اوپر زہریلا کیپسول رکھ دیا گیا تھا۔ تنظیم کے عہد کے مطابق کوئی بھی شخص جب یہ دیکھتا کہ وہ تنظیم کے راز بتانے پر مجبور ہو گیا ہے تو اسے فوری طور پر خودکشی کرنی پڑتی تھی۔ اس کے لئے وہ مخصوص انداز میں اس دانت پر اوپر کا دانت مارتا اور کیپسول نہ صرف ٹوٹ جاتا۔ بلکہ دانت مارنے سے اس کے نیچے رکھا ہوا ٹرانسمیٹر بھی دب جاتا تھا۔ اس ٹرانسمیٹر کے دب جانے سے اس مشین کو یہ اطلاع ہو جاتی کہ وہ آدمی خودکشی کر گیا ہے۔ اور کمپیوٹر اس کی فہرست تیار کرتا رہتا تھا۔ رابن ہڈ اس کام کے لئے ساتھ ہی ہپناٹزم سے بھی کام لیتا تھا۔ وہ جب بھی کسی ممبر کو تنظیم میں شامل کرتا اُسے ہپناٹائز کر کے اس کے لاشعور کو یہ حکم دے دیتا کہ اگر کوئی شخص راز بتائے تو دماغ اس کے تمام اعصابی نظام کو خود ہی توڑ پھوڑ دے۔ اس طرح اگر کوئی شخص خودکشی کرنے کی بجائے اہم راز بتا دیتا تو

Isfaq & PDF By WAQAR

URDUFANZ.com

اس کے جسم کی تمام رگیں خود بخود ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگ جاتیں۔ اور وہ بڑے عبرتناک انجام سے دوچار ہو جاتا۔ اس کو تنظیم کے افراد رابن ہڈ کا قہر کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اور جب دو چار آدمیوں کا ایسا حشر ہوا تو تنظیم کا ہر شخص خوفزدہ ہو گیا۔ اب وہ عبرتناک قسم کے انجام سے دوچار ہونے کے خوف سے آخری لمحوں میں خود ہی کیپسول چبا کر خودکشی کرنے کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ اس طرح آنے والی موت فوری آجاتی تھی اور مرنے والا دردناک عذاب سے بچ نکلتا تھا۔

رابن ہڈ نے تیزی سے اس کمپیوٹر مشین کا بٹن دبا دیا اور بٹن دبتے ہی سکرین روشن ہو گئی۔ رابن ہڈ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا اور پھر اس نے کندھے جھٹکاتے ہوئے کمپیوٹر کے وہ بٹن آن کر دیئے جو مرجانے والوں کی فہرست تیار کرتے تھے۔

بٹن دبتے ہی سب سے پہلے سکرین پر کاپر کی تصویر ابھر آئی اور ساتھ ہی وہ وقت اور تاریخ بھی جس وقت اور تاریخ کو وہ مرا تھا۔

"اوہ! ــــ تو کاپر نے خودکشی کر لی" ــــ رابن ہڈ نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد منظر بدلا اور سکرین پر نارمن کی تصویر ابھر آئی۔

"ارے نارمن! ــــ پلیٹھرز کا انچارج ــــ اوہ ــــ اوہ ــــ یہ کیسے ہو گیا ــــ ؟ کیوں ہو گیا" ــــ ؟ رابن ہڈ نارمن کی تصویر دیکھتے ہی بُری طرح اچھلا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی کی پھیلتی رہ گئیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہوتی چلی گئی اور رابن ہڈ نے ایک طویل سانس لیا۔ اسے کم از کم اس بات کا اطمینان ہو گیا تھا

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کہ قباچا خان نے خودکشی نہیں کی۔ لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال نے بچھو کی طرح ڈنک مارا اور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اگر قباچا خاں زندہ ہے تو پھر وہ جواب کیوں نہیں دے رہا، اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر کمپیوٹر کے بٹنوں پر جھک گیا۔ اسی کمپیوٹر میں اس نے ایک اور سسٹم بھی رکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی تنظیم کے تمام بڑے عہدیداروں کے جسموں میں ایک مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر فٹ کر رکھا تھا۔ یہ ٹرانسمیٹر انسانی نبض کے ساتھ چلتا تھا اور اس ٹرانسمیٹر کا تعلق بھی اسی کمپیوٹر کے ساتھ استوار تھا۔ جیسے ہی آدمی مرتا، ٹرانسمیٹر خاموش ہو جاتا اور اس کا تعلق کمپیوٹر کے ساتھ ختم ہو جاتا تھا۔ اس طرح کمپیوٹر اس آدمی کے مرتے ہی اس کی علیحدہ لسٹ مرتب کر لیتا تھا۔ اس طرح رابن ہڈ جس وقت چاہتا یہ پتہ کر لیتا کہ کتنے افراد نے خودکشی کی ہے اور کتنے افراد ویسے مارے گئے۔

اب چونکہ خودکشی کرنے والوں میں صرف دو افراد کے نام آئے تھے یعنی کاپر اور نارمن۔ اس لئے اُسے اچانک خیال آگیا تھا کہ کہیں قباچا خاں دوسری لسٹ میں شامل نہ ہو۔ اگر قباچا خاں کا نام دوسری لسٹ میں بھی نہیں ہے تو پھر یہ بات یقینی تھی کہ وہ بہرحال زندہ ہے۔ اس سلسلے میں پھر سوچا جا سکتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔

چنانچہ رابن ہڈ نے تیزی سے وہ بٹن دبانے شروع کر دیئے جو کہ مرنے والوں کی لسٹ سکرین پر لے آتے ہیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تجسس تھا۔ بٹن دباتے ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور غور سے سکرین کو دیکھنے لگا۔ سکرین بٹن دبتے ہی روشن ہو گئی اور پہلے چند لمحے تو اس

پر آڑھی ترچھی لکیریں نمودار ہوتی رہیں۔ لیکن دوسرے لمحے ہی سکرین پر قباچا خان کی تصویر اُبھر آئی اور رابن ہڈ اس تصویر کو دیکھتے ہی بُری طرح اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا۔

"اوہ! —— اوہ تو قباچا خان مارا گیا —— اوہ یہ کیسے ہو گیا —— ؟ آخر یہ ہو کیسے گیا" —— ؟ رابن ہڈ نے غصے سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کمرے میں موجود دوسرے افراد کے چہرے بھی قباچا خان کی موت کا سُن کر لٹک گئے۔ کیونکہ بہرحال قباچا خان، رابن ہڈ تنظیم کا اہم ترین آدمی تھا۔ اور اس کی موت کا تو تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ قباچا خان کی تصویر کے بعد دو اور افراد کی تصاویر بھی نمودار ہوئیں یہ دونوں انہی لوگوں میں شامل تھے جو عمران کے ہنٹروں اور گولیوں سے قباچا خاں کے اڈے کے تہہ خانے میں مرے تھے۔ ان دو افراد کی تصاویر کے بعد کاپر اور نارمن کی تصاویر بھی اُبھریں اور پھر سکرین صاف ہو گئی۔

رابن ہڈ بُری طرح چیخنے کے بعد اب خاموش کھڑا تھا اور پھر بڑے اطمینان سے آگے بڑھ کر کمپیوٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ اب اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی طاری تھی۔

"میں اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا —— میں اسے تہس نہس کر دونگا —— میں قباچا خان اور نارمن کا ان سے ایسا انتقام لونگا کہ ان کی نسلیں بھی قبروں میں پڑی بلبلاتی رہیں گی" —— رابن ہڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کمرے میں موجود چار افراد سر جھکائے خاموش کھڑے تھے رابن ہڈ

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر دروازہ کراس کر کے وہ ایک راہداری میں سے ہوتا ہوا تیزی سے ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ یہ اس کا مخصوص دفتر تھا۔ جب اس پر کام کا لوڈ سوار ہوتا تو وہ اسی دفتر میں آکر بیٹھتا تھا۔

"میکارے کو بلاؤ" ——— راہن ہڈ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دروازے پر کھڑے مسلح آدمی کو پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور وہ آدمی سر جھکاتا ہوا تیزی سے راہداری کے دائیں طرف دوڑتا چلا گیا۔

"میں تباہ کر دونگا ——— ملیا میٹ کر دونگا ——— میں پورے دارالحکومت کو کھنڈرات میں تبدیل کر دونگا ——— اس پورے ملک کے ایک ایک آدمی کو قتل کر دونگا ——— میں انتقام لونگا ——— بھیانک انتقام" ——— راہن ہڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہی میز پر زور زور سے مکے مارنے شروع کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ایک چھریرے جسم اور درمیانے قد کا نوجوان دروازے میں داخل ہوا۔ اس کا چہرہ شارک مچھلی جیسا تھا۔ آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔

"میکارے حاضر ہے ماسٹر" ——— نوجوان نے دروازے میں قدم رکھتے ہی بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

راہن ہڈ چند لمحے بگڑے ہوئے چہرے اور جلتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں آہستہ آہستہ نرمی آتی چلی گئی۔

"بیٹھ جاؤ" ——— راہن ہڈ نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر" ——— میکارے نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا لیکن اس

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

کی آنکھوں میں شدید حیرت ابھر آئی تھی کیونکہ راہن ہڈ کا نرم رویہ اس کے لئے اجنبی تھا۔

"سنو میکارے! ——— قباچا خان مارا گیا ہے" ——— راہن ہڈ نے میکارے سے مخاطب ہو کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"قباچا خان مارا گیا ہے ——— یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ماسٹر ——— ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ——— میکارے یہ خبر سنتے ہی اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے یکلخت بگڑ گیا تھا۔ اسے شاید اس بات پر یقین ہی نہ آیا تھا۔

"تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں ——— بکواس کر رہا ہوں ——— مذاق کر رہا ہوں تمہارے ساتھ" ——— ؟ راہن ہڈ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس! ——— میرا یہ مطلب نہیں تھا ——— مجھے تو یہ سن کر حیرت ہوئی تھی" ——— میکارے نے زرد پڑتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"سب کچھ ممکن ہے ——— اور سنو میری بات غور سے سنو! ——— میں تمہیں قباچا خان کی جگہ تنظیم کا نمبر دو مقرر کرتا ہوں ——— میں ابھی یہ آرڈر سب کو بتا دونگا ——— لیکن تمہیں اب ہوش میں رہ کر کام کرنا ہوگا" ——— راہن ہڈ نے نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ ماسٹر! ——— میں پوری کوشش کرونگا کہ اس سیٹ کا اہل سمجھا جاؤں" ——— میکارے نے جواب دیا۔

"کوشش! ——— تو تم صرف کوشش کرو گے ——— اور کوشش ناکام بھی ہو سکتی ہے ——— تم نمبر دو نہیں بن سکتے۔ کھڑے ہو جاؤ" ———

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رابن ہڈ نے فقرے کا پہلا حصہ بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آخر میں وہ چیخ پڑا۔

"تم — تم — ماسٹر میرا مطلب تھا —" میکارے بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"تو تم کوشش کرو گے — ہونہہ! — مجھے نفرت ہے اس لفظ سے — میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ ٹکر مارو اس دیوار کے ساتھ پوری قوت سے" — رابن ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور میکارے، رابن ہڈ کا حکم سنتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر وہ پوری قوت سے دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکا ہوا اور میکارے نے پوری قوت سے پختہ دیوار کے ساتھ سر ٹکرا دیا۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ اس کا سر کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور اس کی لاش نیچے گر پڑی۔ وہ پھڑک بھی نہ سکا تھا۔

"ہونہہ! — میں اس کو نمبر دو بنا رہا تھا اور یہ ابھی کوشش میں ہی مصروف تھا" — رابن ہڈ نے فرش پر پڑی ہوئی میکارے کی لاش کو حقارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کے کنارے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"یس ماسٹر" — دوسرے لمحے دروازے پر موجود مسلح نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"میکارے کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو — اور سنو! — ٹریگر کو میرے پاس بھیجو — جلدی" — رابن ہڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور مسلح نوجوان تیزی سے فرش پر پڑی ہوئی میکارے کی لاش کی

طرف بڑھا۔ اس نے بڑی پھرتی سے میکارے کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور اس کے سر کے ٹکڑے اٹھا کر اس نے جیبوں میں منتقل کئے اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ٹریگر — ہاں ٹریگر صحیح آدمی رہے گا — اس کی رپورٹ بالکل درست ہے۔ وہ بات کرنے سے زیادہ گولی چلاتا ہے — اس لئے قباچا خان نے اُسے ٹریگر کا نام دے رکھا ہے — ٹھیک ہے ٹریگر ٹھیک رہے گا" — رابن ہڈ نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر بوتل کا ڈھکن کھول کر وہ غٹاغٹ شراب حلق میں انڈیلتا چلا گیا۔ جب اس نے بوتل منہ سے ہٹائی تو دروازے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم بھرا بھرا تھا۔ آنکھوں میں مکاری اور خباثت ناچ رہی تھی۔ البتہ اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

رابن ہڈ نے خالی بوتل پوری قوت سے ٹریگر کے جسم کا نشانہ لیکر دے ماری۔ ٹریگر ذرا بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا اور بوتل اس کے جسم سے ٹکرا کر اس کے قدموں میں گری اور چکنا چور ہو گئی۔

"گڈ شو — تمہارے اعصاب واقعی اچھے ہیں" — رابن ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر" — ٹریگر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹھو" — رابن ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹریگر خاموشی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر بڑے مؤدبانہ انداز میں میز کے سامنے

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رکھی ہوئی اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جہاں چند لمحے پہلے میکارے بیٹھا تھا۔

"سنو ٹریگر!۔۔۔ قباچا خان مارا گیا ہے"۔۔۔ راین ہڈ نے بغور ٹریگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔ ٹریگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ذرا بھی حیرت کے تاثرات نہ ابھرے تھے۔ چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے خالی تھا۔

"کیا تمہیں یہ خبر سن کر حیرت نہیں ہوئی"۔۔۔ راین ہڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ماسٹر!۔۔۔ حیرت غلط خبر پر ہوتی ہے۔۔۔ اور آپ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے حیرت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے"۔۔۔ ٹریگر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی حیرت انگیز طور پر مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔

"گڈ شو۔۔۔ واقعی تم صحیح آدمی ہو۔۔۔ سنو!۔۔۔ میں تمہیں قباچا خان کی جگہ پر تنظیم کا نمبر دو مقرر کرتا ہوں"۔۔۔ راین ہڈ نے کہا۔

"تھینک یو ماسٹر"۔۔۔ ٹریگر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بولو۔۔۔ کیا تم اس سیٹ کے اہل ہو"۔۔۔ راین ہڈ نے لہجے میں غصہ پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کبھی غلط آدمی کو مقرر نہیں کر سکتا۔ یہ میرا یقین ہے اس لئے میں یقیناً اس سیٹ کا اہل ہوں"۔۔۔ ٹریگر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ!۔۔۔ تم واقعی صحیح آدمی ہو۔۔۔ میکارے مر چکا ہے

Scan & PDF by WAQAR

کیونکہ اس کے اعصاب پختہ نہ تھے۔۔۔ میں اسے نمبر دو بنا رہا تھا۔ اور وہ مجھے کہنے لگا کہ میں کوشش کروں گا کہ اس سیٹ پر اہل ثابت ہو سکوں۔ کیسی احمقانہ بات ہے"۔۔۔ راین ہڈ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ٹریگر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"سنو ٹریگر!۔۔۔ اب تم نمبر دو ہو۔۔۔ سنو غور سے سنو!۔۔۔ تمہیں میرے اس ملک میں مشن کے بارے میں علم ہے"۔۔۔؟ راین ہڈ نے کہا۔

"نو ماسٹر!۔۔۔ مجھے علم نہیں ہے"۔۔۔ ٹریگر نے جواب دیا۔

"ہو بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔؟ مشن کا علم تو صرف مجھے اور نمبر دو کو ہوتا ہے۔۔۔ یعنی قباچا خان کو۔۔۔ وہ مارا گیا۔ اب تم نمبر دو ہو۔۔۔ میرے نائب۔۔۔ تو سنو میں بتاتا ہوں کہ میرا اس ملک میں کیا مشن ہے"۔۔۔ راین ہڈ نے ہونٹوں سے دانت کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔ ٹریگر نے مختصر سا جواب دیا۔

"سنو!۔۔۔ میں اس ملک میں ایک لمبا کھیل کھیلنے آیا ہوں۔ ایک ایسا کھیل کہ جس کی کامیابی کے بعد راین ہڈ پہلے سے بھی زیادہ گریٹ بن جائے گا۔۔۔ اور وہ کھیل یہ ہے کہ اس ملک پر اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اس ملک میں دنیا کی سب سے قیمتی دھات ایلینم سکس کی کانیں موجود ہیں۔ اس دھات کے متعلق ابھی تک سوائے دو بڑی طاقتوں کے مخصوص سائنسدانوں کے علاوہ اور کسی کو خبر نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے صحرائے اعظم میں اپنا ایک ریسرچ سنٹر بنایا ہوا ہے۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ایسا ریسرچ سنٹر جو روسیاہ اور ایکریمیا کے خلائی جہازوں سے اپنے ملکوں میں بھیجی جانے والی معلومات راستے میں ہی چوری کرتا ہے اور پھر انہیں ڈی کوڈ کر کے اہم ترین معلومات اکٹھی کرتا ہے۔ چنانچہ اسی ریسرچ سنٹر نے اطلاع دی ہے کہ دونوں ملکوں کے خلائی جہازوں نے اس ملک کے اندر ایسی خفیہ کانوں کا سراغ لگایا ہے جہاں دنیا کی قیمتی ترین دھات ایلی سکس کے بہت بڑے ذخائر ہیں۔ یہ دھات اس وقت تک دریافت شدہ دھاتوں میں سب سے قیمتی دھات سمجھی جاتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دھات میں یہ قوت موجود ہے کہ اگر اسے مخصوص طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ دھات ایک ایسے ہتھیار کی صورت میں ڈھل سکتی ہے کہ جس کا توڑ ہزاروں سال تک نہیں تلاش کیا جا سکتا۔ اس دھات کے استعمال میں لانے کے بعد پورے شہر کو مع ہر چیز کے جس میں ہر قسم کی دھات جاندار اور بے جان چیزیں سب کچھ ایک لمحے میں بجلی میں تبدیل ہو کر فضا میں بکھیرے جا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کو زیادہ طاقت سے استعمال کیا جائے تو پورا ملک ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں صفحۂ ہستی سے غائب کیا جا سکتا۔ روسیاہ اور ایکریمیا کے سائنسدانوں نے اس دھات کو کافی عرصے سے دریافت کیا تھا۔ لیکن یہ دھات انتہائی حقیر پیمانے پر چاند کے پتھروں سے نکالی گئی تھی اور پھر اس دھات کی تلاش میں روسیاہ اور ایکریمیا کی حکومتوں نے چاند کا ایک ایک پتھر ٹٹول مارا۔ لیکن وہاں اس کا ایک ذرہ تک مزید نہ پایا گیا۔ ان پتھروں میں نجانے وہ کس طرح پیدا ہو گئی پھر یہ سوچا گیا کہ شاید ان پتھروں کو زمین پر لے آنے سے اس میں کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے لئے بھی بے پناہ تجربات کئے گئے لیکن

Scan & PDF By WAQAR

بے سود۔ یہ دھات میسر نہ آسکی۔ ہمارے ریسرچ سنٹر کو بھی اسکی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ ہم بھی خبردار رہے۔ کیونکہ اگر اس دھات کا پتہ ہمیں مل جائے اور ہم اس دھات کو حاصل کر لیں تو ہم اپنی بڑی اور وسیع لیبارٹری میں اس سے ہتھیار بنا سکتے ہیں۔ ایسے ہتھیار جو دنیا کے بڑے سے بڑے ملک کو آناً فاناً غائب کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے اس ہتھیار کے بعد دنیا کے جوہری۔ ہائیڈروجن گیس سے بنے ہوئے، قاتل جراثیموں سے بنے ہوئے۔ غرضیکہ موجودہ طاقتور سے طاقتور ہتھیار ایک لمحے کے کروڑویں حصے میں بیکار کئے جا سکتے ہیں۔ اور جس کے پاس وہ ہتھیار ہوں گے اس دنیا کا اصل آقا وہی ہو گا۔ اسی کے نام کا سکہ ہر طرف چل سکتا ہے۔ اور پھر اچانک یہ معلومات ملیں کہ خلائی جہازوں میں موجود مخصوص آلات نے اس دھات کے ایک بہت بڑے ذخیرے کا پتہ چلا لیا ہے اس اطلاع پر ہمارا ریسرچ سنٹر بھی چونک پڑا۔ چنانچہ ہم خبردار ہو گئے اور پھر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ اس دھات کی بڑی کان اس ملک کے شمالی حصے میں موجود ہے۔ جب ایکریمیا اور روسیاہ نے اس بارے میں تحقیقات مکمل کر لیں تو انہوں نے اس دھات پر قبضہ کرنے کے لئے پلاننگ شروع کر دی۔ چونکہ روسیاہ نے اپنے مخصوص کوڈ میں معلومات حاصل کیں۔ ایسا کوڈ جو واقعی ایکریمیا والے ڈی کوڈ نہیں کر سکتے۔ اس لئے روسیاہ یہ سمجھتا ہے کہ اس دھات کے متعلق صرف اسی کو معلومات حاصل ہیں۔ ادھر ایکریمیا والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معلومات صرف انہی کے پاس ہیں کیونکہ انہوں نے بھی اسے ایسے کوڈ میں حاصل کیا ہے جو روسیا، والے ڈی کوڈ نہیں کر سکے لیکن ہمارے ریسرچ سنٹر میں چونکہ ایکریمین اور روسیاہی دونوں سائنسدان موجود

URDUFANZ.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہیں اور ہم نے ان دونوں کی سب سے بڑی لیبارٹریوں میں تازہ ترین معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنا جال بچھایا ہوا ہے اس لئے ہمیں ان دونوں کی معلومات حاصل ہوگئیں اور ان دونوں کے ملنے سے ایک دوسرے کی تصدیق بھی ہوگئی۔ اس طرح ان دونوں کی بے خبری میں رابن ہڈ کو بھی اس اہم دریافت کا علم ہوگیا۔ اب روسیاہ والوں نے اپنی پلاننگ کی ہے۔ ان کی پلاننگ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ایکریمیا کو اس دھات کے قبضے میں آنے تک اس کا علم نہ ہوسکے۔ چنانچہ انہوں نے سیاسی اور طویل چکر شروع کر دیا۔ پہلے پاکیشیا کے قریبی ملک پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ کانیں اس ملک کی سرحد کے پاس واقع ہیں۔ اب ان کی کوشش ہے کہ سیاسی طور پر ایک طویل چکر چلا کر ملک کے اس حصے کو اپنے مقبوضہ ملک میں شامل کرا دیں اور اس طرح ان کانوں پر قابض ہوجائیں۔

ادھر ایکریمیا والے دوسرے چکر میں ہیں۔ انہوں نے اس ملک کو زیادہ سے زیادہ امداد اور روسیاہی حملے سے تحفظ دینے کی بنا پر بے پناہ امداد دینی شروع کر دی ہے اور اس کے بدلے میں وہ یہاں اپنے اڈے قائم کرنا چاہتے ہیں اور ان اڈوں کی آڑ میں وہ اس دھات پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہاں کی حکومت بے حد ہوشیار ہے وہ نہ ہی ایکریمی داؤ میں آتی ہے اور اس نے اڈے دینے سے انکار کر دیا ہے اور نہ ہی وہ روسیاہی داؤ میں آرہے ہیں۔ اور انہوں نے پوری دنیا کو شور مچا کر روسیاہ کے خلاف صف بستہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اب ایکریمیا والوں نے نیا پینترہ بدلا ہے۔ وہ اب اس جگہ پر تیل نکالنے کے لئے اجازت نامہ

لینے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہیں لیکن انہیں یہ اجازت بھی مشکل ہی سے ملے گی۔ کیونکہ اس طرح روسیاہی حملے کا جواز پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے معاملہ ابھی تک لیت ولعل میں ہے۔ دونوں سپر پاور نہ کھل کر سامنے نہیں آرہیں۔ بلکہ ایک دوسرے سے چھپانے کے لئے داؤ پیچ کا استعمال ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں نے اس دھات کو اڑانے کا پلان بنایا اور اس پلان کے تحت میں یہاں آگیا۔ تم جانتے ہو کہ ہمارا طریقہ کار مجرمانہ ہے۔ چنانچہ میں نے لیکوریز کے ذریعے دارالحکومت میں دہشت پھیلا دی اور پھر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسا دیا۔ اس کے بعد مزید دہشت پھیلاؤں گا اور آخر کار حکومت کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور عوام میرے ساتھ ہوجائیں گے اور حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اب چونکہ حکومت براہ راست کوئی مجرم تنظیم نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے میں اس وقت اپوزیشن کے آدمیوں کو خرید دوں گا۔ ان میں سے چند کو میں پہلے ہی ہموار کر چکا ہوں۔ اور اس طرح اپوزیشن اس ملک پر قانونی طور پر قابض ہوجائے گی اور میں اپنی دہشت گردی یکلخت ختم کر کے صرف وہ علاقہ اپنے لئے ریزرو کرواؤں گا جہاں یہ کان موجود ہے۔ پھر میرے سائنسدان اور ورکرز انتہائی تیزی سے اور خفیہ طریقے سے وہ دھات یہاں سے صحرائے اعظم ریسرچ سنٹر میں منتقل کر دیں گے۔ اور اس کے بعد ہماری دلچسپی اس ملک سے ختم ہوجائے گی" ——— رابن ہڈ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنا مشن ٹریگر کو بتاتے ہوئے کہا۔

"بڑی اچھی پلاننگ ہے ماسٹر ——— لیکن کیا ایسا نہیں ہوسکتا تھا کہ ہم اس حکومت کو ہی خرید لیں" ——— ٹریگر نے جواب دیا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"گڈ! — اچھی ذہانت کا سوال ہے — میں نے پہلے بھی کوشش کی تھی — تمہیں علم ہے کہ ہم براہ راست ایسی بات نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے بالواسطہ طور پر ایسا کیا گیا لیکن یہ حکومت اپنے خیالات میں انتہائی راسخ ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی لچک نہیں ہے — اس لئے ہمارا یہ مشن ناکام ہو گیا۔ اس کی ناکامی کے بعد ہی یہ اقدام اٹھایا گیا ہے!" رابن ھڈ نے خلاف معمول مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اپوزیشن بھی بعد میں انکاری ہو سکتی ہے ماسٹر — اس کے متعلق آپ نے کیا سوچا ہے"؟ ڈریگر نے کہا۔

"نہیں! — ان سے بات چیت مکمل ہو چکی ہے — اپوزیشن کو جس وقت حکومت دی جائے گی اس وقت وزیر اعظم ہمارے آدمیوں کی خفیہ تحویل میں رہے گا — ہم نے اس کے متعلق ایسا بلیک میلنگ مواد قبضے میں کر لیا ہے کہ وہ کسی طور پر بھی ہم سے غداری نہیں کر سکتا۔ ورنہ ایک تو وہ پوری دنیا میں بدنام ہو سکتا ہے دوسرا اس کا خاتمہ ایک لمحے میں کیا جا سکتا ہے اور ہم نے انہیں اس دھات کے بارے میں ہوا نہیں لگنے دی کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ روسیاہ اور ایکریمیا کو اس بات کا پتہ چلے کہ ہم بھی اس سے واقف ہیں۔ ورنہ وہ ساری سیاسی پلاننگ چھوڑ کر یہاں براہ راست حملہ کر دیں گے اس لئے ہم نے ان سے صرف یہی کہا ہے کہ ہم اس علاقے پر اس لئے قبضہ کرنا چاہتے ہیں کہ اپنی تنظیم کا مستقل ہیڈ کوارٹر قائم کریں اور روسیاہ کے راز چوری کر سکیں۔ چونکہ یہاں اپوزیشن کے بڑے لیڈر بھی روسیاہ کے مخالف ہیں اس لئے وہ مان گئے"۔ رابن ھڈ نے جواب دیا۔

"بالکل درست ہے ماسٹر" — ڈریگر نے جواب دیا۔

"اب سنو کہ یہاں کیا چکر چل پڑا ہے اور جس چکر میں قباچا خان بھی مارا گیا ہے اور ہیڈ کوارٹرز کا انچارج نارمن بھی — اور اس کے ساتھی بھی اور لوگ بھی مر چکے ہیں — وہ چکر ہے یہاں کی سیکرٹ سروس کا — یہاں کی سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ملی ہیں کہ وہ انتہائی فعال اور طاقتور ہے۔ اس کا باس جس کا نام ایکسٹو ہے اپنے ممبروں سے بھی خفیہ رہتا ہے اور اسی طرح سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے — سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے صدر مملکت کی ایک سرکاری میٹنگ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دو روز کے اندر رابن ھڈ کو ختم کر دے گا اور آج پہلا دن ہے — اس سلسلے میں قباچا خان نے کام شروع کر دیا تاکہ ابھی دو روز میں سیکرٹ سروس کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ کیونکہ ایسی سیکرٹ سروس بعد ازاں بھی مسائل اور رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک احمق شخص جس کا نام علی عمران ہے ٹریس ہوا — اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر واقع ہے اور نمبر دو سو ہے۔ اُسے سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل ہیں — چنانچہ قباچا خان اپنے آدمیوں کو لیکر اس پر چڑھ دوڑا۔ وہاں دو حبشی موجود تھے جن سے لڑائی ہوئی اور قباچا خان کے تین آدمی مارے گئے اور قباچا خان کو مصلحتاً وہاں سے فرار ہونا پڑا۔ اس کے بعد قباچا خان نے بیہوش کر کے انہیں اغوا کرنے کا پروگرام بنایا۔ میں نے ہیڈ کوارٹرز کو ان کی نگرانی کا کام سونپ دیا تھا — لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ قباچا خان مارا جا چکا ہے اور نارمن بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ باقی لوگوں کا پتہ نہیں۔ اور اب

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

قباچاخاں کی جگہ تم نے کام سنبھالنا ہے ـــــ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اس شخص نقلی عمران کو پکڑو اور اس سے سیکرٹ سروس کا پتہ لگاؤ۔ اور پھر سیکرٹ سروس کا فوری طور پر خاتمہ کر دو ـــــ لیکن اس کے لئے تمہارے پاس صرف ایک روز مزید ہے ـــــ ایک دن میں تمہیں یہ کام ہر صورت میں نپٹانا ہے" ـــــ رابن ھڈ نے ٹریگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر! ـــــ میں یہ کام چند گھنٹوں میں مکمل کر لوں گا لیکن مجھے تازہ ترین صورت حال کا علم ہونا چاہیئے کہ اس وقت پوزیشن کیا ہے" ٹریگر نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ سیون تھرٹی نائن سکس فریکوئنسی پر پنیتھرز سے بات کرو۔ وہ تمہیں پوری سچوئیشن بتا سکتے ہیں" ـــــ رابن ھڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ماسٹر" ـــــ ٹریگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! ـــــ میں خود معلوم کرتا ہوں۔ مجھے بھی علم ہونا چاہیئے کہ موجودہ پوزیشن کیا ہے" ـــــ رابن ھڈ نے کہا اور ٹریگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

رابن ھڈ نے میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر پنیتھرز کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے اس فریکوئنسی پر کالنگ شروع کر دی۔ لیکن کافی دیر تک کالنگ کے باوجود دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"اوہ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ پنیتھرز کا پورا گروپ ختم ہو چکا ہے ورنہ کوئی نہ کوئی ضرور جواب دیتا ـــــ اب صورت حال کا کیسے پتہ چلایا

جائے" ـــــ رابن ھڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اچانک بری طرح چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میرے ساتھ" ـــــ رابن ھڈ نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا پہلے والے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں وہ کمپیوٹر موجود تھا۔ ٹریگر بھی اس کے پیچھے تھا۔ اور پھر ایک بڑی سی مشین کے سامنے بیٹھ کر اس نے تیزی سے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

مختلف بٹن دبانے کے بعد سامنے لگی ہوئی سکرین پر روشنی سی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سی عمارت کا اندرونی حصہ نظر آنے لگا۔ یہ ایک برآمدہ اور صحن تھا جس میں اس وقت قباچاخاں کی کار موجود تھی۔

"ارے یہ قباچاخاں کی کار یہاں کیسے پہنچ گئی" ـــــ رابن ھڈ نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چند اور بٹن دبا دیئے اور سکرین پر عمارت کا منظر پھیلتا چلا گیا۔ اور اسی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ جب اس نے کار کے سامنے برآمدے میں دو آدمیوں کو پہلو بہ پہلو چلتے دیکھا۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر حماقتیں ناچ رہی تھیں رابن ھڈ نے تیزی سے ایک اور بٹن دبا دیا اور چونکہ وہ دونوں آدمی اس وقت کار کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس لئے ان کی آوازیں مائیک نے رابن ھڈ والے کمرے میں نشر کرنی شروع کر دیں۔

"عمران صاحب! ـــــ آپ خود ہی سارا کام کئے جا رہے ہیں۔ کچھ مجھے بھی بتلایئے۔ میں بھی ممبران کو کام پر لگا دوں" ـــــ ایک نے دوسرے

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

سے جس کے چہرے پر حماقتیں جلوہ گر نظر آ رہی تھیں ۔ مودبانہ انداز میں مخاطب ہو کر کہا ۔

" تم نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو کیا ہدایات دی ہیں " ۔۔۔ جسے عمران کہہ کر پکارا گیا تھا ۔ نے سنجیدہ لہجے میں دوسرے سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" بس شہر میں گردش کرتے رہو ۔۔۔ اور مشکوک افراد کی تلاش جاری رکھو ۔۔۔ اور میں کہہ بھی کیا سکتا ہوں " ۔۔۔ دوسرے نے جواب دیا ۔

اب چونکہ وہ کار سے کافی فاصلے پر پہنچ چکے تھے اس لئے دوسرے کی آواز مدھم پڑ گئی تھی ۔ لیکن ابھی تک مفہی ریخ ہیں ۔

" ظاہر ہے اب ایکسٹو اور کر بھی کیا سکتا ہے " ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی آواز مدھم پڑتے پڑتے ختم ہو گئی ۔ اور وہ دونوں ایک دروازے میں گھس کر سکرین سے غائب ہو گئے ۔

رابن ہڈ نے بڑی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبائے اور سکرین پر عمارت چھوٹی ہوتی چلی گئی ۔ رابن ہڈ تیزی سے مختلف بٹن دباتا چلا گیا ۔ اس کے بٹن دباتے ہی سکرین پر شہر کا نقشہ نظر آنے لگا ۔ اور وہ عمارت چھوٹی ہوتی ہوتی ایک پوائنٹ کی صورت اختیار کر گئی ۔ اور پھر وہ پوائنٹ سکرین پر بنے ہوئے نقشے پر حرکت کرتا ہوا ایک جگہ جا کر رک گیا ۔ اور پھر وہ پوائنٹ یوں چمکنے لگا جیسے بلب جل بجھ رہا ہو ۔

رابن ہڈ نے تیزی سے مختلف بٹن دبائے اور چند لمحوں میں نقشہ پھیلتا چلا گیا ۔ جس جگہ عمارت کا پوائنٹ چمک رہا تھا وہ جگہ واضح ہوتی چلی گئی اور پھر صرف وہ پوائنٹ ہی سکرین پر رہ گیا ۔ اب اس پوائنٹ کی جگہ ایک قلعہ نما عمارت نظر آ رہی تھی اور ارد گرد کی سڑکیں صاف

Scan & PDF by WAQAR

دکھائی دے رہی تھیں ۔ رابن ہڈ نے تیزی سے قریب کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" نقشہ لے آؤ شہر کا ۔۔۔ جلدی " ۔۔۔ رابن ہڈ کا لہجہ انتہائی سخت تھا اور ساتھ کھڑا ہوا آدمی جس نے آپریٹروں کی طرز کا کوٹ پہنا ہوا تھا بھاگتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک رول کیا ہوا نقشہ نکالا اور لا کر رابن ہڈ کے حوالے کر دیا ۔

رابن ہڈ نے وہیں مشین کے اوپر نقشہ پھیلایا اور پھر اس پر جھک گیا چند لمحوں بعد ہی اس نے وہ سڑکیں اور عمارت نقشے میں تلاش کر لیں اور جیب سے پنسل نکال کر اس عمارت کے گرد دائرہ لگا دیا ۔ دائرہ لگا کر اس نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے ۔ ٹریگیر خاموشی سے پیچھے کھڑا تھا ۔ ویسے اس کی آنکھیں بھی چمک رہی تھیں ۔

" آؤ ٹریگیر ۔۔۔ اب مسئلہ حل ہو گیا ہے " ۔۔۔ رابن ہڈ نے نقشے سمیت کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے مخصوص دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ دفتر کی کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے نقشہ میز پر پھیلا دیا ۔

" دیکھو میری پلاننگ ۔۔۔ میں نے کار میں ٹائم پوائنٹ فٹ کیا ہوا ہے ۔۔۔ بس مجھے اس کا اچانک ہی خیال آ گیا اور دیکھو کس طرح صرف اس کی مدد سے اہم معلومات حاصل ہو گئیں ۔۔۔ اب تمہارا کام صرف اتنا رہ گیا ہے کہ پوری تنظیم کو لے جاؤ اور اس عمارت میں گھس جاؤ ۔ یہ عمارت یقیناً سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے ۔ عمران بھی وہیں موجود ہے

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ویسے اب عمران ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے ۔۔۔۔ دوسرا آدمی یقیناً سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے ۔۔۔ بس تم اُسے زندہ پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ تاکہ میں یہاں کی حکومت کے سامنے اس کی نمائش کر سکوں کہ دیکھو یہ ہے تمہارا وہ ایکسٹو ۔۔۔ جسے تم نے خفیہ بنا رکھا ہے۔ اور پھر اُسے عبرت ناک موت مار سکوں۔ اور پوری عمارت تباہ کر دو ۔۔۔ اس ایکسٹو سے ہی سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کا بھی پتہ چل جائے گا اور پھر انہیں بھی ہم ختم کر سکیں گے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے ڈریگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خوشی، مسرت اور کامیابی سے بھرپور تھا۔

"آپ کا خیال درست ہے ماسٹر! ۔۔۔ مگر جس طرح اس ایکسٹو نے عمران سے بات کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایکسٹو عمران کا ماتحت ہے ۔۔۔ ہو سکتا ہے اصل سربراہ یہی عمران ہو اور اس نے اس آدمی کو ڈمی بنا کر سامنے رکھا ہوا ہو" ۔۔۔ ڈریگر نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ یہ احمق آدمی دراصل بے حد خطرناک ہوتے ہیں۔ بہرحال ایکسٹو کے قابو آنے سے سب کچھ پتہ چل جائے گا ۔۔۔ مگر سنو! اس ایکسٹو کو زندہ مجھ تک پہنچنا چاہیئے یہ مرنے نہ پائے۔ اور اگر عمران تمہارے ریڈ کے وقت اس عمارت میں موجود ہو تو اُسے بھی گرفتار کر لینا اور عمارت کو مکمل طور پر تباہ ہو جانا چاہیئے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر! ۔۔۔ یہ شخص ایک گھنٹے بعد آپ کے سامنے ہوگا۔ لیکن آپ میری تقرری کے متعلق تنظیم کو اطلاع کر دیں تاکہ میں تیزی سے

اور بھرپور انداز سے کام کر سکوں" ۔۔۔ ڈریگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔۔۔ یہ ضروری ہے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا

"یس ماسٹر" ۔۔۔ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ ایلیا تھی جو تنظیم اور رابن ہڈ کے درمیان رابطے کا کام سرانجام دیتی تھی۔

"ایلیا! ۔۔۔ فوراً تنظیم کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ ڈریگر کو تنظیم کا نمبر ٹو بنا دیا گیا ہے۔ اب اس کے ہر حکم کی تعمیل ایسے ہی فرض ہے جیسے تاجا خان کی تھی" ۔۔۔ رابن ہڈ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"او کے ماسٹر" ۔۔۔ ایلیا نے بغیر کسی حیرت کا اظہار کئے جواب دیا۔ اور رابن ہڈ نے رسیور واپس رکھ دیا۔

"ماسٹر! ۔۔۔ ایک بات اور ۔۔۔ اب چونکہ میں نمبر ٹو ہوں اس لئے مجھے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ تنظیم کے دوسرے ورکرز جو فیلڈ میں ہیں۔ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں" ۔۔۔ ڈریگر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ تم میں واقعی کام کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس وقت پینتھرز کے علاوہ صرف ایک اور گروپ کام کر رہا ہے ۔۔۔ پینتھرز تو ختم ہو گیا۔ اب صرف وہی گروپ ہے ۔۔۔ یہ ہماری تنظیم کا پولیٹیکل گروپ ہے اس کا انچارج فلیپر ہے۔ وہ اہم آدمی ہے۔ ہوٹل الیف کے کمرہ نمبر تین سو، چوتھی منزل میں رہتا ہے۔ اس کے ذمے اپوزیشن

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کے آدمیوں کو کور کرنا ہے ۔۔۔ اس کا اپنا ایک گروپ ہے۔ بہرحال تمہارا فی الحال اس سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔ وہ براہ راست میرے انڈر ہے اور میرے سامنے ہی جواب دہ ہے ۔۔۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے بتایا ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں علم رہے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے جواب دیا۔

"او۔کے ماسٹر! ۔۔۔ اب مجھے اجازت۔ تاکہ میں اپنی کارروائی شروع کر سکوں" ۔۔۔ ٹریگر نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ اور سنو! ۔۔۔ لفظ ناکامی سے مجھے سخت نفرت ہے میں صرف کامیابی کا لفظ سننا چاہتا ہوں۔ اس بات کا دھیان رہے۔ گٹ آؤٹ" ۔۔۔ رابن ہڈ نے پہلا فقرہ تو نرم لہجے میں کہا۔ لیکن آخری الفاظ ایک بار پھر چیختے ہوئے کہے۔ شاید اس پر دوبارہ پہلے والا موڈ سوار ہو گیا تھا۔ اور ٹریگر گٹ آؤٹ کا لفظ سنتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کیونکہ اُسے بھی علم تھا کہ اب باس کا موڈ بدلنے لگا ہے اور کسی بھی وقت اس موڈ میں کوئی بھی سزا دے سکتا ہے۔ اس لیے بہتر یہی تھا کہ اسکی نظروں سے فوراً دُور ہو جائے اور ویسے بھی اُسے مشن کے لیے فوری طور پر حرکت میں آنا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس عمارت پر اس انداز میں فوری اور بھرپور حملہ کرے کہ کسی صورت بھی ناکامی کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ کیونکہ یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ باس صرف مکمل کامیابی کا طلب گار ہے۔ ادھوری کامیابی بھی اس کی نظروں میں ناکامی ہوتی ہے اور ناکامی کا انجام ٹریگر تو کیا تنظیم کا ہر فرد اچھی طرح جانتا تھا۔

URDUFANS.com

ٹائیگر کو جیسے ہی ہوش آیا۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہی یہ محسوس کر لیا کہ وہ کسی کار میں سوار ہے اور کار تیز رفتاری سے دوڑی چلی جا رہی ہے ٹائیگر پچھلی نشستوں کے درمیان لیٹا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر بھی کھلے ہوئے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کی بیہوشی کے متعلق غلط اندازہ لگایا گیا ہے۔ ورنہ کم از کم اُسے باندھ ضرور دیا جاتا۔ اس نے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اُسے صرف بیک مرر سے خطرہ تھا کیونکہ جیسے ہی اس کا سر سیٹ سے بلند ہوتا، کار کے اندر لگا ہوا بیک مرر اس کی نشاندہی کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ احتیاط سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

اور پھر جیسے ہی اس کا سر کار کی پچھلی نشست کی بلندی کے قریب پہنچا۔ وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ تیزی سے آگے کی طرف بڑھائے۔ مگر اس کے دونوں ہاتھ شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر رہ گئے۔ اور ٹائیگر کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نے جھپٹ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن دروازہ بھی جام تھا۔ اور دوسرے دروازے کا بھی یہی حشر تھا۔

اب ٹائیگر کار کی پچھلی نشست پر قید ہو کر رہ گیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک غیر ملکی موجود تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی۔ اسی لمحے ٹائیگر کو غیر ملکی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا مسٹر! ——— مگر تم میری مرضی کے بغیر یہاں سے نکل نہیں سکتے" ——— غیر ملکی کا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"تم کون ہو ——— اور مجھے کہاں لے جا رہے ہو" ——— ٹائیگر نے نشست پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ واقعی اس ڈبے کی قید سے فوری طور پر نکل نہ سکتا تھا۔

"میں تمہارے سوالوں کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں ——— البتہ تمہیں میرے سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے ——— تم فلیپر سے کیسے جا ٹکرائے اور تم کس تنظیم سے تعلق رکھتے ہو" ——— غیر ملکی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں بھی تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں سمجھے۔ البتہ اگر تم چاہو تو معلومات کا تبادلہ برابری کی بنیاد پر ہو سکتا ہے" ——— ٹائیگر نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"ہوں! ——— ٹیڑھی ہڈی معلوم ہوتے ہو ——— میں ابھی تمہارا بندوبست کرتا ہوں ——— تم ابھی طوطے کی طرح ٹیں ٹیں کرنا شروع کر دو گے" ——— غیر ملکی نے جو رابرٹ تھا، غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

Scan & PDF by WAQAR

"لوگ تو ٹیڑھی دم کا محاورہ بولتے ہیں ——— شکر ہے تم نے ہڈی تو کہا ہے" ——— ٹائیگر نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"پہلے میرا خیال تھا کہ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے سپرد کر دوں۔ وہ خود ہی تم سے پوچھتے پھرتے ——— لیکن اب چونکہ تمہیں توقع سے پہلے ہوش آ گیا ہے اس لئے اب ہیڈ کوارٹر لے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ——— اب مجھے ہی تمہاری ٹیڑھی ہڈیاں سیدھی کرنی ہوں گی" ——— رابرٹ نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو دائیں طرف موڑا۔ اس وقت وہ پکنک پوائنٹ کی عقبی پہاڑیوں کے پیچھے پہنچ چکا تھا۔

کار کو ایک طرف کرتے ہی اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔ اور ٹائیگر نے فرش سے سفید رنگ کا دھواں نکلتے دیکھ لیا۔ وہ ایک لمحے میں ساری صورت حال سمجھ گیا۔ یقیناً غیر ملکی اُسے بیہوش کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر سانس روک لیا۔ اور پھر دوسرے لمحے وہ اس انداز میں لڑکھڑاتا ہوا سیٹ کے درمیان گر گیا جیسے اچانک بیہوش ہو کر گرا ہو۔ دھواں چند لمحے پھیلتا رہا۔ پھر تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا۔

اب کار بھی رُک چکی تھی۔ غیر ملکی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ کھول دیا۔ وہ یقیناً اترتے وقت دروازے کو کھولنے والا سسٹم آن کر چکا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر آگے بڑھ کر ٹائیگر کو بالوں سے پکڑ کر کار سے باہر گھسیٹ لیا۔ ٹائیگر بالکل اسی طرح گھسٹتا چلا گیا جیسے بیہوش ہو۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رابرٹ نے ٹائیگر کو گھسیٹ کر اپنے کندھے پر ڈالا اور پھر سڑک سے ہٹ کر پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ شاید ہر قسم کی مداخلت سے بچ کر ٹائیگر سے پوچھ گچھ کرنے کا پروگرام بنا چکا تھا۔

جب وہ سڑک سے ہٹ کر پہاڑیوں میں پہنچا۔ یہ ایسی جگہ تھی جہاں ہر طرف گھنے درخت تھے تو اس نے ٹائیگر کو اچھال کر نیچے گھاس پہ پھینک دیا۔ اور پھر جیب میں سے کچھ نکالنے لگا اور ایک لمحے کے لئے اس کی توجہ ٹائیگر سے ہٹی اور ٹائیگر کو اسی لمحے کا انتظار تھا۔ وہ نیم وا آنکھوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

رابرٹ کی توجہ ہٹتے ہی ٹائیگر اپنی جگہ سے یوں اچھلا جیسے گھاس کی پتیاں اچانک سپرنگوں میں تبدیل ہو گئی ہوں اور وہ پوری قوت سے رابرٹ سے ٹکرایا اور رابرٹ کو لیتا ہوا نیچے جا گرا۔ رابرٹ کے حلق سے اس اچانک دھکے کی وجہ سے چیخ سی نکل گئی۔

نیچے گرتے ہی ٹائیگر نے پوری قوت سے اچھل کر رابرٹ کی ناک پر ٹکر مارنی چاہی۔ مگر رابرٹ انتہائی پھرتی سے نہ صرف ایک طرف ہٹا بلکہ اس کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے سمٹیں اور ٹائیگر اس کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے جا گرا۔ اور پھر وہ دونوں یکساں پھرتی سے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

اچانک ٹکر لگنے سے رابرٹ کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر لمبی لمبی گھاس میں کہیں گر چکا تھا۔ اس لئے اب وہ بھی ٹائیگر کی طرح خالی ہاتھ ہی تھا۔ رابرٹ کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا جبکہ ٹائیگر مطمئن تھا۔ وہ دونوں پہلوانوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے خم ٹھونکے کھڑے

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

تھے۔ اور پھر ٹائیگر نے اچانک جھکائی دی اور اس کی توقع کے عین مطابق رابرٹ اس جھکائی پر تیزی سے دوسری طرف جھکا اور ٹائیگر نے اسی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس بار اس نے نیا ہی داؤ کھیلا تھا۔ وہ براہ راست رابرٹ پر پڑنے کے اس کی سائیڈ سے گزرتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے رابرٹ کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس زوردار جھٹکے سے وہ رابرٹ کا بازو کندھے سے اکھیڑ دے گا۔ مگر رابرٹ نے جھٹکا کھاتے ہی اپنے جسم کو تیزی سے سکوڑا اور دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں آگے بڑھتے ہوئے ٹائیگر کی گردن کے گرد جمیں اور اس کے ساتھ ہی وہ قلابازیاں کھا گیا۔ اور ٹائیگر اس کے ساتھ ہی سر کے بل قلابازی کھاتا چلا گیا۔ البتہ نیچے گرتے ہوئے اس نے اپنی دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھا دیں اور پھر جیسے ہی وہ زمین پر گرا۔ اس کی دونوں ٹانگیں کمان کی صورت میں مڑ کر رابرٹ کی پشت پر پوری قوت سے پڑیں اور رابرٹ کی ٹانگیں اس کی گردن کے گرد سے علیحدہ ہوتی چلی گئیں اور ٹائیگر نے تیزی سے اُسے ایک طرف اچھال دیا۔ اگر وہ اپنی ٹانگیں بروقت نہ موڑتا تو یقیناً سر کے بل زمین پر گرتا اور اس کے بعد اس کی گردن کی ہڈی سو فیصد ٹوٹ جاتی۔ ٹائیگر نے بروقت نہ صرف اپنا بچاؤ کر لیا تھا بلکہ وہ رابرٹ کی گرفت بھی توڑنے میں کامیاب رہا تھا۔ اور پھر رابرٹ کو ایک طرف اچھالتے ہی ٹائیگر نے اس بار اٹھ کر کھڑے ہونے کی حماقت نہ کی۔ بلکہ وہیں سے ہی جمپ لگا کر وہ اٹھتے ہوئے ٹائیگر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے رابرٹ کے بازوؤں کے نیچے سے گزار کر اس

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کی گردن کی پشت پر باندھے اور ایک بار پھر قلابازی کھا گیا۔ یہ داؤ اتنا خطرناک تھا کہ جس کی زد سے بچ نکلنا تقریباً ناممکن تھا۔ اور وہی ہوا جیسے ہی ٹائیگر نے قلابازی کھائی، رابرٹ کا جسم کمان کی طرح ٹیڑھا ہوتا چلا گیا اور پھر رابرٹ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم یکدم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے نہ صرف اپنی جگہ سے کھسک گئے تھے بلکہ کئی مہرے ٹوٹ بھی گئے تھے۔ اور رابرٹ مفلوج ہو کر گھاس پر پڑا رہ گیا۔ اس کے ہاتھ اور پیروں نے حرکت کرنی ختم کر دی تھی۔

"بس ـــ یہی دم خم تھا" ـــ ٹائیگر نے کھڑے ہو کر زور زور سے ہانپتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس خطرناک داؤ میں اسے بھی پوری قوت صرف کرنی پڑی تھی۔

"تت ـــ تت ـــ تم خطرناک آدمی ہو ـــ بے حد خطرناک" ـــ رابرٹ نے ایسے چڑھتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ اور اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

اور اسی لمحے ٹائیگر کو کوئی خیال آیا۔ تو وہ کسی عقاب کی طرح رابرٹ پر جھپٹا۔ مگر رابرٹ کا جبڑا ایک جھٹکے سے ہلا اور جب تک ٹائیگر اس کا منہ جکڑتا۔ اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں اور پھر اس کے منہ سے نیلے رنگ کے بلبلے نکلنے لگے۔ رابرٹ اپنے دانتوں میں موجود کیپسول کو توڑ چکا تھا۔

"اوہ ـــ یہ لوگ واقعی اپنی تنظیم سے بے حد وفادار ہیں۔ حیرت انگیز

Scan & PDF by WAQAR

لوگ ہیں یہ ـــ ورنہ ایسے کوئی بھی خودکشی نہیں کرتا" ـــ ٹائیگر نے طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اسے بس ایک لمحے کی دیر ہو گئی تھی اور اسی ایک لمحے میں رابرٹ خودکشی کر گیا تھا۔

ٹائیگر چند لمحے کھڑا سوچتا رہا کہ اب وہ واپس ہوٹل الیف جائے شاید وہاں فلپر موجود ہو۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ فلپر ابھی تک وہاں مفلوج پڑا ہوگا۔ رابرٹ تو بے کار تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے واپس رابرٹ کی کار کی طرف بڑھا۔ مگر پھر اچانک رک گیا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ مجرموں کی کار استعمال کرنا بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے منظم مجرم کار میں بھی کوئی نہ کوئی سسٹم رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کر کار ہی اس سمیت اڑا دی جائے۔ اس لئے اس نے کسی ٹیکسی پر واپس جانے کا ارادہ کیا اور پھر وہ کار کی مخالف سمت میں جنگل میں ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جنگل کے خاتمے کے بعد بڑی سڑک پر اسے ٹیکسی مل جائے گی۔ گو اسے فلپر کے ملنے کی امید کم تھی کیونکہ ظاہر ہے غیر ملکی اسے اس وقت ہی اٹھا لایا ہوگا۔ جب اس نے فلپر کا بھی کچھ انتظام کیا ہوگا۔ لیکن پھر بھی وہ وہاں جانا چاہتا تھا اور پھر سڑک پر پہنچتے پہنچتے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اسے عمران کا پتہ کرنا چاہیئے۔ اگر عمران مجرموں کے قبضے سے نکل آیا ہے تو اسے پوری اطلاع دینی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی نئی ہدایات دے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ راستے میں ہی عمران کو فون کرے گا۔ اور اگر عمران نہ ملا تو وہ ایکسٹو کو اس بارے میں رپورٹ دے دیگا۔ یہی فیصلہ کر کے وہ جنگل میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران اور بلیک زیرو جیسے ہی گیسٹ رُوم سے باہر نکلے۔ وہ آپریشن روم کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ عمران کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"عمران صاحب! ـــــ آپ خود ہی سارا کام کئے جا رہے ہیں۔ کچھ مجھے بھی بتایئے ـــــ میں بھی ممبران کو کام پر لگا دوں" ـــــ بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو کیا ہدایات دی ہیں" ـــــ؟ عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بس شہر میں گشت کر رہے ہو ـــــ اور مشکوک افراد کی تلاش جاری رکھو ـــــ اور میں کچھ بھی کیا سکتا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے اب ایکسٹو اور کر بھی کیا سکتا ہے ـــــ سوائے ممبروں کو گردش کرانے کے" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

دراصل اس وقت عمران ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا تھا۔ مجرم ہاتھ آ کر نکل جاتے تھے اور وہ وہیں کا وہیں تھا جہاں سے چلا تھا۔

برآمدہ ختم ہوتے ہی وہ دونوں آپریشن رُوم میں داخل ہوئے تو عمران بڑی طرح چونک پڑا۔ سامنے ایک دیوار پر سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

"اوہ! ـــــ عمارت کو چیک کیا جا رہا ہے" ـــــ عمران نے بلب دیکھتے ہی کہا اور پھر وہ بے تحاشا بھاگتا ہوا آپریشن رُوم کراس کر کے اپنی مخصوص لیبارٹری کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے وہیں رُک کر حفاظتی اقدامات کرنے شروع کر دیئے۔ حفاظتی اقدامات کرنے کے بعد وہ بھی تیزی سے لیبارٹری میں گیا تو عمران ایک بڑی سی مشین پر جھکا ہوا تھا۔ مشین میں زندگی کی لہر دوڑ رہی تھی اور زوں زوں کی تیز آواز سے لیبارٹری گونج رہی تھی۔

مشین کے درمیان میں ایک بڑی سی سکرین پر شہر کا نقشہ پھیلا ہوا تھا اور سُرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے اس نقشے پر سفر کرتا ہوا شمال کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

عمران دانت بھینچے خاموش کھڑا بغور اس نقطے کو دیکھ رہا تھا۔ پھر نقطہ ایک جگہ جا کر رُک گیا۔ اور عمران سکرین پر جھک گیا۔ اس نے اس جگہ کو غور سے دیکھا جہاں نقطہ رکا ہوا تھا۔ اور اسی لمحے نقطہ اچانک بجھ گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے مشین پر نصب مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

بٹن دبتے ہی مشین کا ایک خانہ کھلتا چلا گیا اور اس میں سے ایک

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

فوٹوگراف باہر نکل آیا۔

عمران نے فوٹوگراف پکڑا اور پھر مشین کے بٹن آف کر کے وہ واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ فوٹوگراف پر وہی جگہ نظر آ رہی تھی جہاں وہ سرخ نقطہ جا کر رُکا تھا۔

"اس کار میں ٹاکیم پوائنٹ فِٹ ہے ــــــ اور نہ صرف دانش منزل مجرموں کی نظر میں آ چکی ہے ــــــ بلکہ ہماری گفتگو بھی جو ہم نے کار کے قریب کی ہو گی ــــــ انہوں نے سُن لی ہو گی اور مجھے وہ گفتگو یاد ہے۔ اس گفتگو سے ایکسٹو بھی مجرموں پر ظاہر ہو چکا ہے ــــــ یہ تو اچھا ہوا کہ ہم عین وقت پر پہنچ گئے اور چیکنگ سسٹم نے اُسے بروقت چیک کر لیا اس طرح اگر وہ دانش منزل کو چیک کر چکے ہیں تو ہم نے بھی ان کے ہیڈکوارٹر کو ڈھونڈ لیا ہے" ــــــ عمران نے فوٹوگراف میز پر رکھا اور پھر میز کی دراز سے شہر کا ایک بڑا نقشہ نکال لیا۔ ابھی وہ نقشہ میز پر پھیلا ہی رہا تھا کہ گیٹ الارم بجنے لگا۔ بلیک زیرو نے چونک کر گیٹ چیکنگ بٹن دبا دیا دوسرے لمحے سکرین پر گیٹ سے باہر جولیا اپنی کار کے ساتھ کھڑی نظر آنے لگی۔

"جولیا کیوں آئی ہے ــــــ؟" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اسے بھی آنے دو ــــــ کوئی خاص بات ہو گی" ــــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے گیٹ کھولنے والا بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے گیٹ کھلتا چلا گیا اور پھر جولیا کار سمیت اندر آتی دکھائی دی۔ اب سکرین پر اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔

جولیا نے کار مجرموں کی کار کے قریب آ کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس

نے تیزی سے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور ایک غیر ملکی کو گھسیٹ کر باہر فرش پر پھینک دیا۔

غیر ملکی کو دیکھتے ہی بلیک زیرو اور عمران دونوں چونک پڑے۔

"جولیا! ــــــ یہ کون ہے ــــــ؟" عمران نے مائیک کا بٹن دباتے ہوئے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔

"باس! ــــــ یہ راین ھڈ تنظیم کا اہم ترین آدمی ہے ... میں اسے ہوٹل الیف سے اٹھا لائی ہوں۔ جب کہ کیپٹن شکیل ایک اور مجرم کے پیچھے گیا ہے جو عمران کے ساتھی ٹائیگر کو بیہوش کر کے اپنے ھیڈکوارٹر لے گیا ہے" ــــــ جولیا کی آواز کمرے میں گونجی۔

"تفصیل بتاؤ" ــــــ عمران نے جولیا کے خاموش ہوتے ہی سخت لہجے میں پوچھا اور جولیا نے جونی کلب سے لیکر یہاں پہنچنے تک تمام تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو ــــــ ٹھیک ہے ــــــ تم کار لیکر واپس اپنے فلیٹ چلی جاؤ باقی میں دیکھ لوں گا" ــــــ عمران نے اُسے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس کار میں بیٹھی اور دوسرے لمحے اس کی کار مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

بلیک زیرو نے گیٹ کھولنے والا بٹن دبا دیا اور جب جولیا کی کار گیٹ کراس کر گئی تو گیٹ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

"بلیک زیرو! ــــــ تم اس نقشے کی مدد سے مجرموں کے ھیڈکوارٹر کی درست لوکیشن چیک کرو اور ساتھ ہی تم اپنے تمام ممبروں کو حکم دے دو کہ وہ فوری طور پر دانش منزل کے گرد چھُپ کر نگرانی کریں اور دانش منزل کو

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

اس طرح کیموفلاج کر دو کہ کوئی سائنسی حربہ کارآمد ثابت نہ ہو سکے۔ البتہ اگر کچھ افراد اندر آنا چاہیں تو انہیں آنے دو تاکہ انہیں گرفتار کر کے ان سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں ــــ میں جا کر اس غیر ملکی سے پوچھ گچھ کروں ــ یہ واقعی اہم آدمی معلوم ہوتا ہے" ــــ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیں اور خود واپس لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وقت کم تھا اس لئے وہ اس غیر ملکی پر بھی ہپناٹزم والا حربہ استعمال کرنا چاہتا تھا۔ اور بلیک زیرو نے عمران کے اٹھتے ہی ٹرانسمیٹر سنبھال لیا تاکہ ممبروں کو ہدایات دے سکے۔

" سنو! ــ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے فلیٹس میں رہیں۔ کیونکہ وہ بہر حال مجرموں کی نظروں میں آ گئے ہیں ــ اور اگر ٹائیگر کی کال آئے تو اس سے کہانی سن کر اسے بھی واپس اس کے ٹھکانے پر جانے کا حکم دے دینا" ــ عمران نے سرنج اٹھاتے ہوئے لیبارٹری سے واپس آتے ہوئے کہا۔

" مگر ٹائیگر کو تو وہ غیر ملکی ہیڈ کوارٹر لے گیا ہے" ــ بلیک زیرو نے جولیا سے ملنے والی معلومات کی بنا پر کہا۔

" بکواس ــ اتنی آسانی سے یہ لوگ کسی کو ہیڈ کوارٹر میں نہیں لے جاتے اور اگر وہ لے بھی گئے ہیں تو وہ کوئی عارضی اور نمائشی ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ بہر حال ٹائیگر بے حد ذہین اور چالاک آدمی ہے۔ وہ ضرور ان کے پنجے سے نکل آئے گا ــ اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی معلومات بھی پہنچا دے۔ کیونکہ اس فلیپر پر بھی اصل حملہ اسی نے کیا ہے ــ جولیا اور کیپٹن شکیل تو بعد میں پہنچے ہیں" ــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ سرنج

اٹھائے آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

فلیپر ابھی تک برآمدے کے سامنے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے سرنج اور محلول کی بوتل جیب میں ڈالی اور پھر فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش فلیپر پر جھکتا چلا گیا۔ اس نے سب سے پہلے اس کا منہ کھول کر اس کے دانت ٹٹولنے شروع کر دیئے۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ فلیپر کے دانت میں موجود خلا خالی تھا۔ اس میں سے کیپسول پہلے ہی نکال لیا گیا تھا اور عمران دل ہی دل میں ٹائیگر کی ذہانت کی داد دینے لگا۔ ٹائیگر اب واقعی بہت تیز ہوتا چلا جا رہا تھا۔ یقیناً اسی نے کیپسول نکالا ہو گا اور ٹائیگر کی اس حرکت سے ظاہر تھا کہ اس غیر ملکی سے ٹکرانے سے پہلے وہ کسی اور سے بھی ٹکرا چکا ہے اور اس کے خود کشی کرنے پر ہی ٹائیگر کو اس بات کا پتہ چلا ہو گا۔

عمران نے فلیپر کو اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے گیسٹ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیسٹ روم میں ابھی تک نارمن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

" اوہ! ــ یہ شاید قبر کی انتظار میں پڑے ہیں" ــ عمران نے فلیپر کو ایک طرف ڈالتے ہوئے نارمن کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر اس نے کمرے کی جنوبی دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو دیوار میں ایک بڑا سا خلا بنتا چلا گیا۔ عمران نے اندر ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبایا تو خلا میں جھماکا سا ہوا اور پھر خلا میں تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ یہ برقی بھٹی تھی۔ عمران واپس مڑا اور نارمن کی لاش اٹھا کر اس نے اس خلا میں پھینکی اور خلا میں بند کر دیا۔

" لو بھئی تم تو آرام کرو ــ خوامخواہ انتظار کی کوفت میں پڑے ہوئے تھے"

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

عمران نے بڑے مطمئن انداز میں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ فرش پر پڑے ہوئے فلیپر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے جیب سے سرنج نکال کر اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ علیحدہ کی اور پھر دوسری شیشی میں موجود قوتِ ارادی کو ختم کر دینے والا محلول اس نے سرنج میں بھرا اور اس کے بعد وہ اطمینان سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے فلیپر کے بازو کی طرف بڑھا تاکہ اُسے انجکشن لگا کر پھر اس سے ہپناٹزم کی مدد سے معلومات حاصل کرے۔

مگر جیسے ہی وہ انجکشن لگانے کے لئے پیروں کے بل پر بیٹھا، بیہوش پڑے ہوئے فلیپر کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے عمران جو بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اچھل کر پیچھے جا گرا۔ سرنج اور محلول اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دُور جا گرا تھا اور پھر فلیپر بھوکے درندے کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔

عمران نے نیچے گرتے ہی اپنے آپ کو سنبھالا اور تیزی سے کروٹ بدلی۔ مگر فلیپر کے سر پر تو وحشت سوار تھی۔ وہ بھی ساتھ ہی مڑتا چلا گیا۔ اور دوسرے لمحے عمران کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب تیزی سے کروٹ بدلنے کے باوجود فلیپر اس پر چھاتا چلا گیا۔ عمران نے ٹانگیں سکوڑیں فلیپر لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے وہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان آ کر اس نے انتہائی تیزی سے اپنے جسم کو مخالف سمت میں بازوؤں اور ٹانگوں سمیت مروڑتا چلا گیا اور عمران کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے مخالف اطراف میں پھیلتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی فلیپر کسی بم کی طرح اچھلا اور اس کا پورا جسم عمران کے پیٹ کے نچلے حصے پر گرا اور

scan & pdf by WAQAR

عمران کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دو خوفناک داؤ بیک وقت اس پر کھیلے گئے تھے اور عمران کے دماغ پر اندھیرے سے چھاتے چلے گئے اس نے اپنے سر کو تیزی سے جھنجھوڑا۔ مگر بے سود۔ اندھیروں کی چادر اس کی توقع سے کہیں زیادہ دبیز تھی۔ لیکن اس کے باوجود عمران نے اپنی ناکام کوشش جاری رکھی۔ لیکن اس بار اس کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی۔

URDUFANS.com

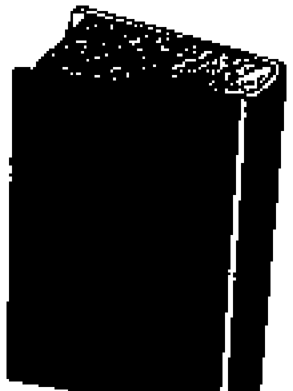

عمران کے جاتے ہی بلیک زیرو ٹرانسمیٹر پر سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے فوری طور پر تمام ممبران کو سوائے جولیا اور کیپٹن شکیل کے دانش منزل میں اکٹھے ہونے کا حکم دیا اور انہیں کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچ جائیں تاکہ انہیں ہدایات دی جا سکیں۔ اس کا خیال تھا کہ مجرم دن کے وقت چونکہ دانش منزل پر حملہ کرنے سے گریز کریں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ وہ ممبروں کو باقاعدہ پلاننگ کی صورت میں ڈیوٹیاں دے۔ ادھر عمران بھی فلیپر سے پوچھ گچھ سے فارغ ہو جائے گا اس لئے

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہوسکتا ہے کہ نئی ملنے والی معلومات کے مطابق وہ کوئی نئی ہدایات دینا پسند کرے۔ اس لئے اس نے تمام ممبروں کو دانش منزل اکٹھے ہونے کا حکم دے دیا۔ تاکہ عمران کے آنے کے بعد وہ اطمینان سے باقاعدہ انہیں ہدایات دے سکے۔

ممبروں کو ہدایات کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور پھر وہ دانش منزل کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے میز کے ایک حصے پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھائے تاکہ دانش منزل کو کیموفلاج کر سکے۔ دانش منزل میں ایسا سائنسی سسٹم نصب تھا کہ اُسے ہر قسم کے حملے سے فوری طور پر کیموفلاج کیا جا سکتا تھا اور کیموفلاج ہونے کے بعد نہ ہی اس میں کوئی فرد کسی بھی طریقے سے داخل ہو سکتا تھا اور نہ ہی کوئی سائنسی حربہ کامیاب ہو سکتا تھا حتیٰ کہ ایٹم بم تک بھی ایسی صورت میں دانش منزل میں پھینکا جاتا تو بیکار ہو جاتا۔ لیکن پھر اس نے ہاتھ روک لیے کیونکہ وہ ممبروں کو دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اکٹھے ہونے کا حکم دے چکا تھا اور ظاہر ہے کیموفلاج کرنے کے بعد ممبر بھی اندر داخل نہ ہو سکتے تھے۔ البتہ اس نے چیکنگ نظام آن کر دیا تاکہ اگر کوئی شخص چوری چھپے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے تو اُسے گرفتار کیا جا سکے۔

اسی لمحے گیٹ سکرین روشن ہو گئی اور بلیک زیرو کو سکرین پر گیٹ سے باہر تنویر کھڑا ہوا نظر آیا۔ اور بلیک زیرو نے گیٹ کھولنے کا بٹن دبانے کے ساتھ ساتھ گیسٹ روم کا دروازہ بھی جام کرنے کا بٹن آن کر دیا اُسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ کہیں عین اس وقت جب ممبر اندر آ رہے ہوں عمران گیسٹ روم سے باہر نہ آ جائے۔ اس طرح عمران کی دانش منزل

Scan & PDF by WAQAR

میں اس انداز سے موجودگی گڑبڑ کر دے گی اور ایکسٹو کی شناخت کے بارے میں ایک بار پھر ممبروں میں شک و شبہ پیدا ہو جائے گا۔ یا کم از کم عمران کی شخصیت اور کردار کو ضرور مشکوک نظروں سے دیکھا جائے گا۔ اس لئے اس نے گیسٹ روم کا دروازہ لاک کر دیا تاکہ ممبروں کی آمد کے دوران عمران باہر بھی نہ آ سکے۔

ایک لمحے کے لئے اُسے یہ بھی خیال آیا تھا کہ وہ عمران کو کمرے میں مائیک کے ذریعے اطلاع کر دے کہ وہ ابھی باہر نہ آئے لیکن بلیک زیرو جانتا تھا کہ عمران ہپناٹزم کے ذریعے پوچھ گچھ کر رہا ہو گا۔ اس لئے ایسی صورت میں اس کی توجہ ہٹانا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ممبران دانش منزل میں داخل ہوتے چلے گئے۔

بلیک زیرو نے احتیاطاً سیاہ رنگ کا نقاب منہ پر چڑھا لیا تھا۔ اس کی یہ عادت سی بن گئی تھی کہ وہ احتیاط کا کوئی بھی پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ صفدر بھی ہسپتال سے فارغ ہو کر چونکہ اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا تھا اس لئے اب اُسے صفدر کے پہنچنے کی امید تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اُسے دروازے پر صفدر کھڑا نظر آیا تو اس نے گیٹ کھول کر صفدر کو اندر آنے کی اجازت دی۔

جب صفدر میٹنگ روم میں چلا گیا تو بلیک زیرو نے میٹنگ روم کا دروازہ بند کر دیا اور ساتھ ہی اس نے گیسٹ روم کا جام کر دینے والا سسٹم بھی آن کر دیا۔ اب اسے عمران کے واپس آنے کا انتظار تھا۔ اس کے آنے کے بعد ہی وہ ممبروں کو ہدایات دینا چاہتا تھا۔

مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب اس نے عمارت

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کے اندر بیس پچیس سے بھی زیادہ گول گول چیزوں کو باہر سے آکر گرتے دیکھا۔ اور ابھی بلیک زیرو سوچ ہی رہا تھا کہ یہ چیزیں کیا ہیں کہ وہ سارے کے سارے بیک وقت پھٹ پڑے۔ اور ان سے سُرخ رنگ کا تیز دھواں نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے چاروں طرف پھیلنا شروع ہو گیا۔ بلیک زیرو نے پھرتی سے اس دھوئیں کو بے اثر بنانے کا سسٹم آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کا ہاتھ شل ہوتا چلا گیا اور اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم مفلوج ہوتا چلا گیا۔ اب وہ کرسی پر نقاب چڑھائے مفلوج حالت میں بیٹھا صرف دیکھ سکتا تھا اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ نجانے اس دھوئیں میں کیا خاصیت تھی کہ پلک جھپکنے میں اندر آپریشن روم میں بیٹھے ہوتے بلیک زیرو کا جسم شل ہوتا چلا گیا۔ پھر بلیک زیرو نے بڑی بے بسی کے عالم میں پچاس ساٹھ افراد کو دیواروں سے کود کر اندر آتے دیکھا۔ ان سب کے جسموں پر پاکیشیا کی سرکاری فوجی وردی تھی اور ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے دانش منزل پر ملکی فوج نے باقاعدہ حملہ کر دیا ہو۔ ان سب کے چہروں پر گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے۔

اور پھر ان میں سے چند نے دوڑ کر گیٹ کھول دیا اور دوسرے لمحے کئی فوجی گاڑیاں تیزی سے اندر داخل ہوتی چلی گئیں اور فوجی تیزی سے پوری دانش منزل میں پھیلتے چلے گئے۔ ان کے انداز میں بے پناہ چستی تھی۔ ان کا لیڈر ایک چست و چالاک قسم کا فوجی افسر تھا جس کے کاندھے پر مخصوص بیج لگے صاف نظر آ رہے تھے۔ اور دانش منزل جسے عمران نے ناقابلِ تسخیر بنا کر رکھ دیا تھا۔ بلیک زیرو کی نظروں کے

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

سامنے بڑی آسانی سے تسخیر ہو چکی تھی اور دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو اپنی کرسی پر بڑی بے بسی کے عالم میں بیٹھا یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ بے بس تھا قطعی بے بس۔ البتہ اس کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں کہ کہ آخر یہ سب کیا چکر چل رہا ہے ——— ملکی فوج نے آخر اس طرح دانش منزل پر منظم حملہ کیوں کیا ہے؟

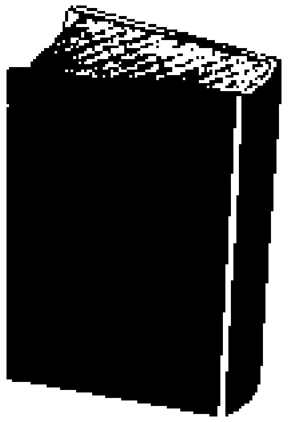

ٹائیگر جیسے ہی سڑک پر پہنچا۔ اُسے جلد ہی ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور وہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ شہر کے پہلے چوک پر پہنچتے ہی اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا وہ ایک ٹیلیفون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے سکے ڈال کر عمران کے فلیٹ کا نمبر گھمایا۔ مگر وہاں سے جب اُسے اطلاع ملی کہ عمران موجود نہیں۔ وہ پیغام نوٹ کرا دے تو اس نے کریڈل دبا کر اس بار دانش منزل میں ایکسٹو کا نمبر گھمایا لیکن دوسری طرف سے بھی چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر کسی نے رسیور

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

اٹھالیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ میں ٹائیگر بول رہا ہوں" ــــ ٹائیگر نے رابطہ قائم ہوتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب دوسری طرف سے جواب دیئے بغیر رسیور رکھ دیا گیا۔ اور ٹائیگر کا دماغ یکلخت گھوم گیا۔ کیونکہ یہ اس صدی کی حیرت انگیز بات تھی۔ ایکسٹو موجود ہوتا تو یقیناً یہ پرائیویٹ فون سنتا۔ اور یہاں بھی یہی سسٹم تھا کہ اگر ایکسٹو موجود نہ ہوتا تو کمپیوٹر ٹیپ یہ اطلاع دے دیتی کہ ایکسٹو لائن پر نہیں ہے پیغام نوٹ کرا دیا جائے۔ مگر رسیور اٹھا کر بغیر کوئی بات کئے یا سُنے رسیور رکھ دینا ایک ایسا اقدام تھا جس کا کوئی جواز بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس نے دوبارہ سکے ڈالے اور ایک بار پھر ایکسٹو کا نمبر گھمایا مگر اس بار ادھر سے انگیج ٹون سنائی دیتی رہی اور ٹائیگر کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ یہ بھی ایک عجیب و غریب چیز تھی۔ ایکسٹو کا فون ایسا تھا کہ اسکی بیک وقت کئی لائنیں تھیں۔ اگر ایک لائن انگیج ہوتی تو دوسری لائن سپارک کرتی اور ایکسٹو اس لائن کو ہی اٹنڈ کر لیتا تھا۔ اور ٹائیگر کے ذہن میں فوراً ہی جھماکا سا ہوا کہ دانش منزل میں کوئی شدید قسم کی گڑبڑ ہوئی ہے۔ اس نے رسیور کریڈل پر پھینکا اور پھر بھاگتا ہوا وہ فون بوتھ سے نکل آیا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ دانش منزل میں کوئی شدید قسم کی گڑبڑ ہو چکی ہے۔

فون بوتھ سے باہر آتے ہی اس نے سرچ لائٹ جیسی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ایک پانوں والی دکان کے سامنے

کھڑے موٹر سائیکل پر پڑیں۔ موٹر سائیکل پر ایک داڑھی والا سوکھا سڑا سا نوجوان بیٹھا ہوا دکان کے سامنے کھڑے ہوئے اپنے دوستوں سے گپیں مار رہا تھا۔ موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ تھا۔

ٹائیگر تیزی سے اس موٹر سائیکل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جاتے ہی موٹر سائیکل کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر اس سے پہلے کہ موٹر سائیکل سوار حیرت زدہ انداز میں اس سے کچھ پوچھتا۔ ٹائیگر کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ سوکھا سڑا بذات خود ہیرو بنا ہوا نوجوان کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا دکان کے سامنے کھڑے ہوئے اپنے دوستوں پر جا گرا۔ اور ان سب کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ مگر ٹائیگر کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ ان کی حیرت زدہ چیخوں پر کان دھرتا۔ اس سوکھے سڑے ہیرو کو اچھالتے ہی وہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھا۔ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل کسی خلائی راکٹ کی طرح آگے دوڑتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے پیچھے مڑ کر بھی دیکھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ اس کے ذہن میں تو دانش منزل میں ہونے والی گڑبڑ کسی عفریت کی طرح سوار تھی اور پھر وہ پوری رفتار سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا جلد ہی اس چوک پر پہنچ گیا جہاں سے دانش منزل کو سڑک جاتی تھی۔ مگر چوک پر فوجی سپاہیوں نے اُسے روک لیا۔ انہوں نے پوری سڑک بلاک کر رکھی تھی۔

"ادھر جانا منع ہے ــــ فوجی کارروائی ہو رہی ہے ــــ آپ دوسرے راستے سے جائیں" ــــ ایک فوجی جوان نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

فوجی کارروائی ــــ اور اس سڑک پر" ــــ ؟ ٹائیگر کے ذہن

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

میں دھماکے ہونے لگے۔ کیونکہ اس سڑک پر دانش منزل کے علاوہ اور کوئی ایسی عمارت نہ تھی جہاں فوجی کارروائی ہو سکتی۔ اس نے تیزی سے موٹر سائیکل موڑا اور پھر وہ دائیں طرف سے ہوتا ہوا ایک بائی روڈ پر پہنچ گیا۔ اس بائی روڈ پر کوئی فوجی موجود نہ تھا۔

ٹائیگر موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہ بائی روڈ دانش منزل سے تھوڑی دور مین روڈ پر جا کر ملتی تھی اور جس وقت وہ مین روڈ کے قریب پہنچا تو اس نے چار پانچ فوجی گاڑیوں کو ایک دوسرے کے پیچھے تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے جنوبی سمت جاتے دیکھا چار فوجی جیپیں بھی ان کے پیچھے تھیں۔

ٹائیگر تیزی سے مین روڈ پر پہنچا۔ اس وقت سڑک خالی پڑی تھی۔ وہاں ایک بھی فوجی نظر نہ آرہا تھا۔ بلکہ رُکی ہوئی عام ٹریفک اب چلنے لگی تھی۔ لوگوں کے چہروں پر حیرت اور تعجب کے تاثرات تھے۔ ٹائیگر تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دانش منزل کا گیٹ پوری طرح کھلا ہوا دیکھا۔ اس نے موٹر سائیکل کو سٹینڈ کیا اور پھر اچھل کر وہ دانش منزل میں داخل ہو گیا۔ مگر پوری عمارت سنسان پڑی تھی۔ سامنے برآمدے میں ایک دروازہ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا الٹے پیروں ہی واپس لوٹا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔ اب اُسے خیال آرہا تھا کہ فوجی سپاہی جس نے اُسے چوک پر روکا تھا اس کا چہرہ تو مقامیوں جیسا تھا لیکن آنکھیں ہاں آنکھیں غیر ملکیوں جیسی تھیں اور پھر باہر آکر اس نے پھاٹک کو دھکیل کر بند کر دیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پھاٹک کھلے رہنے سے فالتو لوگ اندر داخل ہو سکیں۔

پھاٹک بند کرتے ہی ٹائیگر ایک بار پھر موٹر سائیکل پر سوار ہوا اور اس نے پوری رفتار سے موٹر سائیکل کو اس طرف دوڑانا شروع کر دیا جدھر فوجی گاڑیاں گئی تھیں۔ آگے جا کر چوک پر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے سڑک پر نشانات کو غور سے دیکھتے ہوئے موٹر سائیکل کو تیزی سے بائیں طرف جانے والی ایک سڑک پر موڑا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جلد ہی وہ ایک اور چوک پر پہنچ گیا۔ جس سڑک پر فوجی ٹرک گئے تھے۔ وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر اس چوک سے آملتی تھی اور ٹائیگر نے غور سے اس سڑک پر ٹرکوں کے نشانات دیکھنے شروع کر دیئے چونکہ یہ شہر کا بیرونی علاقہ تھا اس لئے یہاں سڑک پر گرد ہر وقت پڑی رہتی تھی۔ بھاری گاڑیوں کے نشانات صاف دکھائی دیتے تھے۔ دوسرے لمحے اُسے نشانات پکنک پوائنٹ کی طرف مڑتے ہوئے دکھائی دے گئے۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اسی سڑک پر موٹر سائیکل دوڑاتا چلا گیا۔ اور پھر پکنک پوائنٹ سے تھوڑا پہلے اس نے فوجی گاڑیوں کے قافلے کو انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتے دیکھا۔ یہ کارواں خاصی دُور تھا اُسے دیکھتے ہی ٹائیگر نے رفتار نہ صرف آہستہ کر لی بلکہ اس نے سڑک چھوڑ کر درختوں کی آڑ میں موٹر سائیکل دوڑانا شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ کارواں یقیناً پکنک پوائنٹ کی طرف مڑے گا۔ لیکن کارواں سیدھا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب تو ٹائیگر چونک پڑا۔ یہ چکر اس کی سمجھ سے باہر ہو رہا تھا۔ اگر یہ مجرم تھے تو پھر انہیں یقیناً پکنک پوائنٹ کی طرف جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ رابرٹ بھی اُسے ادھر ہی لے گیا تھا۔ اور ٹائیگر کے اندازے

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کے مطابق مجرموں کا ھیڈ کوارٹر پہاڑیوں کے آس پاس کہیں ہونا چاہیئے مگر یہ فوجی کارواں تیزی سے آگے ساحل سمندر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ادھر سڑک بھی بالکل سنسان تھی۔ اس سڑک پر مجرموں کا تعاقب کرنا بھی خطرناک تھا۔ اسے بڑی آسانی سے رائفل کے ذریعے گولی ماری جا سکتی تھی۔

ٹائیگر یہی سوچتا ہوا درختوں کی آڑ لیتا کارواں کا تعاقب کرتا رہا۔ ساحل سمندر پر پہنچ کر کارواں گرین بیچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گرین بیچ جہاں ریت ہی ریت تھی اور شام کو وہاں منچلے جوڑے جو تنہائی کے شوقین تھے کہیں کہیں گھومتے دکھائی دیتے تھے۔

ٹائیگر کو اچانک ایک خیال آگیا۔ اس نے موٹر سائیکل کو ایک طرف سٹینڈ کیا اور پھر بھاگتا ہوا وہ سڑک پر لگے ہوئے فون بوتھ میں گھستا چلا گیا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے سکے ڈال کر دھتہ آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ" ..... دوسری طرف سے مشینی سی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ..... سر سلطان سے بات کراؤ ..... جلدی" ..... ٹائیگر نے عمران کی آواز نکالتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ..... عمران کا نام سنتے ہی دوسری طرف سے پی۔ اے نے تیزی سے کہا۔ کیونکہ وہ سب عمران اور سر سلطان کے تعلقات کو اچھی طرح جانتے تھے۔

"عمران بیٹے ..... کیا بات ہے" ..... ؟ چند لمحوں بعد ہی دوسری

Scan & PDF by WADAR

URDUFANS.com

طرف سے سر سلطان کی شفیق اور نرم آواز سنائی دی۔

"سر سلطان! ..... میں عمران کا ساتھی ٹائیگر بول رہا ہوں ..... میں نے عمران کا نام اس لئے استعمال کیا تھا تا کہ جلد از جلد آپ سے بات ہو سکے ..... عمران صاحب فلیٹ سے غائب ہیں۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک فوجی دستے نے دانش منزل پر ریڈ کیا ہے جناب ..... دانش منزل کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اندر کے دروازے بھی ٹوٹے ہوتے ہیں ..... فوجیوں نے پوری سڑک بلاک کر رکھی تھی ..... مجھے شک گزرا تو میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں ..... ایکسٹو کے ٹیلیفون کا رسیور بھی کریڈل سے اٹھا کر علیحدہ رکھ دیا گیا ہے ..... میں نے پھاٹک تو بند کر دیا ہے۔ اور آپ بتائیں کہ کیا واقعی فوج نے ریڈ کیا ہے" ..... ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ وہ کونسا فقرہ پہلے کہے اور کونسا بعد میں۔ اس لئے جو منہ میں آیا کہتا چلا گیا۔

"اوہ! ..... کیا کہہ رہے ہو تم ..... ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے ..... ؟ فوجیوں کا ریڈ ..... یہ ناممکن ہے۔ کیا نام بتایا ہے تم نے" ..... ؟ سر سلطان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے جناب ..... اور میں عمران صاحب کا پرائیویٹ ساتھی ہوں سیکرٹ سروس سے ہٹ کر ..... مجھے پہلے ہی شک تھا کہ مجرموں نے فوجیوں کی وردی پہن کر دانش منزل پر ریڈ کیا ہے ..... یہ مجرم یقیناً رابن ھڈ تنظیم سے متعلق ہیں ..... بہرحال میں ان کا پیچھا کر رہا ہوں۔ اس وقت میں ساحل سمندر سے فون کر رہا

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ہوں ۔۔۔ یہ فوجی کارواں گرین بیچ کی طرف گیا ہے۔ آپ براہ مہربانی عمران صاحب کو ٹریس کر کے انہیں اطلاع کر دیں ۔۔۔ میں بہرحال اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ مجرموں کے پہنچنے سے دانش منزل سے اغوا کیئے جانے والوں کو چھڑوا سکوں۔ بائی بائی"۔۔۔ ٹائیگر نے دوسری طرف سے کوئی بات سُنے بغیر رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اُسے مجرموں کی طرف سے فکر تھی کہ کہیں وہ ہاتھ سے نہ نکل جائیں اور پھر وہ موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا گرین بیچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فوجی کارواں نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا اور اب ریت میں موٹر سائیکل دوڑانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے پرانے لائٹ ہاؤس ٹاور کے احاطے میں موٹر سائیکل موڑی اور پھر نیچے اتر کر تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ اوپر چڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ اب یہی ایک صورت تھی جس سے وہ دُور تک مجرموں کی نقل و حرکت کو چیک کر سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر لائٹ ہاؤس ٹاور کی سب سے اوپر والی منزل پر پہنچ گیا۔ اور پھر اس کی تیز نظروں نے دُور ریت میں رُکے ہوئے فوجی کارواں کو دیکھ لیا۔ ان فوجی گاڑیوں کے ساتھ چار بڑی بڑی کاریں موجود تھیں۔ اور ایک فوجی گاڑی سے کچھ افراد کو اٹھا اٹھا کر ان کاروں میں منتقل کیا جا رہا تھا۔

ٹائیگر کی تیز نظریں سب کچھ واضح طور پر دیکھ رہی تھیں اور وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو پہچانتا تھا اور پھر جب اس نے ایک نقاب پوش آدمی کو کار میں منتقل ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ سیکرٹ سروس

کا چیف ایکسٹو ہے۔ سب کے جسم شل محسوس ہو رہے تھے۔

اُسی لمحے اس کی نظریں عمران پر پڑیں جس کی آنکھیں بند تھیں اور گردن ٹوٹ کر لٹک رہی تھی۔ اور ٹائیگر کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اُسے یوں لگا جیسے اس کے ذہن اور جسم میں کئی ایٹم بم ایک ہی وقت میں پھٹ پڑے ہوں۔ عمران کو اس انداز میں دیکھتے ہی اس کا خون فوارے کی طرح اچھلنے لگا۔ اور پھر وہ تیزی سے چھلانگیں لگاتا ہوا سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اس کے ذہن پر وحشت کی سُرخ چادر چڑھ گئی تھی۔

مجرموں نے نجانے کیا کیا تھا کہ تقریباً سارے ہی سیکرٹ سروس کے ممبران ان کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔

نیچے اترتے ہی وہ موٹر سائیکل پر بیٹھا اور پھر اس نے بے تحاشا موٹر سائیکل ادھر دوڑانی شروع کر دی۔ مگر تھوڑی ہی دُور آگے جا کر موٹر سائیکل جھٹکے کھانے لگی اور پھر فوراً ہی بند ہو گئی۔ ٹائیگر نے موٹر سائیکل کو چیک کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور اس نے موٹر سائیکل پھینکی اور ریت پر اندھا دُھند دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کا رُخ اس عارضی اور کچی سڑک کی طرف تھا جو گرین بیچ کی طرف جاتی تھی۔

کاروں میں منتقل ہونے سے صاف ظاہر تھا کہ مجرم کاروں میں سوار ہو کر اپنے اڈے پر جائیں گے۔ انہوں نے یہ ریتلا ساحل صرف فوجی گاڑیوں کو چھوڑنے کے لئے منتخب کیا ہے۔

ٹائیگر بے تحاشا دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہانپتا کانپتا اس کچی سڑک پر پہنچ گیا۔ سڑک کے اِرد گرد ریت

URDUFANS.com

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کے بڑے بڑے ٹیلے تھے۔

ٹائیگر ایک ٹیلے کی آڑ میں لیٹ کر اپنا سانس برابر کرتا رہا اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق چار کاریں اُسے واپس آتی دکھائی دیں۔ گہری ریت کی وجہ سے ان کی رفتار خاصی کم تھی۔ ٹائیگر خاموش پڑا رہا۔

تھوڑی دیر بعد پہلی کار ٹائیگر کے قریب سے گزر گئی۔ اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری۔ جب چوتھی کار ٹیلے کے نزدیک آئی تو ٹائیگر چوکنا ہو گیا۔

پھر جیسے ہی کار ٹیلے کے نیچے سے گزری ٹائیگر نے آہستہ سے کار کی چھت پر چھلانگ لگا دی۔ گو اس نے اپنے طور پر احتیاط کی تھی لیکن اس کے باوجود اندر موجود لوگوں کو کودنے کے دھماکے کا احساس ضرور ہوا اور اس کے ساتھ ہی کار کے بریک چرچرائے اور وہ رکتی چلی گئی۔

ٹائیگر نے کار کے آہستہ ہوتے ہی تیزی سے ساتھ والے ٹیلے پر چھلانگ لگا دی۔ اب اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کار میں سوائے ڈرائیور کے اور کوئی نہ تھا اور ڈرائیور کا دروازہ بھی دوسری طرف تھا۔ چنانچہ جیسے ہی کار رکی اور ڈرائیور دروازہ کھول کر دوسری طرف سے اترا ٹائیگر تیزی سے پھسلتا ہوا کار کے نیچے اترتا چلا گیا۔

ڈرائیور نے ادھر ادھر اور پھر پیچھے مڑ کر کار کو اچھی طرح دیکھا۔ لیکن اُسے نیچے دیکھنے کا خیال تک نہ آیا۔ چنانچہ وہ دوبارہ کار کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اتنی دیر میں ٹائیگر تیزی سے رینگتا ہوا کار کی ڈگی کے نیچے سے نکل آیا۔ وہ پہلے ہی جیب سے ایک تار نکال چکا تھا اور جب تک ڈرائیور کار میں بیٹھ کر دروازہ بند کرتا، ٹائیگر ڈگی کا تالا کھول چکا تھا۔ اسی

Scan & PDF by WAQAR

لمحے کار ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی تو ڈگی بھی تھوڑی سی کھلتی چلی گئی لیکن چونکہ ٹائیگر نے اُسے پکڑ رکھا تھا اس لئے وہ زیادہ نہ کھل سکی اور ٹائیگر چکنی مچھلی کی طرح اپنے جسم کے مطابق موجود خلا میں ڈگی میں اترتا چلا گیا اس نے ڈگی کو اندر سے تھام رکھا تھا۔

کار چند لمحے آہستہ آہستہ چلی اور پھر اس کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی۔

ٹائیگر اب مطمئن پڑا ہوا تھا۔ اس کا منصوبہ حیرت انگیز طور پر کامیاب ہو چکا تھا۔ وہ اگر چاہتا تو اس ڈرائیور کو آسانی سے مار کر گرا سکتا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ مجرم بے حد ہوشیار ہیں۔ وہ اُسے بھون ڈالتے۔ اور وہ کسی صورت اکیلا ان سب کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس طرح وہ کم از کم ان کے اڈے کے اندر پہنچنے میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ بعد میں ہر قسم کی کوشش بھی کی جا سکتی تھی۔

چنانچہ وہ اطمینان سے ڈگی میں سمٹا ہوا کار کے ساتھ ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ درز میں سے وہ باہر کا منظر بھی دیکھ رہا تھا۔ ساحل سمندر سے ہوتی ہوئی کاریں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک لمحے کے لئے رکیں ٹائیگر چونکہ صرف پیچھے کا منظر دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ خاموش پڑا رہا۔ چند لمحوں بعد کار ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اس کا رخ سیدھا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ کیونکہ وہ کار پہاڑی کے اندر گھستی چلی جا رہی تھی۔ پہاڑی کی ایک بہت بڑی چٹان اوپر کو اٹھی ہوئی تھی اور پھر جیسے ہی کار اس چٹان کے نیچے سے گزری چٹان آہستہ آہستہ نیچے ہونا شروع ہو گئی۔ کار ایک موڑ مڑ کر ایک بار پھر رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی آوازوں کا ملا جلا شور اور کاروں

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

کے دروازے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر دم سادھے خاموش پڑا ہوا تھا۔ پھر کافی دیر تک وہاں شور سنائی دیتا رہا۔ اور کاروں میں سے کچھ چیزیں منتقل کی جاتی رہیں اور آہستہ آہستہ شور کم ہوتا چلا گیا۔

جب ٹائیگر نے محسوس کیا کہ اب وہاں کسی قسم کا کوئی شور اور کوئی آواز باقی نہیں رہی تو اس نے آہستہ سے ڈگی کو اوپر اٹھایا اور پھر انتہائی احتیاط سے باہر نکل آیا۔ ڈگی کو دوبارہ بند کر کے وہ چند لمحے کار کی اوٹ میں دبکا رہا۔ پھر سیدھا ہوا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ چٹانیں کاٹ کر یہ ایک بڑا سا کمرہ بنایا گیا تھا جس میں وہ چاروں کاریں موجود تھیں سامنے ایک لکڑی کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا اور دوسری طرف جھانکنے لگا۔ یہ ایک طویل راہداری بنائی گئی تھی راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔

ٹائیگر دروازہ کھول کر تیزی سے راہداری میں گھسا اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ پہلے دروازے کے قریب جا کر اس نے اندر کی آہٹ لی۔ اندر خاموشی تھی۔ ٹائیگر پھرتی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

کمرے میں فوجی وردیاں اور اسی قسم کا دوسرا سامان موجود تھا۔ وہاں گیس ماسک بھی پڑے ہوئے تھے۔ اور ساتھ ہی ایک الماری میں جس کے دروازے شیشے کے تھے، مختلف رنگوں کے محلول پڑے ہوئے تھے۔

ٹائیگر نے تیز نظروں سے محلول کی شیشیوں کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ وہاں ایک محلول کی شیشی قطار میں سے غائب تھی۔ شیشی

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

کا دائرہ جو گرد پر بنا ہوا تھا بتا رہا تھا کہ یہاں سے ابھی ابھی شیشی اٹھائی گئی ہے اور پھر ٹائیگر کی نظریں ساتھ والی شیشی پر جم گئیں۔ اس شیشی میں سرخ رنگ کا محلول تھا۔ ٹائیگر اس محلول کی خاصیت جانتا تھا۔ یہ محلول ہر قسم کی گیس کے اثرات ختم کر دیتا تھا۔ ٹائیگر نے الماری کھول کر وہ شیشی اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔ پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا اور باہر کی سن گن لینے لگا۔ مگر راہداری میں خاموشی تھی۔ وہ تیزی سے دروازے سے نکلا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

ابھی وہ دوسرے کمرے کے دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ اسے دور سے قدموں کی تیز آواز سنائی دی اور پھر وہ پھرتی سے دروازے کے قریب رکا۔ اس کے پٹ کو دھکیلا۔ یہ دروازہ بھی اس کی خوش قسمتی سے کھلا ہوا تھا۔ شاید اپنے اڈے میں مجرموں کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے دروازے لاک کرنے کی انہیں ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی اسی لمحے راہداری کے آخری موڑ پر اسے قدموں کی آوازیں ابھرتی سنائی دیں۔ اور ٹائیگر پھرتی سے دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر گھستا چلا گیا۔ دروازے کو احتیاط سے بند کر کے وہ جیسے ہی مڑا۔ حیرت کے مارے بے اختیار اچھل پڑا۔

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

رابن ہڈ اپنے مخصوص دفتر میں میز پر شراب کی بوتلیں سجائے مسلسل شراب پینے میں مصروف تھا۔ آٹھ بوتلوں کی کرچیاں فرش پر بکھری ہوئی تھیں۔ جب کہ دس کے قریب بوتلیں ابھی تک میز پر بھری ہوئی موجود تھیں۔

" وہ ٹریگر ابھی تک نہیں لوٹا ـــــ دو گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے اسے اب تک آ جانا چاہیے " ـــــ رابن ہڈ نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے خالی بوتل فرش پر مارتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ دوسری بھری ہوئی بوتل کی طرف بڑھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹریگر ـــ ایک اور آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

" اوہ ٹریگر اور فلیپر ـــ تم یہاں کیسے ـــ " رابن ہڈ ان دونوں کو دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا چہرہ بھی پھیڑ اہوا تھا۔

" ماسٹر! ـــ ہم کامیاب لوٹے ہیں " ـــــ ٹریگر نے سر جھکاتے

ہوئے کہا۔ اور فلیپر کا سر بھی جھکا ہوا تھا۔

" کامیاب ـــ اوہ ویری گڈ! ـــ کیا واقعی تم کامیاب لوٹے ہو ـ؟" رابن ہڈ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" یس ماسٹر! ـــ پوری سیکرٹ سروس مع ان کے چیف ایکسٹو کے اس وقت مفلوج حالت میں اڈے میں آپ کی نظر قہر کی منتظر پڑی ہوئی ہے " ـــــ ٹریگر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو ٹریگر ـــ گڈ شو ـــ تم نے واقعی میری نیابت کا حق ادا کر دیا ہے ـــ تمہیں انتہائی خطیر انعام سے نوازا جائے گا ـــــ مگر یہ فلیپر " ـــــ؟ رابن ہڈ نے فلیپر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر! ـــ جب ہم نے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کیا تو یہ ایک کمرے میں مفلوج پڑے ہوئے تھے ـــ ان کے ساتھ وہ احمق سا نوجوان بھی مردہ پڑا ہوا تھا جسے علی عمران کہتے ہیں ـــــ ہم انہیں بھی ان کے ساتھ لے آئے ـــــ یہاں آ کر جب ہم نے گیس کے اثرات ختم کیے تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہوٹل الف میں اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک کسی گیس سے انہیں بیہوش کر دیا گیا ـــــ پھر جب ان کی آنکھ کھلی تو یہ اس عمارت کے کمرے میں موجود تھے اور وہ احمق سا آدمی ان پر جھکا ہوا انہیں کوئی انجکشن لگانے کی کوشش کر رہا تھا یہ اس پر چڑھ دوڑے اور پھر ایک خوفناک لڑائی کے بعد یہ اس احمق آدمی کی گردن توڑنے میں کامیاب ہو گئے ـــــ اس کے بعد اچانک یہ مفلوج ہوتے چلے گئے ـــــ انہیں ہم نے دروازہ توڑ کر باہر نکالا تھا " ـــــ ٹریگر نے فلیپر کی بگڑ بیان دیتے ہوئے کہا۔

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"فلپر" ـــــ رابن ہڈ نے اس بار براہ راست فلپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر" ـــــ فلپر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس والے تم تک کیسے پہنچ گئے" ـــــ؟ رابن ہڈ کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"ماسٹر! ـــ جہاں تک میں سمجھا ہوں، اس علی عمران کی جیب سے مجھے وہ کارڈ ملا ہے جو میں نے قباچا خان کو دیا تھا ـــ قباچا خان نے اس کارڈ کو کاپر کے حوالے کرنا تھا اور کاپر نے اس کارڈ کے ساتھ میرے پاس پہنچنا تھا ـــــ مگر کاپر کی بجائے اچانک ہوٹل کے کمرے میں کوئی غیر محسوس قسم کی گیس پھیلی اور اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا ـــــ ہوش آیا تو میں اس کمرے میں تھا اور وہ علی عمران مجھ پر جھکا مجھے انجکشن لگانے کی کوشش کر رہا تھا ـــــ مجھے عین موقع پر ہوش آ گیا تھا اس لئے میں اس پر چڑھ دوڑا ـــــ وہ زبردست لڑاکا تھا لیکن فلپر تو آپ کا غلام ہے غلام نے پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کیا اور آخر کار اس کی گردن توڑنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ ابھی میں اس کی جیبوں کی تلاشی لے رہا تھا کہ اچانک میرا جسم مفلوج ہوتا چلا گیا اور پھر جب دروازہ توڑ کر ٹرنگیر اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے تو یہ مجھے اسی مفلوج حالت میں یہاں لے آئے اور پھر یہاں لا کر جب انہوں نے محلول کی مدد سے میرا مفلوج پن دور کیا تو میں نے پوری وضاحت کی۔ اور اب آپ کے حضور حاضر ہوں" ـــــ فلپر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"قباچا خان اس احمق آدمی علی عمران کے متعلق بہت سی باتیں بتا رہا

تھا کہ یہ دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے ـــــ چونکہ تم نے اس کی گردن توڑی ہے اس لئے تم بھی انعام کے حقدار ہو ـــــ ویری گڈ شو" ـــــ رابن ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ ہی اس کے غلاموں کے لئے بہت بڑا انعام تھا۔

"آپ کی نظر کرم ہی ہمارے لئے سب سے بڑا انعام ہے ماسٹر" ـــ فلپر نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"ٹرنگیر! ـــــ وہ دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروس اور اس کا چیف کہاں ہے ـــــ؟ میں ان کی شکلیں دیکھنا چاہتا ہوں" ـــــ رابن ہڈ نے میز پر پڑی ہوئی بھری بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ پہلی راہداری کے کمروں میں مفلوج حالت میں پڑے ہوئے ہیں عمران کی لاش بھی وہیں موجود ہے ـــــ میں نے اس نقاب پوش کو جو ان کا چیف ہے علیحدہ کمرے میں رکھا ہے اور باقی ممبروں کو علیحدہ کمروں میں ـــــ وہ سب مفلوج پڑے ہیں" ـــــ ٹرنگیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو بڑے ہال میں پہنچا دو ـــــ ہم اپنے ہاتھوں سے انہیں موت کے گھاٹ اتاریں گے۔ اور سنو! اس چیف کا نقاب مت اتارنا ـــ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے ہی ممبروں سے بھی خفیہ رہتا ہے ـــــ آج ہم اس کے ممبروں کے سامنے اس کی نقاب کشائی کریں گے" ـــــ رابن ہڈ نے خوشی سے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جو ہر وقت غصے سے بگڑا رہتا تھا۔ آج خلافِ توقع خوشی سے کھلا پڑ رہا تھا۔

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"بہتر ماسٹر! ۔۔۔ میں ابھی تمام انتظامات مکمل کر کے آپ کو اطلاع کرتا ہوں تاکہ آپ تشریف لا سکیں" ۔۔۔ ٹریگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"بیٹھو فلیپر! ۔۔۔ اب تم آ گئے ہو تو یہ نظارہ بھی دیکھتے جاؤ۔ مگر تم بتاؤ کر ستیاسی مشن کہاں تک پہنچا ہے؟" ۔۔۔ رابن ہڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور فلیپر بھی سامنے رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ ادب کی وجہ سے جھکا ہوا تھا۔

"ماسٹر! ۔۔۔ میں نے تمام کام ہموار کر لیا ہے ۔۔۔ آخری بات چیت بس ایک دو روز میں مکمل ہو جائے گی" ۔۔۔ فلیپر نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ ویری گڈ! ۔۔۔ بس یہ سیکرٹ سروس کا روڑا درمیان میں آ گیا تھا جو کہ ٹریگر نے نکال دیا ہے ۔۔۔ اب ہم تیزی سے اپنے مشن پر کام کر سکیں گے" ۔۔۔ رابن ہڈ نے شراب کی بوتل کو منہ کی طرف لے جاتے ہوئے بڑے تکبرانہ انداز میں کہا۔

اور پھر فلیپر خاموش بیٹھا رہا اور رابن ہڈ مسلسل شراب چڑھاتا چلا گیا۔ وہ خالی بوتل زور سے فرش پر دے مارتا اور پھر بھری ہوئی بوتل اٹھا لیتا۔

تھوڑی دیر بعد ٹریگر دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"سب انتظامات مکمل ہیں ماسٹر" ۔۔۔ ٹریگر نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ شو! ۔۔۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم نے کیا طریقہ کار اختیار کیا؟" ۔۔۔ رابن ہڈ نے میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھتے

ہوئے کہا۔

فلیپر بھی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا تھا اور پھر رابن ہڈ آگے آگے اور ٹریگر اور فلیپر مؤدبانہ انداز میں چلتے ہوئے اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل آئے۔

ٹریگر بڑے مؤدبانہ انداز میں مختصراً بتا رہا تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر میں موجود مقامی فوجی وردیوں کو استعمال کیا اور اپنے آدمیوں کو مقامی فوجیوں کے روپ میں تیار کر کے لے گیا۔ ان کا باقاعدہ میک اپ کیا گیا تھا۔ ایک مخبر نے ساحل سمندر پر چار فوجی گاڑیوں کے موجود ہونے کی اطلاع دی تھی۔ کچھ فوجی ان گاڑیوں میں سوار ہو کر پکنک منانے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ہم وہ گاڑیاں لے اڑے۔ ان فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح مقامی فوجیوں کے روپ میں ہم نے اس عمارت کو گھیر لیا۔ سڑک بلاک کر دی گئی۔ پھر میں نے ریڈ لائن گیس کے شیل اندر پھینکے اور بعد ازاں گیس ماسک چڑھا کر ہم اندر داخل ہو گئے۔ ریڈ لائن گیس نے آناً فاناً عمارت میں موجود ہر شخص کو مفلوج کر دیا۔ اتفاق سے ایک کمرے میں سے ہمیں بہت سے آدمی مفلوج ہوتے ملے۔ ایک نقاب پوش ملا۔ اور پھر ایک کمرے کا دروازہ توڑا تو فلیپر اور عمران کی لاش ملی۔ باقی پوری عمارت خالی تھی۔ چونکہ ہمیں کسی بھی وقت ٹریس کیا جا سکتا تھا اس لیے ہم نے عمارت کو تباہ نہیں کیا بلکہ فوری طور پر واپس آ گئے۔ ویسے بھی اس عمارت میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ اسے تباہ کرنے سے کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا۔ ساحل سمندر پر ہماری کاریں موجود تھیں۔ وہاں سے ان سب لوگوں کو کاروں میں منتقل کیا گیا فوجی گاڑیوں

URDUFANZ.com
Scan & PDF by WAQAR

کو وہیں چھوڑا گیا۔ اور اس طرح ہم ان سب کو لے کر بغیر کسی تعاقب کے اڈے میں پہنچ گئے"۔۔۔۔ ٹریگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ فوجی روپ میں کوئی تمہیں کسی کارروائی سے نہ روک سکتا تھا۔ گڈ شو"۔۔۔ رابن ہڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک راہداری میں مڑ کر وہ ایک دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس کے اندر جانے کے بعد ٹریگر اور فلیپر بھی اندر داخل ہو گئے۔

یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس میں سیکرٹ سروس کے ممبران کو کرسیوں پر اسی مفلوج حالت میں بٹھا دیا گیا تھا۔ ان سب کو ایک قطار میں بٹھایا گیا تھا جب کہ ان کے سامنے ایک کرسی پر ایکسٹو بیٹھا تھا۔ چونکہ وہ سب مفلوج حالت میں تھے اس لئے انہیں باندھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی۔

"اچھا اس ٹیم میں عورت بھی شامل ہے۔۔۔ مگر یہ تو غیر ملکی ہے"۔۔۔ رابن ہڈ نے کرسیوں کے آخر میں بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر!۔۔۔ یہ عورت اور اس کے ساتھ والا مرد بھی سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔۔۔ انہیں ہیڈ کوارٹر کے قریب گھومتے ہوئے مشکوک حالت میں پکڑا گیا اور پھر زیرو میڈم مشین کے ذریعے ان سے سب کچھ اگلوا لیا گیا۔۔۔ انہوں نے ہی ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حصوں کے بارے میں معلومات مہیا کی تھیں اور انہی کی معلومات کی بنا پر میں نے اس انداز میں ریڈ کرنے کا فیصلہ کیا تھا"۔۔۔ ٹریگر نے جولیا اور

اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ بھی مفلوج ہیں"۔۔۔؟ رابن ہڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر!۔۔۔ زیرو میڈم مشین سے گزرنے کے بعد ان کا مفلوج ہونا لازمی تھا"۔۔۔ ٹریگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور رابن ہڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شراب کی بوتل ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ فلیپر اور ٹریگر اس کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے۔

"وہ عمران کی لاش کہاں ہے۔۔۔؟ اس عمران کی جس کی تعریفیں تیا چاخان کرتا ہوا مر گیا"۔۔۔ رابن ہڈ نے کہا۔

"وہ کرسیوں کے ساتھ پڑی ہوئی ہے ماسٹر"۔۔۔ اس بار فلیپر نے جواب دیا اور رابن ہڈ تیزی سے قدم اٹھاتا کرسیوں کے ساتھ پڑی ہوئی عمران کی لاش کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

رابن ہڈ چند لمحے کھڑا غور سے عمران کی لاش کو دیکھتا رہا اور پھر سر ہلاتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔

"کیا یہ بہت بڑا لڑاکا تھا"۔۔۔؟ رابن ہڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر!۔۔۔ واقعی یہ بہت بڑا لڑاکا تھا۔۔۔ اتنا بڑا کہ میں بتا نہیں سکتا۔ بس خوش قسمتی سے یہ میرے ہاتھوں مر گیا ہے"۔۔۔ فلیپر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلیپر!۔۔۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم رابن ہڈ کے سامنے کسی کو بڑا کہہ سکو"۔۔۔ رابن ہڈ نے اچانک غصے سے چیختے ہوئے کہا

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

فلیپر نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش سر جھکائے کھڑا رہا۔ اور ساتھ کھڑے ٹریگر نے اطمینان کا سانس لیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر فلیپر نے آگے سے جواب دیا یا معافی مانگی تو رابن ہڈ کا پارہ اور چڑھ جائے گا۔

"رابن ہڈ کے سامنے کوئی بڑا نہیں ہے —— تم اسے بڑا کہہ رہے ہو۔ اگر یہ میرے سامنے ہوتا تو میں اسے حقیر مچھر کی طرح چٹکی میں مسل دیتا" —— رابن ہڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ماسٹر جب ہاتھوں میں ہاتھ پڑتے ہیں تب پتہ چلتا ہے اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آئے۔ وہ بھی اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتا ہے" —— اس بار فلیپر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! —— تو تم اسے پہاڑ سمجھ رہے ہو —— ٹریگر اسے سمجھاؤ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے اور میں آجکل کے لئے اسے معافی دے چکا ہوں —— لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمارا غلام ہو کر ہماری شان میں ہی گستاخی کرے" —— رابن ہڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"فلیپر! —— خاموش رہو —— ماسٹر! آپ نے نقاب کشائی کرنی تھی" —— ٹریگر نے فلیپر کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! —— ہم نے آج سیکرٹ سروس کے ممبروں کے سامنے ان کے پراسرار باس کی نقاب کشائی کرنی ہے —— مگر یہ تو مجسموں

Scan & PDF by WAQAR

کی طرح بیٹھے ہیں —— میں نقاب کشائی کے وقت ان کے چہروں کے تاثرات دیکھنا چاہتا ہوں" —— رابن ہڈ نے سامنے کرسیوں پر قطار کی صورت میں بیٹھے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو ماسٹر ان کو ٹھیک کر دیا جائے" —— ٹریگر نے کہا۔

"ہاں! —— انہیں کرسیوں سے کلیمپڈ کر دو اور ان کی حالت ٹھیک کرو" —— رابن ہڈ نے کہا اور ٹریگر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے سرخ رنگ کے محلول کی بوتل نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر بوتل کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی ناک سے لگا دی۔ ساتھ ہی اس نے کرسی کے پیچھے پائے پر بوٹ کی ٹو ماری تو کرسی کے بازو میں سے لوہے کے کڑے نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو گئے اور اس طرح تنویر لوہے کے راڈوں کی مدد سے کرسی میں جکڑا گیا۔ ادھر شیشی کے ناک سے لگتے ہی تنویر کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہونے لگے تو ٹریگر آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے باری باری سب ممبروں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور تھوڑی دیر بعد سب ممبران کرسیوں پر جکڑے ہوئے صحیح حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اب ان کے چہروں پر بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ ان کا پراسرار باس ان کے سامنے ہی مفلوج ہوا بیٹھا تھا۔ ویسے تو دل سے ہی چاہتے تھے کہ وہ اصل ایکسٹو کو دیکھ سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ مجرموں کے ہاتھوں یہ نقاب کشائی بھی نہیں چاہتے تھے

"اس ایکسٹو کو بھی ٹھیک کر دوں" ——؟ ٹریگر نے کہا۔

URDUFANS.com

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"نہیں — یہ ایسے ہی ٹھیک ہے۔ ورنہ یہ اپنا چہرہ بگاڑ لیگا میں اس کی صحیح صورت دیکھنا چاہتا ہوں" — رابن ہڈ نے کہا اور ٹریگیرہ شیشی کا ڈھکن بند کر کے اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے ایک طرف ہٹ گیا۔

"سنو سیکرٹ سروس کے ممبرو! — تم نے رابن ہڈ کی طاقت دیکھی — رابن ہڈ اور فتح ایک ہی لفظ کے دو معنی ہیں۔ تمہاری سیکرٹ سروس پوری دنیا میں طاقتور سمجھی جاتی ہے اور تمہارا وہ احمق علی عمران جو اب لاش کی صورت میں تمہارے سامنے پڑا ہے — اس کے کارناموں کی پوری دنیا میں دھوم تھی۔ لیکن تم نے دیکھا کہ جب رابن ہڈ نے چاہا تو تمہارا یہ احمق آدمی بھی اپنی گردن تڑوا بیٹھا اور تمہاری پوری ٹیم بے بسی کے عالم میں یہاں پہنچ گئی — اور تمہارا یہ چیف جسے ساری دنیا پُراسرار سمجھتی ہے اس وقت کس طرح بے بسی کے عالم میں تمہارے سامنے بیٹھا ہے — رابن ہڈ عظیم ہے۔ رابن ہڈ عظیم تر ہے — رابن ہڈ عظیم ترین ہے — رابن ہڈ وقت کا بادشاہ ہے — ساری دنیا رابن ہڈ کی غلام ہے — تمہارے اس چیف نے دو روز کے اندر رابن ہڈ کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا تھا اور دیکھو ابھی ایک روز بھی پورا نہیں گزرا کہ تم اپنے چیف سمیت حقیر کیڑوں کی طرح ہمارے سامنے موجود ہو — اب تمہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہے کہ رابن ہڈ کتنی عظیم طاقت کا مالک ہے — اور اب جب میں تمہارے چیف اور تمہاری مسخ شدہ لاشیں تمہاری حکومت اور عوام کے سامنے پھینکوں گا تب انہیں بھی

اچھی طرح اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ رابن ہڈ سے ٹکرانے والا اپنی موت کو دعوت دیتا ہے" — رابن ہڈ نے بڑے جوشیلے لہجے میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ — گڈ ماسٹر! — آپ بڑی اچھی تقریر کرتے ہیں" — اچانک فلیپر نے زور زور سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا اور رابن ہڈ تیزی سے گھوم کر حیرت بھرے انداز میں فلیپر کو دیکھنے لگا۔ جو اب سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"فلیپر! — اس عظیم کامیابی کے موقع پر میں تمہیں آخری بار معاف کر رہا ہوں — اب اگر تم نے گستاخی کی تو تمہیں مرنا پڑے گا" — رابن ہڈ نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور ٹریگیرہ حیران تھا کہ ماسٹر آخر بار بار فلیپر کو کیوں معاف کر رہا ہے اور پھر اُسے خیال آگیا کہ فلیپر کے ذمہ چونکہ آئندہ اقدامات کے طور پر سیاسی لوگوں کو ہموار کرنا ہے اور وہ اس سلسلے میں کافی کام بھی کر چکا ہے۔ اس لئے ماسٹر جان بوجھ کر اُسے چھوڑ رہا ہے۔

"ماسٹر! — میں تو تعریف کر رہا تھا" — فلیپر نے دبے دبے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رابن ہڈ کوئی جواب دیتا، اچانک کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی کرخت آواز سے گونج اٹھی۔

"دیکھو ٹریگیرہ کون اس وقت ٹپک پڑا ہے — اور اسے موت کی سزا سنا دو" — رابن ہڈ نے اس مداخلت بے جا پر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور ٹریگیرہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس — ٹریگر بول رہا ہوں" — ٹریگر نے کرخت آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو فوج نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ بکواس۔ کیا تم نشے میں ہو" — ٹریگر نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور زور سے کریڈل پر پھینک دیا۔

"فوج — کیسی فوج" — ؟ رابن ہڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بکواس کر رہا تھا ماسٹر! — کہہ رہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو فوج نے اچانک گھیرے میں لے لیا ہے" — ٹریگر نے جواب دیا

"ہونہہ احمق — وہ ویسے ہی پہاڑیوں میں راؤنڈ لگا رہے ہوں گے — بیچارے ڈھونڈتے پھر رہے ہیں رابن ہڈ کو — نادان — احمق" — رابن ہڈ نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا

"تو دیکھو! — اب میں تمہارے چیف ایکسٹو کی نقاب کشائی کر رہا ہوں — دیکھو غور سے دیکھو اپنے ایکسٹو کو — جو بڑا پُراسرار بنا ہوا تھا" — رابن ہڈ نے بڑے فاخرانہ انداز میں کرسی پر بے حس بیٹھے ہوئے ایکسٹو کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! — اچانک فیلپر بول پڑا۔

"کیا بات ہے" — ؟ رابن ہڈ نے مڑ کر کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ماسٹر! — یہ آپ کی توہین ہے کہ آپ ایک عام سی سیکرٹ سروس کے عام سے آدمی کی نقاب کشائی خود اپنے مقدس ہاتھوں سے کریں۔

اور میں یہ توہین برداشت نہیں

"اوہ! — تم ٹھیک کہہ رہے

ہمارے سامنے کیا حیثیت رکھتا

کہا۔

"ٹریگر! — یہ کام تم سرانجام

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھے

بڑھا۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبروں کی اشتیاق آمیز نظریں ایکسٹو پر جمی تھیں۔ ان کے دل اتنی تیزی سے دھڑک رہے تھے جیسے ابھی سینہ توڑ کر باہر آجائیں گے۔ کنپٹیوں میں دھماکے ہو رہے تھے۔ آج وہ پردہ اٹھنے والا تھا جس کی خواہش میں وہ آج تک صرف بے بسی سے سر ہلا کر رہ جاتے تھے۔

دوسرے لمحے ٹریگر نے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے ایکسٹو کے چہرے سے نقاب کھینچ لیا اور ممبروں کے دل اچھل کر ان کے حلق میں آگئے۔

"ارے ٹائیگر! — ٹائیگر ایکسٹو ہے" — تمام ممبروں نے حیرت سے چیخیں مارتے ہوئے کہا۔ کرسی پر ٹائیگر عمران کا ساتھی بڑے اطمینان سے بیٹھا پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"دیکھو یہ ہے تمہارا ایکسٹو — اچھی طرح دیکھ لو" — رابن ہڈ نے زوردار قہقہہ مارتے ہوئے کہا

مگر ابھی اس کے قہقہے کی گونج بھی ختم نہ ہوئی تھی کہ دروازے سے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر ایکسٹو نقاب چڑھائے ہاتھ میں مشین گن

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

URDUFANS.com

پڑا ہوا تھا۔

نیچے گرتے ہی رابن ہڈ تیزی سے اچھلا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے عمران کے پہلو میں لات مارنی چاہی۔ مگر عمران کو اس کی لات چھو جاتی تو وہ عمران کہاں رہ جاتا۔ فلیپر نہ بن جاتا۔ عمران نے نہ صرف تیزی سے پہلو بچایا بلکہ دوسرے لمحے وہ تیزی سے رابن ہڈ پر جھپٹا اور پھر ممبران کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں جب عمران نے اس لحیم شحیم اور دیو ہیکل رابن ہڈ کو یوں دونوں ہاتھوں سے سر سے اوپر اٹھا لیا جیسے رابن ہڈ کی بجائے اس کے ہاتھوں میں کوئی کپڑے کی گڑیا ہو۔

"عظیم لڑاکے صاحب! ـــ میں نے کہا نہیں تھا کہ جب ہاتھوں میں ہاتھ پڑتے ہیں تب پتہ چلتا ہے" ـــ عمران نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں میں تڑپتے ہوئے عظیم رابن ہڈ کو پوری قوت سے سر کے بل فرش پر دے مارا۔

رابن ہڈ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ مگر عمران نے اسے چھوڑا نہیں بلکہ نیچے گرتے ہوئے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور پھر دوسرے لمحے رابن ہڈ اس کے ہاتھوں میں لٹو کی طرح گردش کرنے لگا۔ اچھی طرح گردش دینے کے بعد عمران نے اچانک چھوڑ دیا اور رابن ہڈ چیختا ہوا ایک دیوار سے زوردار دھماکے سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ نیچے گرتے ہی انتہائی پھرتی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ واقعی وہ زبردست قوت برداشت کا مالک تھا۔

"ہٹ جاؤ عمران" ـــ اچانک ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

ـــ ایکسٹو کی مخصوص آواز کرے

ے میں ہاتھ ڈالنا چاہا مگر کرسی

ے سے اچھلا اور دوسرے لمحے

ٹکر دیوار سے ٹکراتے ہی بری

پھر اس سے پہلے کہ وہ حرکت

سو کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن نے قہقہہ لگایا اور ٹم بگر دیزں کی بوچھاڑ میں موت کا ناچ ناچتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ اس کے جسم میں گولیوں کے سینکڑوں سوراخ ہو چکے تھے۔

رابن ہڈ حیرت سے آنکھیں پھاڑے کسی بت کی طرح کھڑا تھا۔ شاید جو کچھ ہوا تھا اور جو کچھ ہو رہا تھا وہ اس کی کھوپڑی میں کسی طرح بھی فٹ نہ ہو رہا تھا۔ اس نے تو ایکسٹو کی نقاب کشائی کی تھی اور ایکسٹو ہاتھ میں مشین گن لیے یوں اندر آ گیا تھا جیسے یہ اسی کا ہیڈ کوارٹر ہو۔

اور پھر جیسے ہی رابن ہڈ مڑا اسے بھی ہوش آ گیا۔ اس نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی۔ وہ شاید دیوار کے پیچھے موجود دروازے میں گھسنا چاہتا تھا۔ مگر ساتھ کھڑے فلیپر نے تیزی سے ٹانگ آگے کر دی اور رابن ہڈ چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے مجھ سے تو ہاتھ ملاتے جاؤ ـــ آخر میں تمہارا غلام ہوں چاہے وقتی ہی ہی" ـــ فلیپر نے کہا اور اس بار ایکسٹو کے ساتھ ساتھ سارے ممبران بھی بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ یہ آواز عمران کی تھی۔ اس عمران کی جو ان کی کرسیوں کے ساتھ گردن ٹڑوائے

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

"نہیں! — یہ پوری قوم کا مجرم ہے — اس نے میرے ملک کے لاکھوں بے گناہوں کا خون کیا ہے — میں اسے اتنی آسانی سے مرنے کی اجازت نہیں دے سکتا" — عمران نے بھی غراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اتنی درندگی تھی کہ کمرے میں موجود ہر شخص کے جسم میں سردی کی لہر دوڑتی چلی گئی۔

رابن هڈ اٹھتے ہی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اس کی آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے سامنے کھڑے ہوئے عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں، مگر دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے منہ پھیر لیا۔ یوں لگتا تھا جیسے اُسے کسی نے بھرپور تھپڑ مار دیا ہو۔

"تمہارا ہپناٹزم مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا رابن هڈ! — اسی لئے تو میں نے فلیپر کے روپ میں تم سے آنکھیں نہیں ملائی تھیں۔ ورنہ تم ایک لمحے میں سمجھ جاتے کہ میں اصلی فلیپر نہیں ہوں" — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

رابن هڈ نے جھٹکا کھاتے ہی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا، مگر اس کے ہاتھ باہر نکلنے سے پہلے ہی عمران اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ رابن هڈ تیزی سے ایک طرف ہٹا مگر عمران نے اس بار ایک نیا داؤ کھیلا۔ وہ سیدھا دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے پھرتی سے دونوں ہاتھ دیوار سے لگاتے اور اس کی دونوں ٹانگیں قوس کی صورت میں گھومتی ہوئی ایک طرف ہٹتے ہوئے رابن هڈ کے پیٹ پر پڑیں اور رابن هڈ چیخ مارتے ہوئے ذرا نیچے کو جھکا، مگر اس نے بھی انتہائی پھرتی سے عمران کو کمر سے پکڑ لیا، مگر عمران تو بجلی بنا ہوا تھا جیسے ہی

URDUFANS.com

رابن هڈ نے عمران کو پکڑا۔ عمران پارے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے اس کی ایک انگلی کسی خنجر کی طرح رابن هڈ کی ایک آنکھ میں گھستی چلی گئی۔ اور رابن هڈ نے اتنی زوردار چیخ ماری کہ پورا ہال لرز اٹھا۔ چیخ مارتے ہی اس نے عمران کو خود ہی چھوڑ دیا۔ اس کی آنکھ سے خون اور پانی کا ملغوبہ سا بہہ نکلا تھا۔ اور اس کی آنکھ میں گڑھا پڑ گیا تھا۔

"انہی آنکھوں سے تم نے ساروں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا — میں تمہاری آنکھوں کو اس قابل ہی نہیں چھوڑونگا کہ آئندہ کسی کو غلام بنا سکیں" — عمران نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

رابن هڈ نے دونوں ہاتھ اپنی ضائع شدہ آنکھ پر رکھے ہوئے تھے اور وہ درد کی شدت سے بُری طرح چلا رہا تھا۔ اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی تھی۔

دوسرے لمحے عمران نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے رابن هڈ کے سینے پر پڑیں اور وہ ایک دھماکے سے پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران قلابازی کھا کر اٹھا اور پھر اس کی ٹانگیں نیچے گرتے ہوئے رابن هڈ کی گردن کے گرد قینچی بنتی چلی گئیں اور دوسرے لمحے عمران نے اپنے جسم کو پوری قوت سے گردش دی۔ اس کے دونوں بازو زمین پر ٹکے ہوئے تھے۔ اور جسم گردش کر رہا تھا۔ عمران کے جسم میں نجانے اللہ تعالیٰ نے کتنی طاقت بھر دی تھی کہ چکر کھاتے ہی دیوہیکل رابن هڈ بھی اس کے جسم کی طرح گردش کھاتا چلا گیا اور اس کا جسم اس کرسی سے جا ٹکرایا جس پر چند لمحے پہلے ٹائیگر بطور ایکسٹو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے قلابازی کھائی اور پھر رابن هڈ کے

Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کی گردن عمران کی ٹانگوں کے ساتھ ہی مڑتی چلی گئی۔

دوسرے لمحے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اور رابن ھڈ فرش پر پڑا ہوا بری طرح اچھل رہا تھا۔

"اب یہ کبھی سر اٹھا کر نہ چل سکے گا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

اتنی دیر میں ٹائیگر نے سیکرٹ سروس کے ممبران کی کرسیوں کے پایوں کو ٹھوکریں مار کر انہیں آزاد کرا چکا تھا۔

عمران جیسے ہی پیچھے ہٹا۔ اس نے کمرے میں مسلح افواج کے کئی افسروں کو بھی حیرت زدہ انداز میں کھڑے دیکھا۔

"اب آپ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال سکتے ہیں۔۔۔۔ میں نے اسے زندہ صرف اس لئے چھوڑ دیا ہے تاکہ اس بدبخت کو جو خدائی کے دعوے کرتا پھر رہا تھا، عوام کے سامنے پیش کیا جا سکے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

رابن ھڈ اب اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا مگر اب اس کا سر آگے کو جھکا ہوا تھا۔ وہ کراہتے ہوئے بار بار جھٹکے دے کر سر کو اونچا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن نجانے عمران نے گردن کے مہروں کو کس طرح گھما دیا تھا کہ سر کسی صورت بھی اونچا نہ ہو رہا تھا۔ اور اس کی ٹھوڑی سینے سے لگی ہوئی تھی۔

"اچھا جناب!۔۔۔۔ اب ہمیں اجازت دیجئے اور اپنا کاروبار سنبھالئے۔ میں نے ابھی جا کر وہ نسخہ بھی ٹائیگر سے پوچھنا ہے جس کی مدد سے وہ

اتنی دیر ایکسٹو بنا رہا۔۔۔۔ چلو کبھی ہمارے بھی کام آ جائے گا۔۔۔۔ اور کچھ نہیں تو مس جولیانا فٹز واٹر تو رعب میں آ ہی جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس دیکھئے۔۔۔۔" جولیا نے گھبرا کر ایکسٹو سے شکایت کرنے والے لہجے میں کہا۔ مگر اتنی دیر میں عمران، ٹائیگر کا ہاتھ پکڑے دروازہ کراس کر چکا تھا۔

www.allpdfstuff.blogspot.com

دانش منزل کا میٹنگ ہال ایک بار پھر سیکرٹ سروس کے ممبران سے بھرا ہوا تھا۔ عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں کرسی پر اکڑوں بیٹھا دھوپ میں بٹھاتے ہوئے الو کی طرح آنکھیں جھپکا رہا تھا۔

"عمران صاحب!۔۔۔۔ آپ نے رابن ھڈ کو بڑی خوفناک سزا دی"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"توبہ توبہ!۔۔۔۔ عمران تو اس وقت آدمی ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ مجھے تو خوف سے پھریریاں آ رہی تھیں"۔۔۔۔ جولیا نے

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کیا آ رہی تھیں" ـــــ؟ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"پھریریاں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جولیا کی جگہ جواب دیا۔

"اوہ پھریریاں ـــ اچھا اچھا پھریریاں ـــ میں سمجھا تھا لوریاں" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لوریاں! ـــ وہ کیا ہوتی ہیں" ـــــ؟ صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ارے تم لوریاں نہیں جانتے ـــــ بھئی کیسے زاہد خشک قسم کے آدمی ہو ـــــ محبت کو انگریزی میں لو کہتے ہیں اور جب کسی سے لو ہو جاتے تو پھر لوریاں ہی آسکتی ہیں ـــــ اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ جولیا کو یقیناً لوریاں آ رہی ہونگیں۔ مگر تنویر کے ڈر سے یہ پھریریاں کہہ رہی ہے ـــــ سمجھا کرو نادان زمانے والے" ـــــ عمران نے باقاعدہ ہاتھ نچا نچا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور آخری الفاظ تو اس نے باقاعدہ لہک کر ادا کئے۔

"شٹ اپ! ـــ ذرا سی بات کر دو تو سر ہی چڑھ جاتے ہو" ـــــ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"لو بھئی اب لوریاں سر تک پہنچ چکی ہیں ـــــ ابھی آنکھوں کے راستے باہر نکلیں گی ـــــ اور پھر ہم سب مل کر گنڈیریاں چوسیں گے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ گنڈیریاں چوسنے والوں کو ٹوتھ پیسٹ استعمال نہیں کرنا پڑتا ـــــ اور یار صفدر! ـــــ آجکل

تو ٹوتھ پیسٹ ایسے ہیں کہ ٹوتھ پیسٹ بنے ہوئے ہیں ـــــ جیسے ہی برش لگایا اور ٹوتھ پیسٹ میں" ـــــ عمران کی زبان سیرھٹ کی قینچی کی طرح چل نکلی اور قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

مگر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز گونجی اور جولیا نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو! ـــ کیا سب ممبرز آچکے ہیں" ـــــ؟ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس! ـــ سب موجود ہیں" ـــــ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جناب! ـــ کیا مجھے بھی ممبر بنا لیا گیا ہے ـــ واہ۔ واہ۔ اب کم از کم تنخواہ تو ملا کرے گی ـــ فلیٹ رینٹ اور پٹرول کا خرچہ بھی" ـــــ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھو ـــــ فضول بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ـــــ اچانک ایکسٹو نے اسے بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا اور عمران یوں سہم کر اکٹھا ہو گیا جیسے دوسرے لمحے اس کی روح پرواز کرنے والی ہو۔

سارے ممبرز ایکسٹو کی جھاڑ کے سامنے عمران جیسے شخص کو سہما ہوا دیکھ کر بے اختیار مسکرا پڑے۔

"سنو! ـــ میں نے تم لوگوں کو یہاں اس لئے اکٹھا کیا ہے کہ اس کیس میں کچھ ایسی باتیں ہوئی ہیں جو وضاحت طلب ہیں اور جن کے

URDUFANS.com
Scan & PDF By WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

متعلق تم سب کے ذہنوں میں چند سوالات موجود ہوں گے" ——
ایکسٹو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"جناب! —— چند سوالات نہیں بلکہ سوالات کا پورا پرچہ ہے۔
تین گھنٹے سے وقت والا" —— عمران ایک بار پھر بول پڑا۔
"میں ان سوالات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں —— تم سب کو
معلوم ہے کہ دارالحکومت کی اونچی اونچی بلڈنگیں اچانک راکھ کا ڈھیر
بننا شروع ہو گئیں —— ہزاروں بے گناہ افراد مارے جانے لگے۔
شہر میں قیامت برپا ہو گئی —— چنانچہ میں نے یہ کیس اپنے ہاتھوں
میں لیا اور ہم نے اپنے طور پر انتظامات کئے —— مگر صرف اتنا
پتہ چلتا کہ آسمان پر جگنو سا کوئی بار چمکتا اور پھر شہر کی کوئی نہ کوئی بڑی
عمارت ملبے کا ڈھیر بن جاتی —— مجرموں کا کوئی سراغ نہ مل
رہا تھا —— ابھی تحقیقات جاری تھیں کہ مجرم نے جو رابن ہڈ تھا
ایک پوسٹر شہر میں بکھیر دیا —— اس پوسٹر میں عوام کو حکومت کے
خلاف بغاوت پر اکسایا گیا تھا اور دو دن کا وقفہ دیا گیا تھا۔ اس پر
صدر مملکت نے ایک ہنگامی میٹنگ بلائی —— چونکہ حالات
بے حد نازک تھے اس لئے میں نے صدر مملکت کو یقین دلایا کہ میں
انہی دو روز کے وقفے میں مجرم کو پکڑ لوں گا —— اس اعلان کے
بعد ہم نے سرگرمیاں تیز کر دیں۔ میرا اس اعلان یا چیلنج کا خاص مقصد
تھا —— مجھے معلوم تھا کہ ایسے مجرم ایسی میٹنگوں سے پوری طرح باخبر
رہتے ہیں۔ چنانچہ مجھے علم تھا کہ میرا یہ چیلنج مجرم تک پہنچ جائے گا۔
اور چونکہ مجرم اپنی عظمت کے احساس برتری کا شکار تھا۔ اس لئے انسانی

نفسیات کے عین مطابق وہ میری طرف متوجہ ہو جائے گا اور اس
طرح اس کا کلیو ملنا آسان ہو جائے گا —— اور یہی ہوا۔ مجھے
تو وہ فوری طور پر ٹریس نہ کر سکے۔ البتہ عمران کا انہیں پتہ چل گیا اور
وہ عمران پر چڑھ دوڑے —— عمران کو اغوا کر لیا گیا۔ عمران کو میں نے
پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا چنانچہ عمران نے اپنے ساتھی ٹائیگر کو اپنی نگرانی
پر لگا دیا —— میں نے سیکرٹ سروس کو اس نگرانی کے لئے
استعمال نہ کیا کہ اس طرح مجرم سیکرٹ سروس کے ممبران سے بھی آشنا
ہو جاتے —— بہرحال عمران کو اس کے دو ساتھیوں جوزف اور
جوانا سمیت اغوا کیا گیا —— ٹائیگر نے ان کا تعاقب کیا۔ مگر وہ ڈاج
کھا گیا اور مجرموں نے راستے میں گاڑی تبدیل کر دی —— ٹائیگر خالی
گاڑی کا تعاقب کرتا ہوا اس کے ڈرائیور کاپر سے ٹکرا گیا۔ اس نے
کاپر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کاپر نے زہریلا
کیپسول چبا کر خودکشی کر لی —— ٹائیگر کو کاپر کی جیب سے ایک کارڈ
ملا جس کی مدد سے وہ ہوٹل الیف میں مقیم رابن ہڈ کے ایک
اہم ساتھی فلیچر سے جا ٹکرایا۔ ٹائیگر نے فلیچر کے منہ سے پہلے ہی
کیپسول نکال لیا تھا۔ پھر اس نے فلیچر کو زہریلی سوئی مار کر مفلوج کر دیا
اُدھر جولیا اور کیپٹن شکیل جوبلی کلب گئے اور وہاں وہ اتفاق سے
رابن ہڈ کے آدمی رابرٹ سے ٹکرا گئے —— جولیا نے رابرٹ
پر جال ڈالا اور رابرٹ اُسے لے کر فلیچر کے پاس آگیا —— یہاں
رابرٹ نے ٹائیگر کو بے ہوش کر دیا اور پھر فلیچر کو ٹھیک کر کے اور جولیا
کو اس کے حوالے کر کے وہ خود ٹائیگر کو لے کر اپنے ہیڈکوارٹر کی

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

طرف لے چلا۔ راستے میں ٹائیگر کو ہوش آ گیا اور اس نے رابرٹ کو ہلاک کر دیا ـــــ ادھر جولیا نے فلپر کو ایک بار پھر بیہوش کر دیا کیپٹن شکیل رابرٹ کے تعاقب میں چلا گیا جب کہ جولیا فلپر کو لیکر دانش منزل پہنچ گئی اور پھر اس کے بعد وہ بھی کیپٹن شکیل کے پاس پہنچ گئی ـــــ اسی دوران میں نے تم سب کو یہاں اکٹھا کیا تاکہ تمہیں مزید ہدایات دے سکوں ـــــ عمران کو میں نے بلا کر اسے فلپر سے پوچھ گچھ کے لئے گیسٹ روم میں بھجوا دیا۔ کیونکہ میں خود کسی صورت اس کے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ عمران نے فلپر سے تمام معلومات حاصل کر کے اسے ختم کر دیا اور خود اس کا میک اپ کر لیا ـــــ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ فلپر کے روپ میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوگا اور اس طرح مجرموں کے خلاف کام کیا جا سکے گا کہ مجرموں نے بھی سائنسی طریقے سے دانش منزل کا سراغ لگا لیا۔ کیونکہ عمران، جوزف اور جوانا سمیت رابن ہڈ کے نائب قباچا خان کے ہتھے چڑھ گیا تھا ـــــ قباچا خان نے عمران پر تشدد کرنا چاہا مگر عمران نے پانسہ بدل دیا اور وہ قباچا خان کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے قباچا خان سمیت اس کی کار لے اڑا ـــــ ادھر رابن ہڈ نے قباچا خان کی نگرانی میں اپنے خاص آدمی لگائے ہوئے تھے۔ وہ واپسی میں عمران سے ٹکرا گئے ـــــ عمران نے ان سب کو ختم کر دیا اور اس دوران قباچا خان جو عمران کے ہاتھوں شدید زخمی ہو چکا تھا مر گیا اور عمران وہی کار لے کر واپس دانش منزل آ گیا۔ اس کار میں ایسا سسٹم نصب تھا کہ اس سے لوکیشن ٹریس کی

جا سکتی تھی ـــــ چنانچہ رابن ہڈ نے اسی کار کی وجہ سے دانش منزل کو ٹریس کر لیا۔ اس وقت عمران فلپر کا خاتمہ کر کے اس کا روپ دھار چکا تھا اور اس نے فلپر پر اپنا میک اپ کر دیا تھا ـــــ مجھے مجرموں کے دھاوے کی بروقت اطلاع مل گئی۔ میں یہ چاہتا تھا کہ مجرم یہاں سے کامیاب لوٹیں تاکہ سیکرٹ سروس ان کے ہیڈ کوارٹر کے اندر پہنچ جائے اور اس طرح اپنے دعوے کے مطابق میں رابن ہڈ کا وقت کے اندر قلع قمع کر سکوں ـــــ چنانچہ میں نے ٹائیگر کو فوری طور پر دانش منزل بلایا۔ جوانا، جوزف میرے روپ میں نہ آ سکتے تھے اور وہ ویسے بھی مجرموں کی نظر میں تھے۔ سلیمان کو میں نے پہلے ایسے موقعوں پر ٹرینڈ کیا ہوا تھا مگر اتفاق سے وہ اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے فوری طور پر ٹائیگر کو دانش منزل بلایا اور اسے نقاب پہنا کر آپریشن روم میں بٹھا دیا۔ چنانچہ جب مجرموں نے فوجی وردیاں پہن کر دانش منزل پر ریڈ کیا تو انہوں نے ریڈ لائن گیس استعمال کی جس سے فوری طور پر دانش منزل میں موجود ہر ذی روح مفلوج ہو گیا۔ اور وہ اپنی دانست میں سیکرٹ سروس کے ممبران اور ایکسٹو کو لے اڑے۔ عمران چونکہ فلپر کے روپ میں آ چکا تھا اس لئے وہ فلپر کے روپ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ فلپر کو جسے عمران کا میک اپ کیا گیا تھا وہ اپنے ساتھ رابن ہڈ کو دکھانے لے گئے۔ میں نے اس قافلے کا تعاقب کیا اور پھر میں انہی کی گاڑی میں چھپ کر ہیڈ کوارٹر کے اندر پہنچ گیا۔ جہاں میں نے ساگو وائرلیس کے ذریعے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا،

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

فوج کو طلب کر لیا ــــ ادھر ٹائیگر بھی مفلوج ہو چکا تھا۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ رابن ہڈ ایکسٹو کو فوری طور پر ہلاک کر دے گا۔ اس لیے میں نے ان کے ایک کمرے سے گیس کا اثر ختم کرنے والا محلول اٹھا لیا اور ٹائیگر کو انہوں نے ایک علیحدہ کمرے میں رکھا ہوا تھا وہاں جا کر میں نے ٹائیگر کو وہ محلول سونگھا کر درست کر دیا۔ البتہ اُسے ہدایت کی کہ وہ اسی طرح مفلوج رہنے کی اداکاری کرتا رہے تاکہ فوج کے آنے تک مجرموں کو شک نہ ہو سکے۔

فوج کے پہنچنے پر میں نے ہیڈ کوارٹر کا خفیہ گیٹ کھول دیا اور پھر فوج کے تربیت یافتہ جوانوں نے انتہائی پھرتی سے اڈے اور اس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں پر قبضہ کر لیا۔ رابن ہڈ کے ساتھی مارے گئے ــــ جب ہیڈ کوارٹر پر قبضہ ہو گیا تو میں انہیں لئے ہوئے اس ہال میں پہنچا۔ جہاں رابن ہڈ اپنے طور پر ایکسٹو کی نقاب کشائی سے محظوظ ہو رہا تھا اور آپ لوگ ٹائیگر کو ایکسٹو کے رُوپ میں دیکھ کر آنکھیں پھاڑے بیٹھے تھے اس کے بعد جو ہوا، وہ آپ کے سامنے ہے" ــــ ایکسٹو نے پوری تفصیل سے واقعات بتاتے ہوئے کہا۔ اور سارے ممبران بُت بنے یہ سب کچھ سُن رہے تھے۔

"کوئی سوال" ــــ؟ ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"باس! ــــ رابن ہڈ کا مشن کیا تھا" ــــ؟ صفدر نے پوچھا۔

"اچھا سوال ہے ــــ رابن ہڈ ایک انتہائی منظم اور خوفناک

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

بین الاقوامی تنظیم ہے ــــ اس کے ہیڈ کوارٹر سے جو کاغذات ملے ہیں اور بذاتِ خود رابن ہڈ سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق رابن ہڈ نے صحرائے اعظم میں ایک عظیم انتہائی خفیہ سائنسی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس کے ذریعے وہ خلائی سیاروں سے بھیجی جانے والی معلومات چوری کرتا تھا ــــ اسی دوران خلائی سیاروں نے پاکیشیا کے شمالی علاقوں میں ایک ایسی دھات کی کان تلاش کر لی جس کی مدد سے دنیا کا خوفناک ترین ہتھیار تیار کیا جا سکتا تھا ــــ ایسا ہتھیار کہ جس کے بعد وہ پوری دنیا کا بلا شرکت غیرے حاکم بن سکتا تھا ــــ چنانچہ رابن ہڈ نے یہ منصوبہ بنایا کہ یہاں دہشت پھیلا کر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسایا جائے اور پھر حکومت کا تختہ الٹ کر وہ اپوزیشن میں موجود اپنے چند خاص خریدے ہوئے لوگوں کو حکومت دے دیتا اور ان سے معاوضہ کے طور پر وہ علاقہ لے لیتا جہاں وہ کان موجود ہے اور کان سے نکلنے والی اس نایاب ترین دھات کا ذخیرہ آسانی سے اور خفیہ طریقے سے صحرائے اعظم میں موجود اپنی لیبارٹری میں منتقل کر کے وہاں وہ خوفناک ہتھیار تیار کر لیتا۔ اور پھر ہر بڑے مجرم کی طرح پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب پورا کرتا" ــــ ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی سوال" ــــ؟ چند لمحوں بعد ایکسٹو نے دوبارہ پوچھا۔

"جناب! ــــ وہ عمارتیں کیسے تباہ کر دیتا تھا ــــ؟ اس بار

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

نعمانی نے پوچھا۔

"اس نے ایسی گیس تیار کی ہوئی تھی جسے وہ آسمان پر بکھیر دیتا۔۔۔۔ اور پھر اُسے اکٹھا کر کے ایک عمارت پر پھینکتا تو وہ گیس کسی خوفناک بم جیسا کام کرتی اور عمارت تباہ ہو جاتی تھی"۔۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا۔

اب ممبر خاموش ہو گئے تھے۔

"اور کوئی سوال"۔۔۔۔؟ ایکسٹو نے ایک بار پھر پوچھا۔

"جناب!۔۔۔۔ سوال تو نہیں ہے البتہ جواب ہے کہ کاش میں اس وقت فلیپر بنتا۔۔۔۔ جب رابرٹ جولیا کو اس کے حوالے کر کے چلا گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہارا بھی وہی حشر ہوتا جو جولیا نے فلیپر کا کیا تھا۔ آئندہ اپنی ہڈیوں کا بیمہ کرانے کے بعد ایسی خواہش کرنے کی جرأت کرنا"۔۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کی لائٹ آف ہو گئی۔

"تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے"۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے کرا دوں بیمہ"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر دروازے سے باہر جا کھڑا ہوا۔ کیونکہ جولیا کی جوتی بندوق کی گولی کی طرح اس پر لپکی تھی۔ اور میٹنگ ہال میں ممبروں کے دبے دبے قہقہے گونجنے لگے۔

عمران میٹنگ ہال سے نکل کر تیزی سے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ تاکہ ممبروں کے نکلنے سے پہلے اندر داخل ہو سکے۔ اور ممبر یہی سمجھیں کہ وہ جولیا کے خوف سے فرار ہو گیا ہے۔

"بھئی بہت خوب!۔۔۔۔ مان گئے۔ بیچارے ٹائیگر کی تمام کارکردگی پر خوب پانی پھیرا ہے۔۔۔۔ بے چارہ تھا جو عمران کا ساتھی۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب!۔۔۔۔ ظاہر ہے ایکسٹو کو تو ڈاؤن نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ ورنہ حقیقت تو یہی ہے کہ اس بار ٹائیگر ہمت نہ کرتا تو ہم سب بڑی مشکل میں پھنس گئے تھے۔۔۔۔ میری نقاب کشائی تو بہرحال ہو ہی جانی تھی۔۔۔۔ یہ تو اتفاق سے ٹائیگر اس کمرے میں آ گیا جہاں میں مفلوج پڑا ہوا تھا اور اس نے مجھے محلول سونگھا کر ٹھیک کیا اور پھر میں نے فوری طور پر اپنی جیب سے ریزرو رکھا ہوا نقاب اس کے چہرے پر چڑھایا اور اُسے ھدایات دے کر باھر نکلا اور پھر فوج کو بلا کر ھیڈ کوارٹر پر قبضہ ہوا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں ایکسٹو کو کرسی پر بیٹھے دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ حضرت ٹائیگر براجمان ہیں۔۔۔۔ ورنہ میں نقاب کشائی ہونے دیتا۔۔۔۔ لاحول ولا۔۔۔۔ لڑکیوں بالیوں کا پردہ اتارنا کوئی شرافت ہے۔ اماں جی کو پتہ چل جاتا تو جوتیوں سے کھوپڑی پلپلی کر دیتیں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کس کی لڑکیوں بالیوں کی۔۔۔۔ یا آپ کی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

URDUFANS.com
Scan & PDF by WAQAR

DocuSign Envelope ID: 6F1F4471-F77E-4424-8096-898DAD8B3BF0

www.allpdfstuff.blogspot.com

" یہ پوچھنا پڑے گا ---- پوچھ آؤں " ---- عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ---- آپ بیٹھے رہیں۔ عمران باہر سے گزر رہے ہیں ---- ایسا نہ ہو کہ آپ کو آپریشن رُوم سے نکلتے دیکھ کر میری ہی کھوپڑی پلپلی کر دیں " ---- بلیک زیرو نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا ہے جو گزرتا ہے گزر جانے دو ---- سب نے ہی گزر جانا ہے ---- مگر یار بلیک زیرو! ---- گزرنے سے پہلے ایک کام نہیں کر سکتے ---- اس جولیا کو کسی طرح منوا دو ---- مگر شرط یہ ہے کہ پیسے کے بغیر " ---- عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اور تنویر کا کیا کروں " ---- ؟ بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

" ہاں یار! ---- ایک تو اس تنویر کا بھی بڑا مسئلہ ہے۔ نہ خود کھیلتا ہے اور نہ کسی کو کھیلنے دیتا ہے " ---- عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب آپ کے کھیلنے کے دن گزر گئے ہیں ---- منہ دھو رکھیں "۔ بلیک زیرو بھی موڈ میں تھا۔

" بھئی اسی لئے تو کہتا ہوں کہ اب کھلانے کے دن آ گئے ہیں یعنی بچے کھلانے کے مگر ---- بس اسی مگر نے تو ساری گڑبڑ پھیلا رکھی ہے اچھا کبھی تو اس سے پیچھا چھوٹے گا " ---- عمران نے کہا اور اٹھ کر ملحقہ ریسٹ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک زیرو مسکراتا رہ گیا۔

ختم شد

Scan & PDF by WAQAR

URDUFANS.com

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد کہانی

★ گرین ڈیتھ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

گرین ڈیتھ ---- دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی انتہائی خوفناک اور بھیانک یہودی سازش ۔

گرین ڈیتھ ---- ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

گرین ڈیتھ ---- ایک ایسی لیبارٹری جسے تباہ کرنے میں علی عمران اور کرنل فریدی دونوں بری طرح ناکام رہے۔

گرین ڈیتھ ---- جس کی خاطر علی عمران اور کرنل فریدی دونوں خود یقینی موت کے پنجے میں پھنس گئے۔

- وہ لمحہ ---- جب کرنل فریدی اور علی عمران دونوں ہی ایک دوسرے کی راہ میں رکاوٹ بن گئے۔ کیوں اور کیسے ---- ؟
- وہ لمحہ ---- جب کرنل فریدی نے عمران کو اور عمران نے کرنل فریدی کو لیبارٹری تباہ کرنے سے روک دیا ---- پھر کیا ہوا ---- ؟
- تیز رفتار ایکشن بے پناہ سسپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان